مظہر کلیم ایم اے
سلور ہینڈز

کر دیتے ہیں اور جو مجرم پہلے ہی خوفزدہ ہو جائیں وہ بیچارے عمران سے کیا مقابلہ کریں گے اس لئے آپ ایسے نڈر مجرم کیوں سامنے نہیں لاتے جو عمران کی ٹکر کے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایک ناول کا پلاٹ بھی لکھ کر بھیجا ہے جس میں پاکیشیا کے ایک دوست ملک کے صدر کو مجرم قتل کر کے اس کی جگہ لے لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ "۔

عثمان یوسف صاحب! آپ نے واقعی خط لکھنے میں بے حد محنت کی ہے میں اس محنت کے لئے آپ کا مشکور ہوں۔ محنت کرنا ایک اچھی عادت ہے اور اس عادت کو برقرار رہنا چاہیئے کیونکہ زندگی کے ہر میدان میں کامیابی کا دارومدار محنت پر ہی ہوتا ہے باقی رہی بات عمران کے رعب اور دبدبے اور مجرموں کے خوفزدہ ہونے کی، تو آپ نے نتیجہ ایک دوسرے زاویے سے نکالا ہے۔ مجرم عمران کی صلاحیتوں کا علم کر کے خوفزدہ نہیں ہوتے بلکہ وہ مزید محتاط اور فعال ہو جاتے ہیں۔ ویسے بھی اگر مخالف کی صلاحیتوں کا پہلے سے علم ہو جائے تو آدمی بے خبری میں نہیں مارا جاتا۔ آپ نے کسی ناول میں بھی نہ پڑھا ہوگا کہ مجرم خوفزدہ ہو کر مشن مکمل کرنے کی کوشش کئے بغیر ہی بھاگ گئے ہوں۔ باقی رہا آپ کے ناول کا پلاٹ! تو محترم اگر ایسا ممکن ہوتا کہ کسی ملک کے صدر کو قتل کر کے اس کی جگہ مجرم اپنے آدمی لے آئیں تو پھر اب تک پوری دنیا پر مجرموں کی ہی حکومت ہوتی۔ انہیں لمبے چوڑے پلان بنانے، بے پناہ بھاگ دوڑ کرنے۔ اپنے آدمی مروانے کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ ویسے پلیز! آپ یہ آسان سا نسخہ مجرموں تک نہ پہنچا دیجیے گا ورنہ ——"

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے چونک کر ہاتھ میں موجود اخبار ایک طرف رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا سپیکنگ" —— جولیا کا لہجہ بے حد خوشگوار تھا کیونکہ صبح صبح وہ ابھی چائے پی کر اخبار پڑھنے میں مصروف تھی اور یہ ایسا وقت ہوتا ہے جب جولیا کا ذہن بالکل فریش ہوتا ہے۔

"ایکسٹو" —— دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"یس سر" —— جولیا نے اس بار مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"آج شام شیرٹن ہوٹل کے ہال میں ایک فیشن شو ہو رہا ہے —— تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی سیٹیں بک ہو چکی ہیں" —— ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ لیکن جولیا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو۔ ایکسٹو اور انہیں نہ صرف فیشن شو میں بھیج رہا تھا بلکہ اس نے

خود ہی سیٹیں بھی بک کرا لی تھیں۔

"یس سر! ۔۔۔ ہم نے وہاں کسے چیک کرنا ہے"۔۔۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا کیونکہ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہی خیال آیا تھا کہ لازماً اس فیشن شو میں کوئی مجرم بھی شرکت کر رہا ہو گا اس لئے انہیں بھیجا جا رہا ہے۔

"کسی کو چیک نہیں کرنا ۔۔۔ فیشن شو دیکھنا ہے تم لوگوں نے، اور بس"۔۔۔ ایکسٹو نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر سر ۔۔۔"۔ جولیا کی زبان سے بے پناہ حیرت کی وجہ سے الفاظ ہی نہ نکل سکے۔

یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز بات تھی کہ ایکسٹو جیسا آدمی انہیں صرف فیشن شو دیکھنے کے لئے بھیج رہا تھا۔

"میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں ۔۔۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ جب کوئی کیس نہیں ہوتا تو تم لوگ اپنے اپنے فلیٹوں میں گھسے رہتے ہو ۔۔۔ یا پھر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے رہتے ہو ۔۔۔ حالانکہ ایسا ہونا نہیں چاہئے ۔۔۔ سیکرٹ سروس کے ارکان کو بھرپور معاشرتی اور سماجی زندگی گذارنی چاہئے تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ تجربات حاصل ہو سکیں ۔۔۔ کتابوں کے مطالعے سے زیادہ انسانوں کا مطالعہ تم لوگوں کے لئے فائدہ مند رہے گا ۔۔۔ گڈ بائی"۔۔۔ ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا چند لمحے تو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اور منہ سیٹی بجانے کے سے انداز میں کھولے رسیور پکڑے بیٹھی رہ گئی۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ یہ فون ایکسٹو کا نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر

اس نے خیال بدل دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دل میں خود بخود بے پناہ مسرت کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ اسے ایکسٹو پہلے سے زیادہ عظیم نظر آنے لگا جو اپنے ماتحتوں کا ہر پہلو سے خیال رکھتا ہے۔ اس نے کریڈل دبا کر جلدی جلدی صفدر کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"صفدر سپیکنگ"۔۔۔ چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں ۔۔۔ کیا ہو رہا ہے"۔۔۔ جولیا کا موڈ واقعی بے پناہ خوشگوار ہو گیا تھا۔

"اوہ مس جولیا! ۔۔۔ ہونا کیا ہے ۔۔۔ ابھی ناشتہ کیا ہے اور اب ایک کتاب پڑھ رہا ہوں"۔۔۔ صفدر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ابھی چیف باس کا فون آیا ہے"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے"۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ بلکہ ایکسٹو نے ہمیں معاشرتی اور سماجی زندگی میں بھرپور طور پر حصہ لینے کا حکم دیا ہے"۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب مس جولیا! ۔۔۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں ۔۔۔؟ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں بھی پہلے نہیں سمجھی تھی ۔۔۔ ایکسٹو نے فون کر کے کہا ہے کہ آج شام کو شیرٹن ہوٹل کے ہال میں فیشن شو منعقد ہو رہا ہے۔ اور سیکرٹ سروس کے ارکان کے لئے سیٹیں بک ہو چکی ہیں"۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ تو پھر واقعی کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے"۔۔۔ صفدر

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں ـــــ میں بتا تو رہی ہوں کہ پہلے میں بھی یہی سمجھی تھی چنانچہ میں نے پوچھا کہ وہاں کسے چیک کرنا ہے ـــــ تو معلوم ہے چیف باس نے کیا جواب دیا" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ تو پہیلیاں بجھوا رہی ہیں" ـــــ صفدر نے جواب دیا اور جولیا کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

" واقعی یہ پہیلی ہے ـــــ ایکسٹو نے جواب دیا کہ ہم نے صرف اور صرف فیشن شو دیکھنا ہے اور بس" ـــــ جولیا نے جواب دیا وہ تصور ہی تصور میں صفدر کی حالت سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

" میں نہیں مانتا ـــــ بغیر کسی چکر کے وہ ہمیں صرف فیشن شو دیکھنے کبھی نہیں بھیج سکتا" ـــــ صفدر نے کہا۔

" نہیں ـــــ اس بار واقعی ایسا نہیں ہے ـــــ چیف باس نے کہا ہے کہ اس نے محسوس کیا ہے کہ جب کوئی کیس سیکرٹ سروس کے پاس نہ ہو تو وہ اپنے فلیٹوں میں بند ہو جاتے ہیں ـــــ یا آپس میں باتیں کرتے رہتے ہیں ـــــ حالانکہ انہیں بھرپور معاشرتی اور سماجی زندگی گذارنی چاہیئے ـــــ اس طرح زندگی کے تجربات حاصل ہوتے ہیں ـــــ ایکسٹو نے کہا ہے کہ کتابوں کے مطالعے سے زیادہ انسانوں کا مطالعہ ہم لوگوں کے لئے فائدہ مند رہے گا" ـــــ جولیا نے ایکسٹو کی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے ـــــ حیرت ہے ـــــ یہ آج سورج کہیں مغرب سے تو طلوع نہیں ہو گیا" ـــــ صفدر کے لہجے میں یقین نہ کرنے والے

تاثرات واضح طور پر موجود تھے۔ اور جولیا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

" ہے نا حیرت انگیز بات ـــــ ویسے ایک بات ہے صفدر! چیف باس کتنا عظیم ہے کہ اسے ہماری زندگی کے ہر پہلو کا خیال رہتا ہے" ـــــ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" واقعی مس جولیا! ـــــ لیکن سچی بات یہ ہے کہ مجھے اب تک اس بات کا یقین نہیں آ رہا کہ ایکسٹو بغیر کسی کیس کے ہمیں صرف فیشن شو دیکھنے بھیج رہا ہو" ـــــ صفدر نے کہا۔

" اسے جھوٹ بولنے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ ہاں! ـــــ واقعی اگر کوئی بات ہوتی تو وہ کیوں چھپاتا۔ بہرحال ٹھیک ہے ـــــ میرے خیال میں بڑا عرصہ ہو گیا ہے کہ ہم اس قسم کی تفریحات سے یکسر کٹے ہوئے تھے ـــــ آج واقعی لطف آئے گا ـــــ اب پروگرام کیا ہے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" پروگرام تو اب بنانا ہے ہم نے ـــــ تم ایسا کرو کہ سب کو فون کر کے اکٹھا کرو اور میرے پاس آ جاؤ ـــــ یہاں بیٹھ کر باقاعدہ پروگرام بنا لیں گے ـــــ آج کا لنچ میری طرف سے ہو گا" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ! ـــــ ویری گڈ مس جولیا! ـــــ یہ واقعی بہترین آفر ہے لیکن ایک شرط ہے کہ آج آپ ہمیں خود اپنے ہاتھوں سے پکا کر لنچ کھلائیں گی ـــــ اور وہ بھی سویٹ ڈشز کا لنچ" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ اتنی جلدی ـــــ اس کے لئے تو بازار سے سامان خریدنا ہوگا" جولیا نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ـــــ ہم لنچ لیٹ کر لیں گے ـــــ ویسے آپ سامان مجھے لکھا دیں۔ میں بازار سے لیتا آؤں گا ـــــ اور پھر ہم آپ کے اسسٹنٹ باورچی بن جائیں گے ـــــ ہدایات آپ دیں گی۔ پکائیں گے ہم" ـــــ صفدر بھی پوری طرح موڈ میں تھا۔

"اوہ نہیں ـــــ سامان میں لے آؤں گی ـــــ ٹھیک ہے۔ آج ایسے ہی سہی" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ عمران کو بھی بلانا ہے" ـــــ ؟ صفدر نے اچانک ایک خیال آتے ہی پوچھا۔

"ہاں ہاں بلا ـــــ کیوں نہیں" ـــــ جولیا نے فوراً جواب دیا۔

"لیکن یہ معلوم نہیں کہ ایکسٹو نے اس کی سیٹ بک کرائی ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آخری لمحات میں پتہ چلے کہ اس کی سیٹ ہی بک نہیں ہوئی ـــــ تو پھر سارا مزہ ہی کرکرا ہو جائے گا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ـــــ میں چیف سے بات کرتی ہوں ـــــ آخر وہ ہمارا ساتھی ہے ـــــ اگر ایکسٹو نے نہیں بھی کرائی ہو گی تو اب کرا دیگا۔ اس کے لئے سیٹ بک کرانا کونسا مشکل ہے" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

"ویسے تو عمران خود ایسے کاموں میں ماہر ہے ـــــ لیکن پھر بھی کچھ اچھا نہیں لگتا کہ وہ اپنے لئے خود سیٹ بک کراتا پھرے" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو ـــــ سب ٹھیک ہو جائے گا ـــــ تم سب ساتھیوں کو لے کر ایک گھنٹے بعد پہنچ جاؤ ـــــ میں اس دوران سٹور سے سامان لے آؤں گی" ـــــ جولیا نے کہا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے دل میں واقعی بے پناہ مسرت کی لہریں سی اٹھ رہی تھیں وہ چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ پہلے عمران کو فون کرے یا ایکسٹو سے پوچھ لے۔

آخر اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے ایکسٹو سے بات کر لی جائے۔ چنانچہ اس نے رسیور اٹھایا اور ایکسٹو کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

"جولیا بول رہی ہوں باس ـــــ میں نے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے کہ کیا آپ نے ہمارے ساتھ عمران کی سیٹ بھی بک کرا دی ہے یا نہیں" ـــــ جولیا نے بڑے محتاط لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے سیکرٹ سروس کے ارکان کی سیٹیں بک کرائی ہیں ـــــ عمران سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے ـــــ ویسے وہ اپنے طور پر تم لوگوں کے ساتھ جانا چاہتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ـــــ ایکسٹو نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے عمران کے معاملے میں ایکسٹو کی سرد مہری سے ہمیشہ شکوہ رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ وہ ایکسٹو کو کچھ کہہ نہ سکتی تھی۔ اس لئے ہمیشہ خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتی تھی بہرحال اتنا معلوم ہو گیا کہ عمران کی سیٹ بک نہیں ہے۔ اس نے کریڈل دبا کر

انکوائری سے شیرٹن ہوٹل کے نمبر معلوم کئے اور پھر شیرٹن ہوٹل کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس — شیرٹن ہوٹل" — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کاروباری سے لہجے میں جواب ملا۔

"میں رات کے فیشن شو کے لئے ایک سیٹ بک کرانا چاہتی ہوں۔ سپیشل انکلوژر میں" — جولیا نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری محترمہ! — آپ نے بہت لیٹ فون کیا ہے۔ فیشن شو کی تمام سیٹیں ایک ہفتہ پہلے ہی بک ہو چکی ہیں — ہم معذرت خواہ ہیں" — دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا جولیا نے رسیور رکھا اور بیٹھی ہونٹ کاٹتی رہی۔ پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے جلدی سے دوبارہ رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ارے بھائی ناشتہ تو کر لینے دو — بڑی مشکل سے باورچی صاحب کی منتیں کر کے ناشتہ ملتا ہے — اور اب آپ فون کر کے اسے بھی ٹھنڈا کرنا چاہتے ہیں" — دوسری طرف سے عمران کی بھنائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں جولیا بول رہی ہوں" — جولیا نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔

"تولیہ — کمال ہے — اب بولنے والے تولیے بھی بن گئے ہیں — چلو اچھا ہے۔ ورنہ ہوٹل میں لٹکے ہوئے تولیے سے ایک ہزار آدمی ہاتھ صاف کرتے رہتے ہیں — اور تولیے کی شکل بگڑتی رہتی ہے لیکن وہ بیچارہ بول ہی نہ سکتا تھا — اب کم از کم گالیاں

تو دیتا رہے گا — ویسے میں ناشتے کے بعد ٹشو پیپر سے ہاتھ پونچھ لیتا ہوں — اس لئے اگر کوئی بولنے والا ٹشو مل جائے تو مجھے بھجوا دینا باتیں ہی کریں گے" — عمران کی زبان ظاہر ہے چل پڑے تو بریک آسانی سے نہ لگتی تھی۔

"تم نے بکواس کر لی — اب ناشتہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا" — جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ناشتہ اور ٹھنڈا — لاحول ولا — کیا بدذوقی کی بات ہے۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے تو وہ ناشتہ کی بجائے نر ناشتہ ہو جاتا ہے — یا سلیس لفظوں میں اسے نخاشتہ بھی کہہ سکتے ہیں — ویسے آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں ناشتہ کرتا ہی نہیں — بلکہ ناشتہ مجھے کرتا ہے — اس لئے وہ بے چارہ مجھے ٹھنڈا نہیں ہونے دیتا — البتہ اگر آپ نے ناشتہ کرنا ہو اور وہ بھی ٹھنڈا — تو آپ ایسا کریں کہ رس ملائی کا ناشتہ کر لیں — صحت بھی اچھی رہے گی اور ناشتہ بھی ٹھنڈا ہو گا — لیکن ایک بات ہے ناشتہ مذکر ہوتا ہے اور رس ملائی مونث — اس لئے رس ملائی والے ناشتے کو ناشتہ کی بجائے ناشتی کہنا مناسب ہو گا — واہ کیا خوبصورت لفظ ہے ناشتی" — عمران نے خود ہی مزے لینے شروع کر دیئے۔

"خدا کی پناہ! — تمہاری زبان تو میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز ہے میری بات سنو! — آج ہم سب شیرٹن ہوٹل میں ہونے والے فیشن شو دیکھنے جا رہے ہیں — ایکسٹو نے ہماری سیٹیں بک کرائی ہیں۔ اور تم نے بھی ساتھ جانا ہے اس لئے تم فوراً اپنی سیٹ بک کرا لو — اور ہاں!

آج دوپہر کو میں نے سیکرٹ سروس کے ارکان کو لنچ اپنے فلیٹ میں کھانے
کی دعوت دی ہے ــــــ میں خود پکاؤں گی اور سویٹ ڈشز ــــــ تم
آجانا" ــــــ جولیا نے جلدی جلدی کہا اور پھر بغیر عمران کی بات سُنے اس
نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ عمران کی بکواس اسی
طرح سنتی رہی تو پھر لنچ ہو گیا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ اب عمران سیٹ بک
کرالے گا اور لنچ کرنے بھی آجائے گا۔ چنانچہ وہ اٹھی اور باتھ روم میں گھس
گئی تاکہ لباس بدل کر بازار جاکر سامان لے آئے۔

سُرخ رنگ کی کار ہوٹل سلور سینڈ کی پارکنگ میں رُکی اور پھر باوردی
ڈرائیور نے جلدی سے نیچے اتر کر بڑے احترام بھرے انداز میں کار کا پچھلا
دروازہ کھول دیا۔ اور کار میں سے ایک خوبصورت لڑکی باہر نکلی اس نے
گہرے سُرخ رنگ کا بڑا خوبصورت سکرٹ پہن رکھا تھا وہ غیر ملکی تھی لیکن
حُسن کا ایک مجسم نمونہ تھی۔

لڑکی کے باہر نکلتے ہی پارکنگ اور اس سے ملحقہ علاقے میں موجود
ہر شخص کی نظریں اس پر جیسے چپک کر رہ گئیں۔ اسی لمحے دوسری طرف
سے کار کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا خاصے مضبوط جسم اور وجیہہ شخصیت
کا حامل نوجوان باہر نکلا۔ اس کے جسم پر جدید تراش اور انتہائی قیمتی کپڑے
کا گرم سوٹ تھا ہلکے نیلے رنگ کے اس سوٹ نے اس کی وجاہت میں
کچھ اور اضافہ کر دیا تھا۔

"آؤ جم ــــــ میں نے سُنا ہے کہ یہ پاکیشیا کا سب سے خوبصورت

ہوٹل ہے" ــــــ لڑکی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمارت اور ڈیزائن تو واقعی شاندار ہے" ــــــ نوجوان نے تعریف بھرے انداز میں کہا۔ اس کی نظریں عمارت پر جمی ہوئی تھیں۔

اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ انتہائی شاندار جوڑا تھا۔ اس لئے ہر شخص انہیں تعریف بھرے انداز میں دیکھ رہا تھا۔

سلور سینڈ ہوٹل کے خوبصورت مین ہال میں گہما گہمی واقعی کافی سے زیادہ تھی۔ شہر کے اعلیٰ طبقے کے افراد وہاں موجود تھے ان میں عورتوں کی تعداد قدرے زیادہ تھی اور یہ سب عورتیں بہترین میک اپ اور انتہائی خوبصورت اور جدید لباس پہنے ہوئے تھیں۔ اسی طرح مرد بھی اپنی طرف سے بہترین تراش کے سوٹوں میں ملبوس تھے۔ لیکن یہ جوڑا جیسے ہی ہال میں داخل ہوا سب کی توجہ ان کی طرف ہو گئی۔ اور پھر مردوں اور عورتوں دونوں اصناف کی نگاہوں میں تحسین کے ساتھ ساتھ رشک کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے۔

"آپ کا ریزرویشن نمبر" ــــــ ایک سپروائزر نے جلدی سے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نوجوان نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک کارڈ نکال کر سپروائزر کی طرف بڑھا دیا۔

"واقعی مادام۔ انتہائی خوبصورت ہال ہے یہ" ــــــ جم نے کارڈ سپروائزر کو دیتے ہوئے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں بے تکلفی کی بجائے ہلکا سا مؤدبانہ پن موجود تھا۔

"مجھے خوشی ہوئی ہے یہاں آکر ــــــ میں نے اس کی تعریف تو سنی

تھی لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ اس قدر شاندار اور خوبصورت بھی ہو سکتا ہے" ــــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف لائیے جناب! ــــــ ادھر آپ کی میز ہے۔ انتہائی شاندار موقع پر ــــــ وہاں سے آپ پورے ہال کی سجاوٹ سے محظوظ ہو سکیں گے" ــــــ سپروائزر نے اسی طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے ہوٹل کی تعریف کی بجائے اس کی اپنی تعریف کی جا رہی ہو۔ اور پھر وہ انہیں ایک کونے میں موجود ایک میز کی طرف لے گیا۔ یہ میز واقعی ایسے موقع پر تھی کہ یہاں سے ہال کو چاروں طرف سے دیکھا جا سکتا تھا۔ اور سپروائزر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں مینو ان کے سامنے رکھ دیا۔

"آرڈر سر" ــــــ سپروائزر نے کہا۔

"آپ کے ہوٹل کا جو سب سے اچھا مشروب ہے وہ لے آؤ" ــــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ــــــ سپروائزر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"مادام! ــــــ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ نے اچانک اس ملک میں آنے کا پروگرام کیوں بنا لیا ــــــ یہاں ایسے ہوٹلز کتنے ہوں گے ــــــ میں نے تو بہرحال یہ دیکھا ہے کہ یہ خاصا پسماندہ ملک ہے" ــــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔

"تمہاری بات درست ہے جم ــــــ یہ واقعی ایک پسماندہ ملک ہے ــــــ لیکن میں نے یہاں آنے کا فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے اور تمہیں جلد ہی اس بارے میں معلوم ہو جائے گا" ــــــ لڑکی

نے کہا اور پھر سامنے رکھے ہوئے مینو کو اٹھا کر پڑھنے میں مصروف ہو گئی
جم خاموش بیٹھا اِدھر اُدھر دیکھتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد باوردی ویٹر نے سنہرے رنگ کے مشروب کے دو
گلاس لا کر ادب سے ان کے سامنے رکھ دیئے۔ اور وہ دونوں اس
مشروب کو گھونٹ گھونٹ کر کے پینے لگے۔

"اوہ! — بہت شاندار اور ذائقہ دار ہے یہ" — لڑکی نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جم نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

ابھی انہوں نے آدھے گلاس ہی خالی کئے ہوں گے کہ اچانک
لڑکی ہال کے مین گیٹ میں داخل ہونے والے ایک آدمی کو دیکھ کر چونک
پڑی۔ اس آدمی کا قد کافی نکلتا ہوا تھا اس نے گہرے رنگ کا اوورکوٹ
پہن رکھا تھا۔ سر پر اسی رنگ کا فلیٹ تھا جس کو اس نے آنکھوں تک
جھکایا ہوا تھا۔ جم نے بھی اُسے دیکھا لیکن وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ سکا تھا۔

"کون ہے مادام! — آپ اسے دیکھ کر چونکی ہیں" — جم
نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ لیکن لڑکی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بدستور دروازے
کی طرف دیکھتی رہی۔

وہ آدمی پہلے تو سرسری طور پر ہال کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر وہ کاؤنٹر کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے کاؤنٹر گرل سے کوئی بات کی تو کاؤنٹر گرل نے
سر ہلاتے ہوتے ایک ویٹر کو بلایا اور ویٹر اس آدمی کو لے کر جم اور مادام
کی میز کی طرف بڑھنے لگا۔

اب جم چونکا ہو کر بیٹھ گیا۔ لیکن لڑکی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ
تھی۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اُسے شاید اس آدمی کی آمد کی پہلے سے توقع

تھی۔ ویٹر نے قریب آ کر ان کی میز کی طرف اشارہ کیا اور پھر واپس مڑ
گیا۔ وہ لمبا تڑنگا آدمی آگے بڑھ آیا۔ قریب آ کر اس نے فلیٹ اتارا اور
قدرے جھک گیا۔

"میرا نام جانسن ہے — اور مجھے ریڈ اسکوائر سے بھیجا گیا ہے"۔
آنے والے نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ یس — ویل کم مسٹر جانسن! — میرا نام مارسیلا ہے۔
اور یہ میرے ساتھی مسٹر جم ہیں — تشریف رکھیں" — لڑکی نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تھینک یو مادام! — اور مسٹر جم! — آئی ایم ویری گلیڈ ٹو میٹ
یو" — جانسن نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا اور ایک خالی کرسی
پر بیٹھ گیا۔ فلیٹ اس نے دوبارہ سر پر جما لیا۔ لیکن اب اس کا کنارہ زیادہ
جھکا ہوا نہ تھا۔ شکل وصورت سے وہ کوئی عام سا کاروباری آدمی لگتا تھا۔
اس کے جسم پر لباس بھی بس متوسط درجے کا تھا۔ نہ زیادہ قیمتی۔ اور نہ
زیادہ کم قیمت کا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے مسٹر جانسن!" — لڑکی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو آپ پی رہی ہیں — میں بھی وہی پینا اپنی خوش بختی سمجھوں
گا" — جانسن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لڑکی مسکرا کر
قریب کھڑے ویٹر کی طرف مڑ گئی۔ جب کہ جم نے بے اختیار ہونٹ
بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات اُبھر آتے تھے

"مسٹر جانسن! — آپ ہمارے لئے کیا تحفہ لائے ہیں" —؟

لڑکی نے مسکراتے ہوئے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری کیا حیثیت ہے مادام! ——— کہ میں آپ کے لئے تحفہ لے آؤں ——— البتہ ریڈ اسکوائر سے یہ پیکٹ مجھے دیا گیا ہے کہ میں اسے آپ تک پہنچا دوں" ——— جانسن نے کہا اور اس نے اوور کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا بند پیکٹ نکالا اور بڑے مؤدبانہ انداز میں مادام کی طرف بڑھا دیا۔

"جم! ——— پیکٹ لے کر رکھ لو" ——— مادام نے جم سے مخاطب ہو کر کہا اور جم نے جانسن کے ہاتھ سے پیکٹ لیا اور جلدی سے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے ویٹر نے مشروب کا گلاس لا کر جانسن کے سامنے رکھ دیا۔

"واہ! ——— بہت شاندار مشروب ہے ——— تھینک یو مادام ——— آپ کی وجہ سے آج یہ مشروب کچھ اور بھی زیادہ خوش ذائقہ محسوس ہو رہا ہے" ——— جانسن نے کہا۔

"تھینک یو مسٹر جانسن! ——— آپ اپنے باس کو میری طرف سے شکریہ کہہ دیں ——— اور انہیں کہہ دینا کہ میں جلد ہی ان سے خود ہی رابطہ کروں گی" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مادام ——— ضرور ——— ویسے اس پیکٹ میں باس کا فون نمبر بھی موجود ہے" ——— جانسن نے مشروب کے گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ——— واقعی تمہارے باس کی کارکردگی بے مثال ہے ——— تھینک یو" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت دیجئے ——— ویسے تو آپ کی صحبت سے جانا

بد ذوقی ہے لیکن ———" جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی آمد پر میں بے حد مشکور ہوں مسٹر جانسن! ——— امید ہے کہ ہماری ملاقات دوبارہ جلد ہی ہو گی" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانسن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور فلیٹ کو سر سے اتار کر اس نے بڑے وضع دارانہ انداز میں سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"میں ایسے لوگوں سے الرجک ہوں مادام! ——— خوامخواہ منافقت کرتے رہتے ہیں" ——— جانسن کے جانے کے بعد جم نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مادام بڑے مترنم انداز میں ہنس پڑی۔

"یہ ان کا پیشہ ہے جم" ——— مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پیشہ ——— کیا مطلب! ——— کیسا پیشہ" ——— ؟ جم نے چونک کر پوچھا۔

"یہ صاحب گائیڈ کا کام کرتے ہیں ——— یہاں غیر ملکی سیاحوں کو تاریخی مقامات دکھانے کا کام کرتے ہیں" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں۔

"اوہ! ——— لیکن یہ پیکٹ" ——— جم نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ابھی اسے مت نکالو ——— ابھی ایک اور پیکٹ بھی آنا ہے۔ اس کے بعد اکٹھے ہی کھولیں گے انہیں" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"دوسرا پیکٹ ——— لیکن مادام! ——— آخر یہ چکر کیا ہے ——— کیا ہے ان پیکٹوں میں" ——— ؟ جم نے حیران ہو کر کہا۔

"جب یہ کھلیں گے تو تم خود دیکھ لو گے ——— فی الحال خاموش رہو۔"
اس بار مادام نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور جم ہونٹ دبا کر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک خوبصورت سی لڑکی ایک ویٹر کے ہمراہ چلتی ہوئی ان کی میز کی طرف آنے لگی اور جم چونک کر اُسے دیکھنے لگا۔ لڑکی غیر ملکی تھی۔ اور اس نے خاصا جدید قسم کا لباس پہنا ہوا تھا۔ گو وہ اپنی حد تک خاصی قبول صورت تھی۔ لیکن مادام کے سامنے اس کا حسن واضح طور پر پھیکا پڑ گیا تھا۔

ویٹر میز کی طرف اشارہ کر کے واپس چلا گیا اور لڑکی آگے بڑھ آئی اس کی نظروں میں جم اور مادام دونوں کے لئے پسندیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرا نام مارگریٹ ہے ——— اور مجھے آپ کے پاس ٹن تھاؤ زنڈ کی طرف سے بھیجا گیا ہے" ——— لڑکی نے قریب آ کر مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"اوہ! ——— ویل کم مس مارگریٹ! ——— میرا نام لوسیا ہے ——— اور یہ میرے ساتھی جم ہیں" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ سے مل کر حقیقت میں بے پناہ مسرت ہوئی ہے ——— شکریہ" ——— مارگریٹ نے بڑے پُر خلوص لہجے میں کہا اور پھر خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"شکریہ! ——— آپ کیا پینا پسند کریں گی" ——— ؟ مادام نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"شیری ——— میں اس وقت شیری پینا پسند کرتی ہوں" ——— مارگریٹ نے بڑے بے تکلفانہ سے لہجے میں کہا۔

اور مادام نے قریب کھڑے ویٹر کو شیری کا ایک جام لانے کا آرڈر دیا اور ویٹر سر جھکا کر سلام کرتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"مس مارگریٹ! ——— آپ میرے لئے یقیناً کوئی تحفہ لے کر آئی ہوں گی" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس مادام! ——— یہ باس نے بھیجا ہے ——— انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو یقیناً یہ پسند آئے گا" ——— مارگریٹ نے جیب سے سنہرے رنگ کی ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال کر مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تھینک یو ——— جم! ——— یہ لے کر رکھ لو" ——— مادام نے کہا اور جم نے وہ ڈبیہ مارگریٹ سے لے کر کوٹ کی جیب میں رکھ لی۔

اسی لمحے ویٹر نے شیری کا پیگ لا کر مارگریٹ کے سامنے رکھ دیا اور مارگریٹ اُسے سپ کرنے لگی۔

"آپ میری طرف سے اپنے باس کا شکریہ ادا کر دیں ——— اور انہیں کہہ دیں کہ میں جلد ہی خود ان سے رابطہ کروں گی" ——— مادام نے کہا۔

"یس مادام! ——— باس کے فون نمبر کی چٹ ڈبیہ کی اندرونی سطح پہ چسپاں ہے" ——— لڑکی نے آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھا ہوا ٹشو پیپر اٹھا کر اس سے ہونٹ صاف کرنے لگی۔

"اب مجھے اجازت دیجئے" ——— مارگریٹ نے اجازت طلب نظروں

سے مادام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مس مارگریٹ با ــــ مجھے امید ہے کہ جلد ہی آپ سے دوبارہ ملاقات ہوگی" ــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور پھر مسکراتی ہوئی واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"مادام! ــــ اب مجھ سے یہ سسپنس برداشت نہیں ہو رہا" ــــ جم نے کہا۔

"واقعی تمہارے لئے یہ سسپنس ہے ــــ لیکن میرے لئے نہیں۔ بہرحال آؤ چلیں" ــــ مادام نے اٹھتے ہوئے کہا اور جم نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک بھاری بٹوا نکالا اور اس میں سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے دبایا اور مادام کے پیچھے چلتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد ان کی کار خاصی تیز رفتاری سے ایک بارونق سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ مادام اور جم دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مادام نے ایک چھوٹا آئینہ نکال کر اپنا میک اپ درست کرنا شروع کر دیا تھا جب کہ جم خاموش بیٹھا کھڑکی سے باہر عمارتوں اور چلتے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔

کار مختلف سڑکوں سے گذر کر ایک ایسی رہائشی کالونی میں داخل ہوئی جہاں انتہائی شاندار قسم کی کوٹھیاں موجود تھیں۔ ڈیزائن اور خوبصورتی میں ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر۔ اور ہر کوٹھی خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی۔

کار ایک شاندار اور خوبصورت کوٹھی کے بڑے سے مین گیٹ کے

سامنے رک گئی اور ڈرائیور نے تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک آٹومیٹک انداز میں کھلتا گیا۔ ڈرائیور کار اندر لے گیا اور ڈرائیو وے سے ہوتا ہوا اس نے انتہائی شاندار اور وسیع پورچ میں جا کر کار روکی اور جلدی سے اتر کر اس نے مادام والی طرف کا عقبی دروازہ کھول دیا۔

مادام نیچے اتری اور دوسری طرف سے جم بھی نیچے اتر آیا اور وہ دونوں برآمدے کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں سوٹ پہنے ایک بھاری جسامت کا آدمی بڑے مودبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

"کوئی فون تو نہیں آیا رچرڈ" ــــ مادام نے قریب جا کر اس بھاری جسم والے سے تحکمانہ انداز میں پوچھا۔

"اوہ نو مادام" ــــ رچرڈ نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔

"او کے! ــــ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے" ــــ مادام نے کہا اور برآمدہ کراس کر کے راہداری میں داخل ہو گئی۔ جم اس کے پیچھے پیچھے مودبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ اور پھر ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ کر مادام ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"دروازہ بند کر کے ساؤنڈ پروف بٹن آن کر دو" ــــ مادام نے جم سے مخاطب ہو کر کہا اور جم سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر سائیڈ پر لگے ہوئے پینل پر ایک بٹن دبایا اور واپس آ گیا۔

"اب نکالو وہ پیکٹ اور ڈبیہ" ــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم پہلے تو سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے وہ پیکٹ اور ڈبیہ نکال کر درمیانی میز پر رکھ دی۔

"پہلے پیکٹ کھولو" ـــــ مادام نے کہا اور جم نے پیکٹ پر بندھا ہوا
خوبصورت ربن کھولنا شروع کر دیا۔ اوپر والے کاغذ ہٹے تو اندر ایک
چھوٹا سا باکس تھا جم نے بڑے متجسس انداز میں یہ باکس کھولا اور
دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ باکس کے اندر ایک خوبصورت انگوٹھی رکھی
ہوئی تھی جس کے ساتھ ایک کارڈ تھا۔

"یہ تو انگوٹھی ہے" ـــــ جم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور تمہیں اس پیکٹ سے ہاتھی گھوڑے برآمد ہونے کی توقع تھی" ـ
مادام نے ہنستے ہوئے کہا اور انگوٹھی اور کارڈ لینے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

جم نے منہ بناتے ہوئے انگوٹھی اور کارڈ مادام کی طرف بڑھا دیا۔ اس
کے چہرے پر واقعی مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔ شاید اس کے ذہن میں
پیکٹ سے کچھ اور برآمد ہونے کی توقع تھی۔

کارڈ پر صرف ایک فون نمبر لکھا ہوا تھا اور کچھ نہ تھا۔ مادام نے انگوٹھی
پر لگے ہوئے ہیرے کو گہری نظروں سے دیکھا اور پھر اس نے انگوٹھی
کی خوبصورت تراش خراش کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے
پر تحسین کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ اس نے انگوٹھی کو اپنے دائیں
ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنا اور پھر اسے یوں گھما کر دیکھنے لگی جیسے اس
کے سائز کا اندازہ لگا رہی ہو۔

"مادام! ـــ اس انگوٹھی کے لئے اس قدر حیرت انگیز طریقہ کار
کیوں اپنایا گیا ہے ـــــ یہ تو عام سی انگوٹھی ہے" ـــــ جم نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ ڈبیہ کھولو" ـــــ مادام نے اس کی بات کا جواب دینے کی

بجائے مسکراتے ہوئے کہا اور جم نے ڈبیہ اٹھا کر اسے کھولا تو اس کے
اندر سے ایک خوبصورت لاکٹ برآمد ہوا۔ لاکٹ میں بھی انتہائی قیمتی ہیرا
جڑا ہوا تھا۔

"اوہ گڈ! ـــ مجھے دکھاؤ" ـــــ مادام نے لاکٹ دیکھتے ہی چونک
کر کہا اور جم نے لاکٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔

مادام نے لاکٹ میں لگے ہوئے ہیرے کو دیکھا اور اس کی آنکھوں
میں چمک سی ابھر آئی۔ ہیرے کو دیکھنے کے بعد اس نے لاکٹ کی زنجیر
کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اور پھر اسے اپنے گلے میں پہن کر اٹھی
اور ایک دیوار کے ساتھ لگے ہوئے قد آدم آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر
اپنا جائزہ لینے لگی۔

جم خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر
ہلکی سی ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔

مادام واپس پلٹی اور دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھا کر
میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"لاکٹ والی ڈبیہ میں جو نمبر ہیں وہ ڈائل کرو" ـــــ مادام نے
قدرے سخت لہجے میں کہا اور جم نے سر ہلاتے ہوئے ڈبیہ اٹھائی اور اس
کے اندر لگی ہوئی چٹ پر سے نمبر دیکھ کر اس نے ڈائل کر دیئے دوسری
طرف گھنٹی بج رہی تھی۔

"یس ـــ ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس" ـــــ دوسری طرف سے
رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میں لوسیا بول رہی ہوں ـــــ مسٹر جیگوار سے بات کرائیں" ـــــ لوسیا

نے سپاٹ اور سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ لیس مادام! ـــــ ایک منٹ ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی چونکے ہوئے انداز میں کہا گیا۔

"لیس جیگوار اٹنڈنگ" ـــــ ایک باوقار سی آواز رسیور پر گونجی۔

"لوسیا بول رہی ہوں ـــــ آپ فوری طور پر کتنے پلیس سپلائی کر سکتے ہیں ـــــ اور بعد میں کتنے" ـــــ لوسیا نے کہا۔

"اوہ مادام! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مال آپ کو پسند آیا ہے بہت بہت شکریہ! ـــــ ویسے بھی انتہائی اعلیٰ کوالٹی کا مال ہے اور دام بھی بے حد مناسب ہیں" ـــــ جیگوار کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے اُسے مادام کے الفاظ پر بے پناہ مسرت ہوئی ہو۔

"میں نے کچھ پوچھا تھا مسٹر جیگوار" ـــــ مادام نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام! ـــــ آپ کو کتنا مال چاہیے ـــــ اور کہاں" ـــــ دوسری طرف سے جیگوار نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"فوری طور پر ایک سو پلیس ـــــ اور پھر ہر ماہ پچاس پلیس" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

"ایک سو پلیس اکٹھے ـــــ اوہ! یہ تو بہت بڑا آرڈر ہے" ـــــ جیگوار کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیا مطلب! ـــــ کیا تم اسے سپلائی نہیں کر سکتے" ـــــ مادام نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سپلائی تو میں ایک ہزار پیس کی بھی کر سکتا ہوں ـــــ لیکن آجکل

چیکنگ انتہائی سخت ہے ـــــ اس قدر اکٹھے پلیس کیسے باہر جا سکتے ہیں ـــــ اور اگر مال پکڑا گیا تو پھر ہم سب کے لئے بڑی گڑبڑ ہو جائے گی ـــــ جیگوار نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو ـــــ یہ میرا کام ہے" ـــــ مادام نے کہا۔

"اوہ نہیں مادام! ـــــ یہاں سے مال باہر نکل جائے ـــــ پھر آپ کا کام ہے ـــــ لیکن اگر مال یہیں پکڑا گیا تو صورت حال انتہائی خراب ہو جائے گی۔ اس لئے مال صرف اسی صورت میں سپلائی ہو سکتا ہے جب کہ آپ سپلائی کی بحفاظت نکاسی کے سلسلے میں میری تسلی کرا دیں" ـــــ جیگوار کا لہجہ سخت تھا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تو سنو! ـــــ کل شیرٹن ہوٹل میں ایک بین الاقوامی فیشن شو منعقد ہو رہا ہے ـــــ کیا تمہیں معلوم ہے" ـــــ مادام نے کہا۔

"لیس مادام! ـــــ میں نے بھی ٹکٹ لیا ہے فیملی کے ساتھ اسے دیکھنے کے لئے ـــــ لیکن ـــــ" جیگوار نے حیران ہو کر کہا۔

"لیکن کیا ـــــ اس میں ایک سو ماڈل نمائش میں پیش ہوں گے۔ اور یہ بھی طے ہو چکا ہے کہ یہ ماڈل اسی لباس میں فوری طور پر یہاں سے ایئرپورٹ جائیں گے ـــــ اور پھر وہاں سے ایک چارٹرڈ طیارہ انہیں لے کر ایلیسٹر پہنچے گا ـــــ وہاں اس وقت رات ہو رہی ہو گی ـــــ یہ شو وہاں ہو گا ـــــ اور اب بتاؤ کہ یہ ایک سو ماڈل آپ کی ہی جیولری پہنے ہوئے ہوں گے ـــــ لباس کا شو ہے اس لئے ہر شخص کی توجہ لباس پر ہو گی جیولری کی طرف نہیں ـــــ اور پھر اس شو میں تمام ملکوں کے

اعلیٰ ترین آفیسران کو دعوت دی گئی ہے ـــــ اور اس بات کی پبلسٹی بھی اخبارات میں کی جا رہی ہے کہ یہ ماڈل اسی لباس میں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایبسٹر پہنچیں گے اور وہاں کے شو میں حصہ لیں گے ـــ کیا خیال ہے" ـــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ اوہ مادام! ـــ ویل ڈن مادام ـــ اوہ ویری گڈ آئیڈیا اوہ! ـــ اکٹھے ایک سو پیس نکل جائیں گے ـــ حیرت انگیز پروگرام گڈ آئیڈیا ـــ میں مکمل طور پر مطمئن ہوں" ـــ دوسری طرف سے جیگوار نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ـــ تم جانتے ہو کہ میرے لئے ایسے انوکھے آئیڈیے سوچنا کوئی مشکل کام نہیں ہے ـــ بہرحال تم مال کل شام چھ بجے تک سپلائی کر سکتے ہو" ـــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس مادام" ـــ جیگوار نے جواب دیا۔

"او کے! ـــ تم نے یہ مال شیرٹن ہوٹل کے کمرہ نمبر بیس تیسری منزل میں پہنچانا ہے ـــ وہاں تمہارا آدمی صرف فیشن شو جیولری کا نام لے گا اور مال دے کر چلا جائے گا ـــ اور رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی" ـــ مادام نے کہا۔

"میرے آدمی کو وہاں کون ملے گا" ـــ؟ جیگوار نے پوچھا۔

ایک آدمی ہو گا لیکن وہ بول نہیں سکتا ـــ صرف سن سکتا ہے اس لئے تمہارا آدمی صرف فیشن جیولری کے الفاظ کہے گا اور مال دے کر چلا جائے گا" ـــ مادام نے جواب دیا۔

"او کے مادام! ـــ تھینک یو" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور

مادام نے بھی تھینک یو کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اوہ مادام! ـــ میں اب سمجھا کہ آپ تو بڑے پیمانے پر بزنس کے لئے یہاں آئی ہیں ـــ لیکن یہ تو مجھے عام سی جیولری نظر آ رہی ہے" ـــ جم نے کہا۔

"یہ عام جیولری نہیں ہے ـــ خاص جیولری ہے۔ البتہ اسے بنایا عام جیولری کی طرح گیا ہے ـــ تم نے شاید مارک نہیں کیا۔ لاکٹ کی زنجیر میں ہر دوسری کڑی اور یہ ہیرا یہ سب پلاڈیم کے بنے ہوتے ہیں" ـــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیرا اور زنجیر پلاڈیم کی ـــ اوہ! لیکن کیا ہم پلاڈیم لے جائیں گے۔ وہ تو عام سی دھات ہے۔ بس ذرا مہنگی ضرور ہے" ـــ جم نے حیرت سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جم! ـــ تمہارا ذہن اس گورکھ دھندے کو نہیں سمجھ سکتا ـــ تم نہیں جانتے کہ پلاڈیم کی کیا خاصیت ہے" ـــ مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پلاڈیم کی خاصیت ـــ کیا خاصیت ہو سکتی ہے۔ بس دھات ہے" ـــ جم نے چونک کر کہا۔

"ابھی نہیں ـــ اس مال کو باہر جانے دو ـــ پھر تمہیں یہ تماشا بھی دکھاؤں گی ـــ تم ایسا کرو کہ اب انگوٹھی والے ریڈ اسکوائر کا نمبر ڈائل کرو" ـــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ تو کیا آپ اس سے بھی سودا کریں گی" ـــ جم نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا تھا۔

"تم نمبر تو ڈائل کرو جم" ـــــ مادام نے اس بار قدرے خشک لہجے میں کہا۔ اور جم نے جلدی سے باکس کے اندر سے نکلنے والے کارڈ پر سے نمبر دیکھا اور ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس ریڈ اسکوائر جیولری ہاؤس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا

"مادام لوسیا بول رہی ہوں ـــــ مسٹر ٹام سے بات کرائیے" ـــــ مادام نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام ـــــ ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد رسیور پر ایک پتلی لیکن چیختی ہوئی ابھری۔

"ٹام بول رہا ہوں" ـــــ بولنے والے کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے سخت زکام ہو رہا ہو اور وہ بڑی مشکل سے بولنے کی کوشش کر رہا ہو اور مادام اس کا لہجہ سن کر ہلکے سے مسکرا دی۔

"مسٹر ٹام! ـــــ کاروبار میں ایک دوسرے پر اعتماد شرط ہوتی ہے لیکن آپ کا منہ میں بل گم پھیلا کر رکھنے کے بعد بولنا یہ ثابت کر رہا ہے کہ آپ اس شرط پر پورا نہیں اترتے" ـــــ مادام کا لہجہ سخت تھا۔

"اوہ ـــــ اوہ مادام! ـــــ آئی ایم سوری ـــــ دراصل احتیاط کا تقاضا ہوتا ہے ـــــ ورنہ ظاہر ہے آپ پر اعتماد نہ ہوتا تو آپ کو نمونہ کیسے بھجا جاتا" ـــــ اس بار دوسری طرف سے واضح اور صاف لہجے میں جواب دیا گیا۔

"گڈ! ـــــ محتاط لوگ مجھے پسند آتے ہیں ـــــ تم کتنا مال سپلائی کر سکتے ہو فوری ـــــ کل شام تک" ـــــ مادام نے کہا۔

"آپ جتنا چاہتی ہیں ـــــ ویسے مجھے مسرت ہوئی ہے کہ آپ کی

واقعی بے حد تیز ہیں کہ آپ نے صحیح مال کو شناخت کر لیا ہے" ـــــ ٹام نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شکریہ! ـــــ مجھے فوری طور پر ایک سو پیس چاہئیں ـــــ پھر ہر ماہ پچاس" ـــــ مادام نے کہا۔

"سو اکٹھے ـــــ اوہ مادام! ـــــ اس قدر تعداد میں مال تو لازماً پکڑا جائے گا ـــــ آجکل ویسے بھی چیکنگ انتہائی سخت ہو رہی ہے" ـــــ ٹام نے جواب دیا۔

"تم چیکنگ کی فکر نہ کرو ـــــ مال مجھے پہنچاؤ اور رقم لے لو۔ ویسے بتاؤ گے کہ یہ چیکنگ کس سلسلے میں ہو رہی ہے" ـــــ مادام نے بات کرتے کرتے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"بلاسٹنگ کے سلسلے میں ـــــ اب تو وہ چھوٹی سی چھوٹی چیز پر بھی اس طرح توجہ دیتے ہیں جیسے یہ انگوٹھی نہ ہو۔ ایٹم بم ہو" ـــــ ٹام نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں ـــــ وہ جس قدر چاہیں توجہ دیں ـــــ پرواہ نہیں" ـــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مادام! ـــــ دراصل بات یہ ہے کہ یہاں پاکیشیا میں ہم صرف دو پارٹیاں اس دھندے میں ملوث ہیں ـــــ ٹن تھاؤزنڈ والے اور ہم ـــــ اور ہم دونوں نے یہ بات اصول کے طور پر طے کر لی ہوئی ہے کہ بغیر مال کی کاسی کی تسلی کے ہم مال فروخت نہیں کریں گے" ـــــ ٹام نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"میری جیگوار سے بات ہوئی ہے اور میں نے اسے پوری طرح مطمئن

کر دیا ہے" ـــــ مادام نے کہا۔
"اوہ! ـــــ اگر وہ مطمئن ہو گیا ہے تو آپ مجھے بھی مطمئن کریں۔ میں
اس سے زیادہ احتیاط پسند کام کرتا ہوں" ـــــ ٹام نے کہا۔
اور جواب میں مادام نے اُسے شیرٹن ہوٹل میں فیشن شو اور اس کے
بعد چارٹرڈ طیارے سے ماڈلز کا فوری طور پر ایلیسٹر جانے کا تمام پروگرام
تفصیل سے بتا دیا۔
"اوہ! ـــــ ویری گڈ آئیڈیا مادام! ـــــ آپ واقعی بے حد ذہین
ہیں ـــــ ٹھیک ہے ـــــ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ ا
مال سپلائی ہو جائے گا" ـــــ ٹام نے کہا۔
مادام نے ٹام کو بھی وہی کوڈ اور پتہ بتا دیا جو پہلے وہ جیگوار کو بتا چکی
تھی اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔
"چلو یہ کام تو مکمل ہو گیا ـــــ اب تم اپنا کردار سُن لو ـــــ تم نے کل
شام شیرٹن ہوٹل کے کمرہ نمبر بیس میں موجود ہونا ہے اور یہ مال وصول کر
کے فوری طور پر یہاں لے آنا ہے ـــــ یہاں سے مال تم نے ڈرائیور
کے حوالے کرنا ہے جو اسے لے جائے گا ـــــ مادام نے جم سے
مخاطب ہو کر کہا۔
"لیکن مادام! ـــــ آپ نے تو اسے ماڈلز کو پہنچانا ہے" ـــــ جم
نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"تم ابھی اس فیلڈ میں نئے آئے ہو جم! ـــــ بس تمہاری
وجاہت کی وجہ سے میں نے تمہیں اپنا سیکرٹری منتخب کر لیا ہے۔
لیکن تم میں مطلوبہ مقدار میں عقل نہیں ہے ـــــ یہ سب کچھ ان دونوں

کو صرف مطمئن کرنے کے لئے تھا ـــــ ورنہ وہ کبھی مال سپلائی
نہ کرتے ـــــ اور ہمارا اس فیشن شو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
البتہ ہم یہ فیشن شو دیکھنے ضرور جائیں گے ـــــ مال تو ہم اپنے ہی
مخصوص ذریعے سے نکالیں گے ـــــ بس تم نے مال وصول کر کے
فوری طور پر یہاں پہنچانا ہے اور ڈرائیور کے حوالے کر دینا ہے" ـــــ
مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن مادام! ـــــ یہ فیشن شو کے ماڈلز والا طریقہ بھی نہایت اعلیٰ
تھا ـــــ کسی کو شک نہ پڑتا ـــــ اور ہاں! ـــــ ماڈلز نے اگر
جیولری نہ پہن رکھی ہوئی تو یہ لوگ چونک پڑیں گے" ـــــ جم نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"نہیں ـــــ یہ دونوں یہاں کام کرتے ہیں ـــــ اور ہو سکتا ہے
کہ یہ لوگ یہاں کے حکام سے بھی ملے ہوتے ہوں ـــــ میں نے پہلے
بھی ایسے چکر دیکھے ہیں کہ خود ہی مال سپلائی کیا ـــــ خود ہی اطلاع
دے دی اور پھر چھاپہ پڑا ـــــ اور اصل مال واپس ان کے پاس
پہنچ گیا جب کہ رقم چھاپے مارنے والوں کے پاس ـــــ اور جہاں تک
جیولری کا تعلق ہے تو تم نے فیشن شو کا پبلسٹی کارڈ نہیں دیکھا۔ اس میں
ماڈل بھی جیولری پہنتی ہے ـــــ اور میں نے اس لئے اسی ڈیزائن
کی جیولری کا آرڈر یہاں آنے سے پہلے دے دیا تھا ـــــ تم فکر نہ کرو۔
سب ٹھیک ہو جائے گا ـــــ جب یہ فیشن شو ختم ہو گا اور یہ ماڈلز
ایلیسٹر جانے کے لئے ایئرپورٹ پہنچیں گی ـــــ ہمارا مال محفوظ ہاتھوں
میں پہنچ چکا ہو گا" ـــــ مادام نے کہا۔

"لیکن مادام! — یہ مال ہے کیا — میری تو سمجھ میں اب تک نہیں آیا — پلاٹینم دھات کے لئے اس قدر دردسری آخر کیوں مول لی جارہی ہے" — جم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات میں بعد میں بتاؤں گی — پہلے مال کو جانے دو — اور سنو آج رات ہم اکٹھے کھانا کھائیں گے" — مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم کا چہرہ یکلخت مسرت سے جگمگا اٹھا۔ جیسے مادام نے اسے اکٹھے کھانے کے لئے نہ کہا ہو بلکہ ہفت اقلیم کی دولت بخش دی ہو۔

"اوہ تھینک یو مادام! — یہ میری خوش بختی ہوگی" — جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسے مادام کا فقرہ سن کر ہی ساری باتیں بھول گئی تھیں کیونکہ وہ مادام کا اکٹھے کھانا کھانے کا کوڈ اچھی طرح سمجھتا تھا۔

"باورچی سے اپنی مرضی کا مینو تیار کرالو — میں اس دوران آرام کروں گی" — مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

شیرٹن ہوٹل کو آج واقعی کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ سجاوٹ میں بھی ایسا انوکھا پن تھا کہ بے اختیار زبان سے تعریفی کلمات نکل جاتے تھے۔ ہوٹل کے بڑے سے لاؤنج اور استقبالیہ میں گہما گہمی معمول سے کچھ زیادہ ہی تھا۔ ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ نئے ماڈل کی انتہائی قیمتی کاروں سے تقریباً آدھی بھر چکی تھی۔

"یہ عمران کو کیا ہوگیا — نہ وہ لنچ پر آیا اور نہ دوبارہ اور کہیں ملا ہی نہیں" — صفدر نے ساتھ بیٹھی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے تو اُسے کہہ دیا تھا — اس کے بعد تمہارے سامنے میں فون کر کر کے تھک گئی۔ لیکن فلیٹ تو کجا، وہ کہیں بھی نہیں ملا" — جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ اچھا ہوا صفدر! — کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں آیا — وہ جہاں جاتا ہے اپنی حماقت کی وجہ سے ہنگامے کھڑے کر دیتا ہے" —

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تنویر بول اٹھا۔ وہ اس وقت ایک سٹیشن ویگن میں بیٹھے شیرٹن ہوٹل کی طرف جا رہے تھے۔ یہ سٹیشن ویگن انہوں نے ایکسٹو کی اجازت سے ——— اڈے سے منگوائی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ لطف اکٹھے آنے اور جانے میں ہی آتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ کاروں میں جانے اور آنے سے آدھا لطف ختم ہو جاتا ہے اس لئے اس وقت وہ سب سٹیشن ویگن میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

ڈرائیونگ سیٹ تنویر کے پاس تھی۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا جب کہ دوسری سیٹ پر جولیا اور صفدر تھے اور پچھلی سیٹوں پر خاور۔ نعمانی۔ چوہان اور صدیقی براجمان تھے۔ ان کا اپنا منی گروپ بنا ہوا تھا اور وہ سب ایک دوسرے سے گپیں ہانکنے میں مصروف تھے۔

"ویسے تفریح کا لطف واقعی عمران صاحب کے ساتھ ہی آتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ جان بوجھ کر طرح دے گئے ہیں ——— شاید انہیں اس بات کا غصہ ہو کہ ایکسٹو نے اس کے لئے سیٹ کیوں ساتھ بک نہیں کرائی" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے چھوڑو کیپٹن بس ——— وہ کسی کی پرواہ کرنے والا آدمی نہیں ہے ——— اور پھر سیٹ حاصل کرنا اس کے لئے کبھی بھی مشکل نہیں رہا ——— ہم سب نے سینکڑوں بار تو دیکھا ہے کہ وہ ایسا چکر چلاتا ہے کہ سب سے اعلیٰ سیٹ اسے ہی مل جاتی ہے" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور جولیا ہنس پڑی۔ اور اس بار تو تنویر بھی اثبات میں سر ہلانے لگا۔ کیونکہ عمران کی صلاحیتوں کا وہ بھی دل سے قائل تھا۔

بس صرف اس کی باتوں سے وہ الرجک ہو جاتا تھا۔

"واہ ——— کس قدر خوبصورت ڈیکوریشن ہے" ——— اچانک تنویر کے منہ سے نکلا۔ کیونکہ سٹیشن ویگن اب شیرٹن ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔

"ارے واقعی ——— واہ ——— ونڈرفل" ——— سب کے منہ سے نکلا اور وہ سب دلچسپی سے اس دلفریب سجاوٹ کو دیکھنے لگے۔

تنویر نے سٹیشن ویگن خالی جگہ پر پارک کی اور پھر وہ سب اتر کر لاؤنج کی طرف بڑھ گئے۔ جولیا سمیت سب نے گرم کپڑے پہن رکھے تھے کیونکہ سردی خاصی تھی۔

"وہ ٹکٹیں کہاں ہیں مس جولیا ——— مجھے تو اب خیال آ رہا ہے" ——— صفدر نے یکلخت چونک کر پوچھا۔

"ٹکٹیں کیسی ——— بس بکنگ ہو چکی ہے" ——— جولیا نے چونک کر کہا۔

"لیکن کونسی سیٹوں کی ——— اور کس نام سے ——— ؟ صفدر نے کہا اور اب تو جولیا بھی پریشان ہو گئی۔ کیونکہ اسے خیال بھی نہ آیا تھا کہ وہ ایکسٹو سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لیتی اور نہ ہی ایکسٹو نے اسے خود بتایا تھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ——— ہمارے ہی ناموں سے بکنگ ہو گی۔ میں معلوم کرتا ہوں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں چار خوبصورت لڑکیاں کھڑی آنے والوں کے سوالات کا جواب دے رہی تھیں۔ اور انہیں سیٹس کارڈ بھی دے رہی تھیں۔

"پلیز مس! ــــ یہ بتلایئے کہ مس جولیانا فٹز واٹر۔ صفدر سعید۔ تنویر احمد ــــ ان ناموں پر کونسی سیٹیں بک کرائی گئی ہیں" ــــ ؟ کیپٹن شکیل نے ایک لڑکی سے مخاطب ہوتے ہوئے باوقار لہجے میں کہا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر ــــ اوہ ہاں ! ــــ ان کے ساتھیوں کے نام آٹھ سپیشل سیٹیں بک کرائی گئی تھیں ــــ لیکن وہ تو کینسل کرا دی گئی ہیں" ــــ لڑکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کینسل کرا دی گئی ہیں ــــ وہ کیسے ــــ کس نے کینسل کرائی ہیں" جولیا اور اس کے سارے ساتھیوں نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران کی شرارت ہوگی" ــــ تنویر نے فوراً ہی عمران کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"میں اسے گولی مار دونگی ــــ اگر اس نے یہ حرکت کی ہے" ــــ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھیئے جناب! ــــ یہ سیٹیں سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کے حکم پر بک ہوئی تھیں ــــ اور ان کے حکم پر ہی کینسل کر دی گئی ہیں" ــــ لڑکی نے ایک رجسٹر کھول کر دیکھتے ہوئے کہا اور رجسٹر گھما کر ان کی طرف کر دیا۔ وہاں واقعی سر سلطان کا نام لکھا ہوا تھا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے ــــ ہو سکتا ہے کہ کسی نے سر سلطان کا نام لے کر ایسی شرارت کی ہو" ــــ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں سر! ــــ یہ ناممکن ہے ــــ ہمارے سٹیورڈ کو باقاعدہ وزارت خارجہ آفس میں طلب کیا گیا ــــ اور اُسے سیٹیں کینسل کرنے کا باقاعدہ حکم نامہ دیا گیا ہے ــــ یہ دیکھیئے یہ حکم نامہ" ــــ لڑکی نے

رجسٹر کا ورق پلٹ کر دکھایا اور وہاں واقعی سر سلطان کے سرکاری لیٹر پیڈ پر ان کے دستخطوں سے سیٹیں کینسل کرنے کا حکم نامہ موجود تھا۔

"یہ سیٹیں ابھی خالی ہیں" ــــ ؟ صفدر نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"جی نہیں ــــ یہ سیٹیں نواب مرزا وجاہت علی بیگ اور ان کی بیگم کے نام بک ہو چکی ہیں" ــــ لڑکی نے رجسٹر کے اندراجات پڑھتے ہوئے کہا۔

"نواب مرزا وجاہت علی بیگ اور ان کی بیگم ــــ لیکن باقی چھ سیٹیں" ــــ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نواب صاحب کا حکم ہے کہ ان کے اور ان کی بیگم کے ساتھ کم از کم تین تین سیٹیں خالی ہوں ــــ وہ کسی قسم کی مداخلت پسند نہیں فرماتے"۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"ایسی کی تیسی اس نواب کی ــــ یہ سیٹیں ہماری ہیں اور ہماری ہی رہیں گی" ــــ تنویر کا غصے سے بُرا حال ہو رہا تھا۔

"یہ واقعی بہت بڑی زیادتی ہے ہمارے ساتھ ــــ ٹھہرو! ــــ میں چیف باس سے بات کرتی ہوں" ــــ جولیا نے بھی جھنلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پبلک بوتھ سے کرنا ــــ یہاں سے نہیں" ــــ صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ پورا گروپ اس طرف کو مڑ گیا جدھر پبلک بوتھز کی ایک طویل قطار موجود تھی۔ لیکن ان سب کے چہرے بُری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ وہ سارا دن ایکسٹو کی عظمت کے گیت

گاتے رہے تھے کہ اُسے ممبروں کا کتنا خیال رہتا ہے لیکن اب ساری امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی۔ اور یہ انہیں معلوم تھا کہ ایسے فنکشنز میں اب نئے سرے سے سیٹ ملنا جوئے شیر لانے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

جولیا ایک فون بوتھ میں گھس چکی تھی اور وہ سب امید بھری نظروں سے جولیا کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ لیکن پھر جولیا جب واپس آئی تو اس کا لٹکا ہوا چہرہ دیکھ کر ان سب کے لٹکے ہوئے چہرے اور زیادہ لٹک گئے۔

"باس موجود نہیں ہے —— پیغام ڈکلیٹ ہو رہے ہیں" —— جولیا نے قریب آکر ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب بھی یقین ہے کہ یہ عمران کی شرارت ہے —— وہ ہمیں اسی طرح ذلیل کرنا چاہتا ہے" —— تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"خوامخواہ الزام تراشی مت کرو —— پہلے مجھے بھی خیال آیا تھا۔ کیونکہ ایسی حرکتیں وہ کرتا رہتا ہے —— لیکن اب تو ہم نے اپنی آنکھوں سے وہ حکم نامہ دیکھا ہے —— اور ظاہر ہے ایکسٹو نے خود تو یہاں فون کر کے سیٹیں بک نہیں کرائی تھیں —— سر سلطان کو ہی کہا تھا" —— جولیا نے تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سر سلطان سے بات کر لی جائے —— آخر پتہ تو چلے کہ سیٹیں کیوں کینسل ہوئی ہیں" —— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں کرتی ہوں بات —— اتنا تو ہمیں بھی حق ہے کہ وجہ تو معلوم ہو" —— جولیا نے کہا اور پھر تیزی سے فون بوتھ کی طرف بڑھ گئی۔ اس بار باقی ساتھی بھی آگے بڑھے اور وہ فون بوتھ کے کھلے دروازے میں

رک گئے۔ ان کے ذہنوں میں بھی عجیب سا تجسس تھا۔ کیونکہ اس الٹ پھیر کی کوئی سمجھ انہیں بھی نہ آ رہی تھی۔

جولیا نے سکے ڈال کر سر سلطان کی رہائش گاہ کے نمبر ڈائل کئے۔

"یس —— کون صاحب ہیں" —— دوسری طرف سے ملازم کی آواز سنائی دی۔

"میں جولیا نافٹز واٹر بول رہی ہوں —— سر سلطان سے بات کرائیں"۔ جولیا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس میڈم! —— ہولڈ آن کریں" —— ملازم نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز رسیور پر ابھری۔

"یس —— سلطان بول رہا ہوں" —— سر سلطان کے لہجے میں بے پناہ وقار تھا۔

"میں جولیا بول رہی ہوں جناب" —— سر سلطان کا لہجہ ایسا تھا کہ جولیا کا لہجہ خود بخود مودبانہ ہوتا گیا۔

"اوہ جولیا آپ! —— کیا بات ہے —— اس وقت آپ نے فون کیا ہے" —— سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"سر —— آپ نے شیرٹن ہوٹل میں چیف باس کے حکم پر ہمارے لئے سیٹیں بک کرائیں —— اور چیف باس نے صبح ہمیں کہا کہ ہم نے اس فیشن شو میں شرکت کرنی ہے —— لیکن اب ہم یہاں پہنچے ہیں تو معلوم ہوا ہے کہ سیٹیں کینسل ہو چکی ہیں اور آپ کے باقاعدہ تحریری حکم نامے پر ہوئی ہیں" —— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ——— جناب ایکسٹو کا حکم آیا تو میں نے سیٹیں بک کرا دیں اور پھر ان کا حکم آیا تو میں نے کینسل کرا دیں ——— اب مجھے تو معلوم نہیں کہ کیوں کینسل کرائی گئی ہیں ——— اور نہ مجھ میں اتنی جرآت ہے کہ میں ان سے وجہ پوچھ سکوں ——— اس لئے آپ براہ راست انہی سے بات کر لیجئے" ——— سر سلطان نے جواب دیا اور ان کے اس جواب نے ایک بار تو جولیا کے دل میں مسرت کی لہر سی دوڑا دی کہ ان کا چیف باس کس قدر با اختیار ہے کہ سر سلطان جیسا اعلیٰ ترین افسر بھی ان سے ڈرتا ہے۔ لیکن پھر فوراً ہی اسے سیٹوں کی کینسلیشن کا خیال آگیا تو اس کا موڈ دوبارہ خراب ہو گیا۔

"میں نے انہیں فون کیا ہے ——— لیکن وہ موجود نہیں ہیں" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"تو پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں مس جولیا" ——— سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ با اختیار افسر ہیں ——— ہمارے لئے سیٹیں بک کرا دیں ——— چیف باس سے ہم بعد میں بات کر لیں گے" ——— جولیا نے کہا۔

"اچھا ——— آپ کے کہنے پر میں کوشش کرتا ہوں ——— آخر آپ بھی تو سیکنڈ چیف ہیں" ——— سر سلطان نے کہا۔

"اوہ شکریہ سر ——— تھینک یو سر" ——— جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے پانچ منٹ بعد فون کریں" ——— سر سلطان نے کہا، اور جولیا نے ——— "اوکے" ——— کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر

مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ سر سلطان جیسے با اختیار افسر کے لئے سیٹیں حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ باقی ممبرز کے چہروں پر بھی دوبارہ رونق عود کر آئی تھی۔ کیونکہ ان سب نے ہی جولیا اور سر سلطان کی گفتگو سن لی تھی۔

"ایسا نہ ہو کہ بعد میں چیف باس ہم پر ناراض ہو کہ جب اس نے سیٹیں کینسل کرا دی تھیں ——— تو ہم نے کیوں دیکھا یہ فیشن شو" ——— تنویر نے کہا۔

"میں خود اسے جواب دے لوں گی ——— کچھ بھی ہو۔ ہمیں اس طرح ذلیل کرنے کا حق اسے بھی نہیں ہے ——— آخر ہم انسان ہیں ——— بے جان مشینیں تو نہیں ہیں" ——— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

پانچ منٹ گذرنے کے بعد جولیا نے دوبارہ سکے ڈالے اور پھر سر سلطان کے نمبر ڈائل کئے۔

"یس ——— سلطان بول رہا ہوں" ——— اس بار ملازم کی بجائے سر سلطان نے خود ہی فون اٹنڈ کیا تھا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب" ——— جولیا نے کہا۔

"اوہ مس جولیا! ——— مجھے افسوس ہے کہ اب سیٹوں کا حصول ناممکن ہو چکا ہے ——— تمام سیٹیں بک ہو چکی ہیں ——— اور میری تو خیر حیثیت ہی کچھ نہیں ——— مجھے معلوم ہوا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب سے بھی معذرت کر لی گئی ہے" ——— سر سلطان نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔ اور جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے اندر کچھ ٹوٹ گیا ہو۔

"لیکن سرا ــــ ہم نے یہ شو ہر صورت میں دیکھنا ہے" ــــ جو
نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کے ساتھ عمران نہیں ہے کیا" ــــ سر سلطان نے پو

"نہیں جناب! ــــ وہ بھی صبح سے غائب ہے" ــــ جو
نے جواب دیا۔

"اوہ! ــــ اگر وہ آپ کے ساتھ ہوتا تو اس شیطان کے لئے کو
بات ناممکن نہیں ہوتی ــــ بہر حال میں کیا کہہ سکتا ہوں سوائے معذر
کے ــــ گڈ بائی" ــــ دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور سا
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور ہک
لٹکا دیا۔ باقی ساتھیوں کے چہرے بھی لٹکے ہوئے تھے۔

"میں اس پورے ہال کو بم سے اڑا دونگا" ــــ تنویر نے انتہا
غصیلے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو تنویر! ــــ ایسی باتیں احمق کرتے ہیں" ــــ جو
نے اسے بری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ــــ اگر ہم اس نواب وجاہت مرزا سے بات کر
تو چھ سیٹیں تو بہر حال مل سکتی ہیں ــــ وہ تو خالی ہی ہیں ــــ با
دو سیٹوں کا مسئلہ ہے تو مجھے یہ شو دیکھنے کا اتنا شوق نہیں ہے
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے بھی شوق نہیں ہے ــــ اس لئے چھ سیٹوں میں کام چل
جائے گا" ــــ چوہان نے فوراً ہی اپنے آپ کو علیحدہ کرتے
ہوئے کہا۔

"نہیں ــــ اگر شو دیکھا جائے گا تو سب دیکھیں گے ــــ ورنہ
کوئی نہیں دیکھے گا ــــ یہ میرا فیصلہ ہے" ــــ جولیا نے فیصلہ کن
لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے" ــــ صفدر نے کہا۔

"مس جولیا! ــــ آپ عمران کو فون کریں ــــ شاید وہ مل جائے"
نعمانی نے کہا۔

"اوہ ہاں! ــــ ٹھہرو! ــــ ٹرائی کر دیکھتے ہیں" ــــ جولیا نے
چونک کر کہا اور اس نے ایک بار پھر سکے ڈالے۔ کافی سارے سکے وہ
اپنے پرس میں ہر وقت ضرور رکھتی تھی اور باقی سارے ساتھی بھی ایسا
کرتے تھے۔ کیونکہ کام کے دوران بھی انہیں کسی بھی وقت کال کرنے کی
ضرورت پیش آ سکتی تھی۔

جولیا نے سکے ڈال کر عمران کے فلیٹ کا نمبر گھمایا تو پہلی گھنٹی پر ہی
رسیور اٹھا لیا گیا۔

"اس وقت جب کہ نواب وجاہت مرزا کی بیگم تیار ہو رہی ہیں۔ اور
نواب وجاہت مرزا ان کے تیار ہونے کا انتظار کر رہے ہیں ــــ کس
نے مداخلت کرنے کی جرآت کی ہے" ــــ ایک بھاری اور نامانوس
سی آواز جولیا کے کانوں سے ٹکرائی۔ اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔
فوری طور پر اسے یہی خیال آیا کہ نمبر غلط ڈائل ہو گیا ہے اور کال اس
نواب وجاہت مرزا سے مل گئی ہے۔

"میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے" ــــ جولیا نے فوراً ہی کہا۔

"کولڈ واٹر ہو ــــ یا ہاٹ واٹر ــــ اس وقت ہم کچھ نہیں پی سکتے۔

جب ہماری بیگم تیار ہو رہی ہوں تو سب واٹر وغیرہ بے قیمت ہو جاتے ہیں"
دوسری طرف سے کہا گیا اور جولیا کا پارہ یکلخت آسمان پر چڑھ گیا۔

"آپ کو تمیز ہے بات کرنے کی" —— جولیا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"محترمہ! —— یہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت ساری تمیزیں اور ساری قمیضیں —— لہنگے —— اسکرٹ —— شلواریں وغیرہ وغیرہ بکھری پڑی ہیں —— اور ہماری بیگم نے ان میں سے لباس منتخب کرنا ہوتا ہے آپ نہیں جانتیں کہ ہماری بیگم ایسے وقت میں کس قدر مشکل میں ہوتی ہیں نتیجہ یہ کہ اس وقت ہم بھی جو ان کے شوہر نامدار بلکہ شوہر طرحدار ہیں ان سے بھی زیادہ مشکل میں ہوتے ہیں" —— نواب نے جواب دیا۔ وہ بھی شاید کوئی سنکی سا آدمی تھا۔

"دیکھیں آپ نے ہماری سیٹیں بک کرائی ہیں —— اور ہم یہ سیٹیں واپس حاصل کر رہے ہیں —— آپ سن لیں کہ اب آپ کو یہ سیٹیں نہیں مل سکتیں" —— جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں براہ راست کہا۔

"آپ کی سیٹیں —— کیا مطلب" —— نواب وجاہت مرزا کے لہجے میں اس بار شدید حیرت تھی۔

"ہم نے آٹھ سیٹیں بک کرائی تھیں فیشن شو دیکھنے کے لئے —— جو کسی نے شرارت سے کینسل کر دیں —— اور وہ سیٹیں آپ نے بک کرا لیں —— لیکن ہم اب یہ سیٹیں اپنے نام بحال کرا رہے ہیں۔ اس لئے آپ ان سیٹوں پر نہیں بیٹھ سکتے" —— جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ! —— تو آپ کا مطلب ہے کہ جو آٹھ سیٹیں ہم نے بک کرائی

ہیں شو دیکھنے کے لئے —— وہ پہلے آپ کی تھیں" —— نواب وجاہت مرزا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل" —— جولیا نے جواب دیا۔

"اچھا تو ہوں گی —— لیکن اب وہ ہمارے نام بک ہیں —— اور آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ شیرٹن ہوٹل ہماری بیگم کی اکلوتی ملکیت ہے اس لئے آپ ایسا کریں کہ کھڑے ہو کر شو دیکھ لیں —— میں بیگم سے کہہ دیتا ہوں وہ بڑی رحم دل ہیں اور ترس کھاتے ہوئے آپ کو کھڑے ہو کر شو دیکھنے کی اجازت دے دیں گی" —— نواب وجاہت مرزا نے کہا اور جولیا کو تو جیسے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

"آپ نے ہمیں سمجھ کیا رکھا ہے —— آپ کی بیگم ہم پر رحم کھائیں گی اس پورے ہوٹل کو بم سے اڑا دیں گے —— آپ کی بیگم کے جسم میں ایک لاکھ گولیاں مار دیں گے —— آپ آئیں تو سہی یہاں —— آئیں تو سہی شو" —— جولیا کا غصہ واقعی اس قدر عروج پر پہنچ گیا کہ اس کے اعصاب قابو سے باہر ہو گئے اور پھر اس نے بات کرتے ہی رسیور رکھ دیا۔ وہ واقعی غصے کی شدت سے کانپ رہی تھی۔

"اس الو کے پٹھے نے تم سے ایسی بات کر کے اپنی موت کو آواز دی ہے —— میں اسے ڈھونڈ کر گولی مار دوں گا" —— تنویر بھی جولیا کی ہمدردی میں بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"ٹھہرو! —— میں عمران کو کال کرتا ہوں" —— صفدر نے آگے بڑھ کر کہا اور پھر اس نے سکے ڈالے اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"بس علی عمران ایم۔ایس۔سی۔ڈی۔ایس۔سی (آکسن) بزبان
سپیکنگ"۔۔۔ دوسری طرف سے علی عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی
دی اور اس کی آواز سن کر صفدر اور ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان
مایوسی کے گہرے اندھیرے میں یکلخت اُمید کا سورج نکل آیا ہو۔
"مجھے دکھاؤ"۔۔۔ جولیا نے تیزی سے مڑ کر کہا اور صفدر کے
سے رسیور جیسے چھین لیا۔
"ہیلو عمران! ۔۔۔ میں جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔ جولیا نے
لہجے میں کہا۔
"ضرور بولو ۔۔۔ تمہاری گرما گرم آواز واقعی اس سردی میں بڑا سکون
دے رہی ہے ۔۔۔ مجھے تو یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے یکلخت
میرے کان کے ساتھ ہیٹر لگا دیا گیا ہو ۔۔۔ واہ! کیا ہینڈ وائر
ہے ۔۔۔ ماشاء اللہ بولتی جاؤ"۔۔۔ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔
"تم نہ لنچ پر آئے ۔۔۔ اور نہ ہی شو دیکھنے"۔۔۔ جولیا نے اس
کی بکواس پر دھیان دیئے بغیر کہا۔
"وہ دراصل بات یہ ہے مس جولیا نافٹر واٹر! ۔۔۔ کہ میں سویٹس
سے بڑا الرجک سا ہوں ۔۔۔ اور پیر سلیمان کے گاؤں میں دعوت
تھی ۔۔۔ ساگ مکھن اور مکئی کی روٹی کی دعوت ۔۔۔ بس کیا بتاؤں
مزہ آگیا ۔۔۔ اور رہ گیا فیشن شو ۔۔۔ تو اماں بی کہتی ہیں کہ پرائی
عورتوں کو دیکھنے سے گناہ ہوتا ہے اور دوزخ کے فرشتے آگ کے
کوڑے مارتے ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"وہ کوڑے تو ہم تمہیں ماریں گے ۔۔۔ سنو! چیف باس نے ہمارے

سیٹیں کینسل کرا دی ہیں ۔۔۔ اور یہ سیٹیں کسی احمق۔ بدتمیز اور پاگل
نواب وجاہت مرزا کے الاٹ کرائی ہیں ۔۔۔ ابھی میں نے تمہیں
فون کیا تو کال اس سے جا ملی ۔۔۔ اس نے ایسی بکواس کی ہے کہ میرا خون
کھول رہا ہے ۔۔۔ تم فوراً یہاں شیرٹن ہوٹل پہنچو ۔۔۔ پانچ منٹ کے
اندر ۔۔۔ اور ہمیں سیٹیں لے کر دو"۔۔۔ جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
"اوہ! ۔۔۔ اس نواب وجاہت مرزا کی بات کر رہی ہو ۔۔۔ جس
کی بیگم شیرٹن ہوٹل کی مالک ہے ۔۔۔ اوہ! وہ تو پڑھا لکھا آدمی ہے
انتہائی بااخلاق ۔۔۔ میرے خیال میں تم نے اس وقت اسے فون کیا
ہوگا جب اس کی بیگم تیار ہو رہی ہوگی ۔۔۔ یہی ایسا وقت ہوتا ہے
جب نواب وجاہت مرزا بڑی مشکل میں پھنسے ہوتے ہیں"۔۔۔
عمران نے جواب دیا۔
"تم گولی مارو اس نواب اور اس کی بیگم کو ۔۔۔ یہاں آؤ اور سیٹیں لے
کر دو ۔۔۔ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔ جولیا نے جھنجھلائے ہوئے لہجے
میں کہا۔
"لیکن تم نے اپنے اس چوہے سے بات کیوں نہیں کی"۔۔۔ عمران
شاید اسے زچ کرنے پر تلا ہوا تھا۔
"وہ موجود نہیں ہے"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا
"اوہ! ۔۔۔ تو پھر وہ کسی بلی کی تلاش میں گیا ہوگا ۔۔۔ آجکل کے ایشی
چوہے ایسے ہی ہوتے ہیں ۔۔۔ بہرحال میڈم جولیا نافٹر واٹر ۔۔۔ اب
تو سیٹیں ملنا مشکل ہیں ۔۔۔ ایسا ہے کہ کل دیکھ لینا شو ۔۔۔ میں
نواب وجاہت مرزا کی خدمت میں حاضر ہو کر تم لوگوں کی خاطر انہیں عرض

کروں گا کہ وہ فیشن شو میں ایک دن کی توسیع کرا لیں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"احمق آدمی! ـــــ یہ توسیع نہیں ہو سکتی ـــــ تم اخبار نہیں پڑھتے۔ فیشن شو میں شریک ہونے والے ماڈلز شو کے اختتام پر فوراً چارٹرڈ طیارے سے الیبٹر چلی جائیں گی ـــــ وہاں بھی فوراً ہی فیشن شو کا انعقاد ہو رہا ہے ـــــ اور سنو! ـــــ اگر تم نے ہمارے لئے آج سیٹیں ارینج نہ کیں تو یقین رکھو۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی" ـــــ جولیا نے کہا۔

"اوہ! ـــــ اس بات کا تو مجھے یقین ہے کہ میری موت تمہارے ہی ہاتھوں لکھی ہوئی ہے۔ لیکن ـــــ" عمران نے کہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں ـــــ بس تم آجاؤ ـــــ ہم انتظار کر رہے ہیں" جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے تو یقین ہے نہیں کہ وہ آئے" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ تو کیا ـــــ اس کا باپ بھی آئے گا" ـــــ جولیا نے کہا اور فون بوتھ سے باہر آگئی۔

شو میں جانے والے ادھر سے ہی گذر رہے تھے اور وہ سب خاموش کھڑے عمران کا انتظار کر رہے تھے۔ ان کے لئے ایک ایک لمحہ قیامت کا لمحہ بن گیا تھا۔ خاص طور پر جولیا کی حالت دیکھنے والی تھی جیسے جیسے وقت گذرتا جا رہا تھا اس کا پارہ چڑھتا جا رہا تھا۔

اچانک گیٹ پر عمران نظر آیا۔ وہ شلوار قمیض پہنے ہوتے تھا اور شلوار قمیض کی حالت ایسی تھی کہ جیسے ابھی گھڑے سے نکالی گئی ہو۔ اوپر

ایک سوئیٹر اور اس کے اوپر اس نے کوٹ پہن رکھا تھا۔ سر پر اُون کی بنی ہوئی ایک پھندنے والی ٹوپی تھی۔ پیروں میں اس نے ایسے مکیشن پہن رکھے تھے جن پر صدیوں سے پالش ہی نہ کی گئی ہو۔

عمران کے ساتھ سلیمان تھا جس نے انتہائی جدید تراش اور قیمتی گرم کپڑے کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے لبوں میں پائپ دبا ہوا تھا اور ہاتھوں میں پائپ کے تمباکو کا انتہائی قیمتی ڈبہ۔ اور سونے کا بنا ہوا پائپ لائٹر دبا ہوا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ باورچی کی بجائے کوئی لارڈ ہو۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" ـــــ عمران نے قریب آکر باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا۔ وہاں سے گذرنے والے لوگ عمران کا حلیہ دیکھ کر اس طرح ناگواری سے منہ بنا رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی حقیر سا کیڑا ہو۔

"یہ کیا حلیہ بنا کر آئے ہو احمق آدمی" ـــــ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"حلیہ ـــــ کیا ہوا حلیئے کو ـــــ بس ذرا شیو بڑھی ہوئی ہے۔ دراصل وہ بلیڈ ختم ہو گئے تھے" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں گالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"میں لباس کی بات کر رہی ہوں" ـــــ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"لباس! ـــــ اوہ یہ تو انتہائی شریفانہ لباس ہے ـــــ اگر یقین نہ آئے تو بلاشبہ کسی سے پوچھ لو" ـــــ عمران نے کہا۔

"بس ٹوپی کی کسر رہ گئی ہے یتیم خانے کا منیجر بننے میں" ——— تنویر نے فقرہ کستے ہوئے کہا۔

"جہاں تم جیسے یتیم موجود ہوں ——— وہاں بھلا ٹوپی کہاں سلامت رہ سکتی ہے ——— ہاں! وہ سیٹیں مل گئی ہیں کیا" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں چاہئیں سیٹیں ہمیں ——— تم دفع ہو جاؤ ——— اس لباس میں یہاں آ کر تم ہمیں ذلیل کرانا چاہتے ہو" ——— جولیا کا موڈ واقعی بے حد آف ہو گیا تھا۔

"کیا مطلب! ——— مجھے خوامخواہ اس سردی میں یہاں بلایا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب! ——— آپ خود بھی تو خیال کیا کیجئے ——— اس قدر اعلیٰ سوسائٹی کا فنکشن ہے اور آپ یہ میلا کچیلا اور بغیر استری کا لباس پہن کر آ گئے ہیں" ——— صفدر نے عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔

"کمال ہے یار! ——— آخر میں نے کونسا جرم کر لیا ہے ——— شریفانہ لباس ہی پہن لیا ہے نا ——— باقی رہی اعلیٰ سوسائٹی والی بات ——— تو اعلیٰ سوسائٹی تو لباس کی قائل ہی نہیں ——— اگر کہو تو میں ابھی اعلیٰ سوسائٹی میں شامل ہو جاؤں ——— لباس اتار دیتا ہوں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

"چلو صفدر! ——— واپس چلیں ——— بس دیکھ لیا ہم نے شو" ——— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سلیمان! ——— جا کر کاؤنٹر پر پوچھو کہ ہمیں دو سیٹیں مل سکتی ہیں ——— ہم بھی دیکھتے شو ——— ہم تو دیکھتے ہیں ——— بلکہ میرا تو خیال ہے اس بات کے فیشن شو میں میرا لباس اول انعام حاصل کرے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"منہ دھو رکھو ——— سیٹیں تمہارے سلیمان کے لئے ہی رکھی ہوئی ہوں گی ——— یہاں وزیر اعظم کو جواب مل گیا ہے" ——— تنویر نے جلتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ارے وزیر اعظم کو جواب ملنا ہی چاہیئے ——— وہ وزیر اعظم ہو گا تو اس کا ہو گا ——— لیکن عالی جاہ! ——— سلیمان کو اگر انہوں نے سیٹوں سے انکار کر دیا تو پھر یہ شو بھی ہو چکا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

سلیمان اس دوران اکڑتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تھا اور وہ سب سلیمان کو بے عزت ہو کر واپس آتے دیکھنے کے لئے وہیں رک گئے تھے۔

"صاحب! ——— کتنی سیٹیں چاہئیں" ——— سلیمان نے واپس آ کر عمران سے پوچھا۔

"کتنی مل سکتی ہیں" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"سارا ہال ہی خالی ہے ——— آپ کتنی سیٹیں چاہتے ہیں" ——— ؟ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بس بس ڈرامہ مت کرو ——— انہوں نے ذلیل کر کے بھیج دیا ہے تو اب ڈرامہ شروع کر دیا ہے" ——— جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی ہو۔

"مس جولیا پلیز ـــــ آپ اپنی نہیں تو میری عزت کا خیال ک[رو]"
سلیمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک
کی طرف مڑا جو وہاں سے گذر رہا تھا۔

"اے ادھر آؤ" ـــــ سلیمان کا لہجہ بڑا باوقار تھا۔

"یس سر" ـــــ ویٹر نے اس کے لہجے کے ساتھ ساتھ اس کے شا[ندار]
لباس سے مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو! ـــــ کاؤنٹر گرل کو کہو کہ آغا سلیمان پاشا تمہیں یہاں لا[ؤنج]
میں طلب کر رہے ہیں ـــــ فوراً" ـــــ سلیمان نے ایسے لہجے
کہا جیسے کوئی بادشاہ اپنے زرخرید غلام کو بلا رہا ہو۔

"جی بہت بہتر" ـــــ ویٹر نے کہا اور تیزی سے استقبالیہ کاؤ[نٹر]
والے کمرے کی طرف گھوم گیا۔

چند لمحوں بعد ہی کاؤنٹر پر کھڑی لڑکیوں میں سے ایک جس[نے]
انہیں رجسٹر دکھا کر بتایا تھا کہ سیٹیں کینسل ہو چکی ہیں، تیز تیز قدم اٹھ[اتی]
ہوئی آئی اور سلیمان کے سامنے اس طرح مودب ہو کر کھڑی ہو[گئی]
جیسے وہ اس کی زرخرید ہو۔

"یس سر ـــــ حکم سر" ـــــ کاؤنٹر گرل نے انتہائی مودبانہ [لہجے]
میں کہا۔

"ہمیں سیٹیں چاہئیں سپیشل ـــــ شو دیکھنے کے لئے" ـــــ سل[یمان]
نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ آپ حکم دیں سر ـــــ آپ کے لئے پورا ہوٹل خدمت [کے]
لئے حاضر ہے سر ـــــ کتنی سیٹیں سر" ـــــ لڑکی نے اسی ط[رح]

سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔ اور جولیا سمیت سب ممبرز یوں حیرت سے
اس لڑکی کو دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی ہوش و
حواس میں بات کر رہی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے یہی لڑکی انہیں
کہہ چکی تھی کہ سیٹیں تو ایک ہفتہ پہلے ہی بک ہو چکی ہیں اور اب تو ایک
سیٹ بھی ناممکن ہے۔ اور اب وہی لڑکی سلیمان کو کہہ رہی تھی کہ آپ
حکم دیں پورا ہوٹل خدمت کے لئے حاضر ہے۔

"دس سیٹیں چاہئیں ـــــ اور وہ بھی سپیشل" ـــــ سلیمان نے کہا۔

"اوہ یس سر ـــــ کیوں نہیں سر ـــــ ویسے سر آٹھ سیٹیں تو نواب
وجاہت علی بیگ صاحب نے بک کرائی ہوتی ہیں ـــــ وہ اور ان کی
بیگم شو دیکھنے آ رہی ہیں ـــــ میں انہیں آپ کی آمد کی اطلاع دے
دیتی ہوں ـــــ اس کے بعد ان کے لئے کوئی متبادل انتظام ہو جائے
گا ـــــ نہیں تو وہ کھڑے ہو کر دیکھ لیں گے ـــــ آپ کو تو بہرحال
انکار نہیں کیا جا سکتا ـــــ باقی دو سپیشل سیٹیں میں لگا دیتی ہوں"۔
لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ بیگم وجاہت وہی تو نہیں ـــــ جو اس ہوٹل کی مالک ہیں"۔
سلیمان نے اس طرح حقارت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ اس قدر شاندار
ہوٹل کی بجائے کسی کباڑ خانے کی مالک ہو۔

"یس سر ـــــ یس سر ـــــ وہی سر" ـــــ لڑکی نے جلدی سے
جواب دیا۔

"اوہ! ـــــ اسے ہماری طرف سے کہہ دو کہ ہم اس کی یہاں موجودگی
پسند نہیں کرتے ـــــ ہمیں اس بوڑھی گھوڑی سے الرجی ہے۔ اس

لئے وہ فنکشن دیکھنے نہیں آسکتی" ـــــ سلیمان نے کہا۔

"جی بہت بہتر سر ـــــ ٹھیک ہے سر ـــــ ایسا ہی ہوگا سر ـــــ آپ کا حکم کون ٹال سکتا ہے سر" ـــــ لڑکی نے جواب دیا۔

"او کے ـــــ جاؤ اور گیٹ پر کہلوا دو ـــــ ٹکٹیں وغیرہ بھجوانے کی ضرورت نہیں ـــــ ہمیں ٹکٹیں لینا اور پھر سنبھالنا سخت ناگوار گذرتا ہے" سلیمان نے بڑے مغرورانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ ٹھیک ہے سر ـــــ جو حکم سر" ـــــ لڑکی نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اور سنو ! ـــــ اس شو میں کتنے ماڈلز شو ہو رہے ہیں" ـــــ ؟ سلیمان نے پوچھا۔

"سر ـــــ ایک سو ماڈلز ہیں سر ـــــ بہت بڑا بین الاقوامی شو ہے سر" ـــــ لڑکی نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ بس ـــــ ان کا البم پہلے ہمیں پیش کرو ـــــ اور پھر جس لباس اور لڑکی کو ہم اپروو کریں گے ـــــ وہی شو میں پیش ہوگی ـــــ ایسا نہ ہو کہ کوئی لباس ـــــ یا کوئی لڑکی ہمارے مزاج کے خلاف شو میں آجائے اور ہماری طبیعت مکدر ہو جائے" ـــــ سلیمان نے کہا۔

"اوہ یس سر ـــــ ٹھیک ہے سر ـــــ میں ان کی انچارج لیڈی زویا کو کہہ دیتی ہوں سر ـــــ وہ شو سے پہلے آپ سے البم اپروو کرالے گی سر" ـــــ لڑکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ" ـــــ سلیمان نے کہا اور پائپ جلانے میں مصروف ہوگیا۔ لڑکی سلام کر کے تیزی سے واپس چلی گئی۔ عمران تو اس گفتگو کے

دوران بڑے اطمینان سے کھڑا آنے جانے والی لڑکیوں کو گھورنے میں مصروف رہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا ان باتوں سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ لیکن جولیا سمیت باقی سب ممبرز کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اچانک کسی پاگل خانے میں پہنچ گئے ہوں۔ سلیمان کا انداز گفتگو ـــــ اس لڑکی کا انداز جواب ـــــ اور پھر باتیں ـــــ کوئی بات ان کی سمجھ میں ہی نہ آرہی تھی۔

"یہ کیا چکر ہے ـــــ مجھے بتاؤ کیا چکر ہے" ـــــ یکلخت جولیا پھٹ پڑی۔

"مس جولیا نافٹز واٹر ! ـــــ یہ دنیا ہی چکر ہے ـــــ ایک سرے سے گھومنا شروع کرو تو پھر اسی سرے پر واپس پہنچ جاؤ گی" ـــــ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سلیمان میری سمجھ میں نہیں آرہا ـــــ یا اللہ ! ـــــ میں پاگل ہو جاؤں گی" ـــــ جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

"خود ہی تو حکم دیا تھا کہ سیٹیں چاہئیں ـــــ اور مجھے معلوم تھا کہ اس وقت سیٹیں ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـــــ چنانچہ میں نے آغا سلیمان پاشا کی منت سماجت کی ـــــ اور ان کی مہربانی کہ انہوں نے ہماری خاطر اس ہوٹل میں قدم رنجہ فرما دیا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن" ـــــ اس بار صفدر نے کہا۔

"اوہ ! ـــــ تم سلیمان کی حیثیت جاننا چاہتی ہو ـــــ ارے تمہیں معلوم نہیں کہ سلیمان آل پاکیشیا باورچی ایسوسی ایشن کا صدر ہے ـــ اگر

اسے سیٹیں نہ ملیں گی تو پورے ملک کے ہوٹلوں کے باورچی خانے ایک
لمحے میں بند ہو جائیں گے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں مان سکتی ___ میں کبھی تسلیم نہیں کر سکتی ___ با
ایسوسی ایشن کا صدر تو کیا ___ ساری باورچی ایسوسی ایشن بھی اس ط
تحکمانہ انداز میں ___" جولیا واقعی پاگل پن کی حد تک پہنچ چکی تھی

"ارے مس جولیا نافٹز واٹر! ___ یہ عوامی نمائندوں کا ہی دور
اور مڈل تو چلتا ہی باورچیوں کے سر پر ہے ___ ورنہ خالی عمار
کو ڈگ جائیں گے" ___ عمران نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اب یہیں کھڑا رہنا ہے ___ یا اندر بھی چلنا ہے ___ شو کا وق
ہو گیا ہے" ___ سلیمان نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری مرضی ___ یہاں کھڑے رہیں یا چلے جائیں ___ تم
مطلب" ___ یکلخت عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"لیکن صاحب! ___ شو کا وقت" ___ سلیمان نے یکلخت گھ
ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو! ___ میرا سوٹ پہن لینے کا یہ مطلب نہیں کہ اب تم مجھ پر
حکم چلانے لگو ___ میں کسی باورچی کے ساتھ بیٹھ کر کوئی شو نہیں دیکھ
اس لئے تم واپس جاؤ اور ہمارے لئے چائے کا پانی چولہے پر رکھ
ہم شو دیکھ کر سب چائے پئیں گے" ___ عمران کا لہجہ یکلخت تلخ

"مم ___ مم ___ مگر صاحب! ___ میں بھی تو شو دیکھوں گا" ___ سل
کا چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا۔ اس کے پھیلے ہوئے کندھے سکڑ گ
تھے اور غرور سے ابھرا ہوا سینہ یکلخت پچک کر رہ گیا تھا۔

"سنو! ___ میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں" ___ عمران
نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے صاحب" ___ سلیمان نے بڑی بیچارگی سے کہا
ر واپس مڑنے لگا۔

"اب آ ہی گیا ہے تو شو بھی دیکھ لے ___ کیا حرج ہے" ___
لیا کو سلیمان کے چہرے سے ٹپکنے والی بیچارگی پر نجانے کیوں رحم آ گیا۔

"چلو دیکھ لو ___ اب مس جولیا نے تمہاری سفارش کی ہے۔ اور
یں تو معلوم ہے کہ میں مس جولیا کی کتنی عزت کرتا ہوں" ___ عمران
نے کہا اور جولیا کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی لہرائی اور اس کے گال
رخ ہو گئے۔

"بہت بہت شکریہ میڈم! ___ وعدہ رہا کہ واپسی پر آپ کو شاندار
ے پلواؤں گا" ___ سلیمان نے بڑے عاجزانہ انداز میں جولیا کا
کریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"بھئی کمال ہے ___ تم دونوں اتنے بڑے اداکار ہو کہ شاید آئندہ
س صدیاں بھی ایسے اداکار پیدا نہ کر سکیں" ___ صفدر نے بے اختیار
نستے ہوئے کہا۔

"یار! ___ کیوں جولیا کی جنس بدل رہے ہو ___ نمونے کے لئے
ایک تو حیف نے رکھی ہوتی ہے ___ اداکار کی مونث اداکارہ ہوتی
ہے" ___ عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔ اور اس بار جولیا بھی سب
کی ہنسی میں شامل ہونے پر مجبور ہو گئی۔

"آؤ اب چلیں ___ چلو بھئی آغا سلیمان پاشا" ___ عمران نے کہا

اور سلیمان پر عمران کے فقرے کا اثر بجلی جیسا ہوا۔ اس کا لٹکا ہوا چہرہ یکلخت تن گیا۔ کندھے پھیل گئے اور سینہ اُبھر آیا اور وہ یوں اکڑ اکڑ کر چلنے لگا جیسے کوئی عظیم سپہ سالار اپنی فتح کی ہوئی مملکت میں پہلی بار داخل ہو رہا ہو۔ اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے اس طرح چل رہے تھے کہ جیسے اس کے دربان ہوں۔

اور پھر مین راہداری میں پہنچتے ہی ویٹرز اور باوردی دربان جھک جھک کر سلیمان کو سلام کرنے لگے کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا تھا۔

ہال میں داخل ہونے کے بعد انہیں ایک سپروائزر سب سے آگے والی قطار میں لے گیا اور پھر وہاں موجود افراد بھی سلیمان کو دیکھ کر جھک جھک کر سلام کرنے میں مصروف ہو گئے۔ سلیمان بڑا اکڑتا ہوا ایک کونے کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جبکہ اس کے ساتھ عمران اور پھر باقی ساتھ بیٹھ گئے۔

چند لمحوں بعد مشروبات کی ٹرے لائی گئیں اور سلیمان کو تو انتہائی مودبانہ انداز میں مشروب پیش کیا گیا جبکہ عمران اور باقی لوگوں کو اس طرح جیسے انہیں بھگتایا جا رہا ہو۔

اسی لمحے ایک غیر ملکی عورت قریب کے دروازے سے نکلی اور بوکھلائے ہوئے انداز میں سیدھی سلیمان کی طرف بڑھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا البم تھا اور چہرے پر گہری پریشانی کے آثار تھے۔

"جی۔۔۔ جی آپ آغا سلیمان پاشا ہیں" ۔۔۔۔ اس غیر ملکی عورت نے بڑے پریشان سے لہجے میں سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے"۔۔۔۔؟ سلیمان نے بڑے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔۔۔ آپ نے حکم دیا ہے کہ ماڈلز کا البم آپ سے اپروو کرایا جائے۔ وہ البم میں لے آئی ہوں۔۔۔۔ شو شروع ہونے میں چند منٹ رہ گئے ہیں۔۔۔۔ سر یہ دیکھ لیجئے" ۔۔۔۔ عورت نے البم بڑے مودبانہ انداز میں سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری!۔۔۔ اسے دیکھو۔۔۔ تمہیں ہماری پسند کا علم تو ہے"۔ سلیمان نے بڑے تحکمانہ انداز میں البم لے کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو اس طرح سیٹ پر سکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے نامحرموں میں کوئی شرمیلی دوشیزہ بیٹھی ہو۔

"م۔۔۔ م۔۔۔ میں دیکھوں۔۔۔ یہ تو نامحرم عورتیں ہوں گی اور اماں بی"۔ عمران نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری"۔۔۔۔ سلیمان کی آواز میں آسمانی بجلی جیسا کڑکا تھا۔

"ج۔۔۔ ج۔۔۔ جی اچھا۔۔۔ دیکھتا ہوں سر"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جلدی سے البم لے کر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ ہر صفحے پر ایک لڑکی کا کلرڈ فوٹو تھا۔ اور وہ برے برے منہ بناتا ہوا مسلسل صفحے پلٹتا گیا۔ لیکن پھر اس کے چہرے پر یکلخت ایک انوکھی سی چمک ابھر آئی اور صفحے پلٹنے کی رفتار قدرے کم ہو گئی۔

"یہ جیولری بھی نمائش کا حصہ ہے میڈم" ۔۔۔۔ عمران نے اس غیر ملکی عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیولری!۔۔۔ کونسی جیولری سر" ۔۔۔۔ عورت نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہ جو ان لڑکیوں نے پہن رکھی ہے۔۔۔۔ بالکل ایک ہی نمونے کی

ہے ـــــ ذرا بھی فرق نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس سر ـــــ دراصل یہ ہر لباس کے ساتھ خوبصورت لگتی ہے" ـــــ عورت نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ سب کو پیش کرو ـــــ یہ تو سب اچھے لباس ہیں" عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور البم بند کر کے واپس اس عورت کو دے دی۔ عورت شکریہ ادا کر کے چلی گئی۔

"تم شو دیکھو ـــــ میں آرہا ہوں" ـــــ اچانک عمران نے سیٹ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کہاں جا رہے ہو عمران ـــــ شو شروع ہونے والا ہے" ـــــ جولیا نے جو اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جھلا کر کہا۔ کیونکہ سامنے سٹیج پر تنا ہوا خوبصورت پردہ اب سمٹنے لگا تھا۔

"وہ ـــ وہ ـــ ہپ ـــ ہپ ـــــ" عمران نے سکول کے بچوں کی طرح مٹھی بند کر کے ایک انگلی کھڑی کرتے ہوئے پریشان سے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

عمران تیزی سے اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ غیر ملکی عورت البم لے کر نکلی تھی۔ اسی لمحے شو کے شروع ہونے کا اعلان ہوا اور ہال کی تمام بتیاں بجھ گئیں۔ اب صرف سٹیج پر رنگ برنگی تیز روشنیاں جگمگا رہی تھیں اور پھر ایک خوبصورت ماڈل گرل سٹیج پر آئی اور اپنے لباس کے مختلف پوز اس نے دکھلانے شروع کر دیئے اب جولیا عمران کو بھول بھال کر شو دیکھنے میں ایسی متوجہ ہوئی کہ دو گھنٹوں بعد جب شو ختم ہوا اور ہال کی بتیاں جلیں تو اس لمحے اسے عمران کا خیال آیا

اس نے چونک کر دیکھا تو عمران کی کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ شائد دوبارہ آیا ہی نہ تھا۔ وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ ہال سے باہر جائیں کہ ایک نوجوان لڑکی تیز تیز قدم اٹھاتی ہال میں داخل ہوئی اور جولیا کی طرف آنے لگی۔

"آپ مس جولیانا ہیں" ـــــ لڑکی نے ہانپتے ہوئے جولیا سے کہا۔

"ہاں ـــ کیوں" ـــــ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں چونک کر کہا۔ باقی ساتھی بھی جو کھڑے ہو گئے تھے چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"آپ کا فون ہے ـــــ ادھر کمرے میں تشریف لایئے" ـــــ لڑکی نے کہا اور جولیا نے ایک لمحہ مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر اس لڑکی کے پیچھے چلتی ہوئی قریبی دروازے سے داخل ہو کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئی۔ وہاں ایک میز پر ٹیلیفون رکھا تھا اور اس کا رسیور علیحدہ میز پر پڑا تھا۔

"آپ فون سنیں" ـــــ لڑکی نے کہا اور تیزی سے دوسرے دروازے سے باہر نکل گئی۔

"یس جولیا سپیکنگ" ـــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ یہاں کس نے اسے فون کیا ہے۔

"ایکسٹو" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو کی سرد اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا کے جسم میں جیسے خوف کی سرد لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

"ج ـــ جج ـــ یس سر" ـــــ جولیا بری طرح بوکھلا گئی۔

"جب میں نے تمہاری سیٹیں کینسل کرا دی تھیں تو پھر تم شو میں کیوں گئیں" ـــــ ایکسٹو کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

"س ـــ سر ـــ وہ سارے ساتھی ـــ وہ سر ـــــ" جولیا کی حقیقت میں خوف سے گھگھی سی بندھ گئی اور وہ کوئی جواب نہ

دے سکی۔

"سنو! — تمہاری جواب طلبی ہو گی لیکن بعد میں — فی الحال تم سا
ساتھیوں کو لے کر فوراً ایئر پورٹ پہنچو — وہاں تم سب نے اس بات
نگرانی کرنی ہے کہ شو کی ماڈلز گرلز سے یہاں کا کوئی مقامی آدمی ملتا ہے
نہیں — اگر کوئی ملے تو پھر تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے"
دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے سا
ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا نے مردہ ہاتھوں سے رسیور واپس رکھا اور
ہال والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہو
تھا۔ ایکسٹو کی جواب طلبی کے خوف سے اس کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔ اور جس
بری طرح کانپ رہا تھا اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ واقعی اس سے حماقت
ہوئی ہے اُسے شو دیکھنے کی بجائے واپس چلے جانا چاہیئے تھا۔

"یس — کم ان" — دستک کی آواز سنتے ہی آرام کرسی پر بیٹھی
ہوئی مادام لوسیا نے چونک کر کہا۔
دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جم اندر داخل ہوا۔
"کیا رہا جم" —؟ مادام لوسیا نے چونک کر پوچھا۔
"او۔ کے مادام" — جم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"بیٹھ کر تفصیل بتاؤ — یہ بہت اہم ہے" — مادام لوسیا نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یس مادام! — میں کمرہ نمبر بیس میں تھا کہ مخصوص کوڈ بتا کر دو آدمی
بڑے بڑے دو بیگ مجھے دے گئے۔ پھر میں — ہدایت کے مطابق یہ
دونوں بیگ لے کر ساتھ والے کمرے میں گیا — وہاں میں نے ان
دونوں بیگوں کو ہدایت کے مطابق ایک بڑے بیگ میں رکھ دیا جو پہلے سے
وہاں موجود تھا۔ اور استقبالیہ پر فون کر کے پورٹر جیکسن کو طلب کیا — پورٹر

نے وہ بڑا بیگ اٹھایا اور لے کر باہر چلا گیا ——— میں بعد میں باہر آ
میں پہنچا تو وہ بیگ بند کار کی پچھلی سیٹ پر موجود تھا ——— میں کا
کر سیدھا رائلسن کلب گیا ——— وہاں سُرخ ٹائی والے نے مخصوص کو
اور بیگ لے کر کلب کے اندر چلا گیا اور میں وہاں سے واپس آگیا" ———
جم نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"کوئی تعاقب ——— یا نگرانی" ——— ؟ مادام نے پوچھا۔

"نہیں مادام! ——— میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق اچھی طرح
کیا تھا" ——— جم نے جواب دیا۔

"اوکے" ——— مادام نے کہا اور خاموش ہو گئی۔ اس کے چہرے
گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔

"مادام! ——— شو کا وقت ہو گیا ہے" ——— چند لمحوں بعد جم نے

"اوہ ہاں! ——— تم جاؤ۔ میں ایک ضروری فون کے انتظار میں ہو
اس کے بعد آ جاؤں گی" ——— مادام نے چونک کر جواب دیا۔

"تو میں بھی انتظار کر لیتا ہوں" ——— جم نے سر ہلاتے ہوئے جواب

"نہیں ——— تم جاؤ ——— میں پہنچ جاؤں گی" ——— مادام لوسیا
قدرے سخت لہجے میں کہا اور جم سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر دروازے کی ط
بڑھ گیا۔

مادام لوسیا خاموش بیٹھی رہی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد سامنے میز
رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام لوسیا نے جھپٹ کر رسیو
اٹھا لیا۔

"یس لوسیا سپیکنگ" ——— لوسیا نے نرم لہجے میں کہا۔

"مادام! ——— میں چیکو بول رہا ہوں ——— مال پہنچ گیا ہے اور میں
نے اسے آبدوز میں بحفاظت پہنچا دیا ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی پرابلم ——— کوئی پریشانی" ——— مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نو مادام! ——— سب اوکے ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا

اور مادام نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے
گہرے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیسے کوئی بہت کٹھن ٹنشن اطمینان بخش
طریقے سے مکمل ہو گیا ہو۔

لوسیا رسیور رکھ کر اٹھی اور لہرانے کے سے انداز میں چلتی ہوئی باتھ رُوم کی
طرف بڑھ گئی۔ باتھ رُوم سے جب وہ باہر نکلی تو اس کے جسم پر انتہائی خوبصورت
اور شاندار لباس تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف
بڑھی اور پھر کمرے سے نکل کر وہ راہداری میں چلتی ہوئی ایک بڑے
سے برآمدے میں پہنچ گئی۔ جس کے باہر وسیع و عریض پورچ میں سُرخ
رنگ کی خوبصورت کار کھڑی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک باوردی
ڈرائیور موجود تھا۔

ڈرائیور نے مادام لوسیا کو دیکھتے ہی جلدی سے کار کا عقبی دروازہ کھول
دیا اور مادام لوسیا بڑے مطمئن انداز میں پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ڈرائیور
نے بڑے مؤدبانہ انداز میں دروازہ بند کیا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر
بیٹھ گیا۔ اور پھر کار آگے بند پھاٹک کی طرف بڑھنے لگی۔ ڈرائیور نے پھاٹک
کے قریب پہنچ کر ڈلیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو پھاٹک
خودکار انداز میں کھلتا گیا۔ اور ڈرائیور کار باہر سڑک پر لے آیا۔

"شیرٹن ہوٹل" ——— مادام لوسیا نے پھاٹک سے نکلتے ہوئے کہا اور ڈرائیور

نے سر ہلا دیا۔
مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد کار تھوڑی دیر ہی میں شیرٹن ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور پارکنگ کی طرف مڑ گئی ڈرائیور نے کار روکی اور پھر ڈیش بورڈ سے ایک لفافہ باہر نکالا۔ اس لفافے شیرٹن ہوٹل کا مونوگرام موجود تھا۔ لفافہ لے کر ڈرائیور نیچے اترا اور پھر اس نے مادام کی سیٹ کا دروازہ کھولا اور مادام لوسیا باہر آگئی۔ ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور پھر مؤدبانہ انداز میں مادام لوسیا کے پیچھے چلتا ہوا لاؤنج سے گذر کر اس راہداری میں آگیا۔ جہاں ہال کا مین گیٹ تھا۔ یہاں اس نے آگے بڑھ کر لفافہ وہاں کھڑے سپروائزر کی طرف بڑھایا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ مادام لوسیا وہاں کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔
سپروائزر نے لفافے میں موجود ٹکٹ دیکھی اور پھر اس کا ایک کوپن پھاڑ کر اس نے دربان کو گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا اور کوپن مادام کی طرف بڑھا کر مؤدبانہ انداز میں اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔
مادام نے کوپن لے کر اپنے خوبصورت پرس میں رکھا اور بڑے باوقار انداز میں ہال میں داخل ہو گئی۔ گیٹ کی دوسری طرف ایک اور سپروائزر کھڑا تھا
"آپ کا سیٹ نمبر مادام" ۔۔۔ سپروائزر نے سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔
"تھرٹی ون" ۔۔۔ مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یس مادام! ۔۔۔ ادھر تشریف لائیے" ۔۔۔ سپروائزر نے کہا اور وہ اسے لے کر ہال کی سائیڈ گیلری سے گذرتا ہوا سب سے آگے لے آیا اور پھر اس نے دوسری رو کی کونے والی خالی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ اور مادام مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی۔

"آپ آگئیں ۔۔۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ شاید" ۔۔۔ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جم نے مسکرا کر کہا۔
"ظاہر ہے جب سیٹ بک تھی تو آنا ہی تھا" ۔۔۔ مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے وہ چونک پڑی۔ کیونکہ ایک سپروائزر ایک غیر ملکی لڑکی اور چند مردوں کو لے کر سامنے والی بالکل پہلی رو کے سامنے آیا اور اس نے انہیں اس قدر مؤدبانہ انداز میں سیٹوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا کہ مادام لوسیا حیرت سے ان لوگوں کو دیکھنے لگی۔ اسے سب سے زیادہ حیرت ایک نوجوان کو دیکھ کر ہوئی تھی جو میلا اور گندا سا مقامی لباس پہنے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر حماقتیں جلوہ گر تھیں۔
آنے والے سب سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔ مادام لوسیا کی نظریں پہلی رو کی دوسری سیٹ پر بیٹھے ہوئے اس مقامی لباس والے پر جمی ہوئی تھیں۔ جو بڑا سکڑا سا بیٹھا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ یہ شخص کون ہو سکتا ہے اور اسے اس سادہ لباس میں ہوٹل والوں نے اندر کیسے آنے دیا۔ حالانکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ یہاں سب لوگ شاندار لباسوں میں ملبوس تھے اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کے جسم پر بہترین تراش کا سوٹ تھا۔ اس مقامی لباس والے کی دوسری طرف ایک غیر ملکی لڑکی بیٹھی تھی اور پھر دوسرے مقامی افراد۔ لیکن یہ سب شاندار لباسوں میں تھے۔ پھر ان کو مشروبات پیش ہونے لگے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک غیر ملکی عورت کو ایک البم اٹھائے ان کی طرف آتے دیکھا۔ تو وہ چونک پڑی۔ یہ مادام زویا تھی جو کہ اس فیشن شو کی انچارج تھی۔
مادام لوسیا حیرت سے مادام زویا کو دیکھنے لگی۔ مادام زویا کے چہرے پر

گہری پریشانی کے آثار تھے۔ وہ سیدھی اس مقامی لباس والے کے ساتھ بہترین تراش کے سوٹ میں ملبوس پائپ پیتے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر بولی۔

"آپ آغا سلیمان پاشا ہیں" ـــــ مادام زویا نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے" ـــــ اس آدمی نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ پھر مادام لوسیا کی آنکھیں اس وقت حیرت سے پھیلنے لگیں جب مادام زویا نے بڑے احترام بھرے انداز میں البم اس کی طرف بڑھایا کہ وہ اسے چیک کر لے۔ اور پھر اس آغا سلیمان پاشا نے بڑی بے نیازی سے البم اس مقامی آدمی کی طرف بڑھا دیا۔ وہ اسے سیکرٹری کہہ رہا تھا۔ اس مقامی لباس والے نے مقامی زبان میں کوئی بات کی۔ اس کا لہجہ بے حد گھبرایا ہوا تھا۔ لیکن پھر وہ البم کھول کر دیکھنے لگا۔

مادام لوسیا ذرا سی آگے کو ہو گئی۔ اور اس نے دیکھا کہ البم میں شو پیش ہونے والی ماڈل گرلز کے رنگین فوٹو تھے۔ وہ سیکرٹری اتنی تیزی سے صفحے بدلتا جا رہا تھا کہ جیسے بس رسم سی پوری کر رہا ہو۔ اور پھر اچانک اس کے صفحے پلٹنے کی رفتار کم ہو گئی۔

"یہ جیولری بھی اس نمائش کا حصہ ہے میڈم" ـــــ اس سیکرٹری نے اس بار انگریزی میں کہا۔ وہ بڑے غور سے ہر ماڈل کے گلے میں پہنے ہوئے لاکٹ اور اس کی انگلی میں موجود انگوٹھی کو دیکھ رہا تھا۔ مادام لوسیا کا دماغ گھوم گیا۔ مادام زویا نے کچھ کہا۔ لیکن مادام لوسیا نہ سن سکی کہ اس نے کیا جواب دیا ہے۔ اور پھر اس سیکرٹری نے البم بند کر کے مادام زویا

کو دی اور وہ شکریہ ادا کرتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"کیا بات ہے مادام" ـــــ جم نے مادام لوسیا کو حیران اور قدرے ہراساں دیکھتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو" ـــــ مادام نے سخت لہجے میں کہا اور جم خاموش ہو گیا۔

اسی لمحے وہ سیکرٹری سیٹ سے اٹھا تو ساتھ بیٹھی ہوئی غیر ملکی لڑکی نے چونک کر اس سے کچھ کہا۔ بات مقامی زبان میں کی گئی تھی لیکن اس میں ایک نام عمران استعمال ہوا۔ اور پھر وہ آدمی تیزی سے چلتا ہوا اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر مادام زویا گئی تھی۔

اسی لمحے ہال کی بتیاں بجھ گئیں اور سٹیج پر تیز روشنیاں بکھر گئیں۔ مادام لوسیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر اس سے پہلے کہ جم کچھ پوچھتا وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں گئی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہ ہال کے پچھلے مین گیٹ کی طرف بڑھتی گئی۔ اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہوا تھا۔

ہال سے نکل کر مادام لوسیا استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"یس میڈم" ـــــ کاؤنٹر گرل نے حیران ہو کر پوچھا۔ کیونکہ اس نے مادام لوسیا کو ہال سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ اس وقت وہ بالکل خالی کھڑی تھی استقبالیہ راہداری بھی خالی تھی۔

"ایک فون کرنا ہے" ـــــ مادام نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس میڈم" ـــــ لڑکی نے کاؤنٹر پر رکھا ہوا فون اس کی طرف کھسکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مادام لوسیا نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کاؤنٹر گرل خاموش کھڑی

اُسے فون کرتے دیکھ رہی تھی۔

"یس — چیکو سپیکنگ" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں" —— لوسیا نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" —— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"فوراً اپنے ساتھیوں سمیت شیرٹن ہوٹل آجاؤ — فوراً" —— لوسیا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑی اور بجائے ہال میں جانے کے وہ باہر کی طرف چل پڑی۔

باہر برآمدے میں آکر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ ایک سائیڈ سے باوردی ڈرائیور نکل کر اس کے قریب آیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

"کار میں چلو" —— مادام لوسیا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کار کی طرف بڑھ گئی۔

پارکنگ سنسان تھی۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر خود ہی کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گئی۔ ڈرائیور نے اپنی سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

"سنو جونی! — ابھی چیکو یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا۔ تم نے اُسے ہدایات دینی ہیں کہ اس نے چند افراد کا تعاقب کرنا ہے۔ میں ان کے حلیے اور لباس کی تفصیلات تمہیں بتا دیتی ہوں۔ اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔ یہ اُسے بتا دینا" —— مادام نے کہا۔

"یس مادام" —— جونی نے مڑ کر مودبانہ لہجے میں کہا اور مادام نے جلدی جلدی اُسے اس غیر ملکی لڑکی۔ مقامی لباس والے آدمی — اور باقی

سب کے حلیے اور لباس بتانے شروع کر دیئے۔

"اوہ — اوہ — وہ آرہا ہے" —— اچانک مادام نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ سامنے وہی مقامی لباس والا آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف آتا دکھائی دے رہا تھا۔

مادام جلدی سے نیچے جھک گئی تاکہ باہر سے اُسے دیکھا نہ جا سکے وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا قریب سے ہو کر آگے بڑھ گیا۔ اور پھر وہ ایک سپورٹس کار میں بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے پارکنگ سے نکل کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

"تم یہیں رکو جونی! — میں اس کار کا تعاقب کرتی ہوں" —— مادام لوسیا نے جلدی سے کار سے نکلتے ہوئے کہا اور ڈرائیور جونی جلدی سے باہر آگیا۔

"چیکو کو کہنا کہ اس کے باقی ساتھیوں کا احتیاط سے تعاقب کرے۔ میں اس سے رپورٹ لے لوں گی" —— مادام نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار آگے بڑھا دی۔

سپورٹس کار سے اس نے کافی فاصلہ رکھا تھا تاکہ سپورٹس کار والے کو تعاقب کا احساس نہ ہو سکے۔ اور پھر سپورٹس کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک قلعہ نما عمارت کے گیٹ پر رک گئی۔ مادام لوسیا نے کافی فاصلے پر کار روک دی۔ چند لمحوں بعد اس قلعہ نما عمارت کا پھاٹک خود بخود کھلا اور سپورٹس کار اندر چلی گئی۔ اور پھاٹک بند ہو گیا۔

مادام لوسیا نے کار آگے بڑھائی اور پھر وہ اُسے آہستہ آہستہ چلاتی ہوئی اس پھاٹک کے سامنے سے گزری۔ وہ بڑے غور سے اس عمارت اور

پھاٹک کا جائزہ لے رہی تھی۔ اور اس کے بعد اس نے کار کی رفتار تیز کی اور واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھ گئی۔ ڈلیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے بٹن کے ذریعے سے اس نے پھاٹک کھولا اور کار اندر پورچ میں پہنچ گئی۔

پورچ میں کار روک کر وہ اتری اور پھر تقریباً دوڑتی ہوئی راہداری سے گذر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں آئی۔ اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر کمرے کی سائیڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی اس نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں رکھا ہوا ایک ٹرانسمیٹر سا اٹھا کر مڑی اور اسے کمرے کے درمیان رکھی ہوئی میز پر رکھ کر ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس نے ٹرانسمیٹر کے عقب میں لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن پریس کیا اور پھر ٹرانسمیٹر کے سامنے کے رخ لگی ہوئی دو نابوں کو مختلف سمتوں میں گھمانا شروع کر دیا۔ جب ٹرانسمیٹر کے ڈائل پر موجود دو مختلف رنگوں کی سوئیاں ایک دوسرے کو کراس کر کے ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں مخصوص ہندسوں پر پہنچیں تو مادام لوسیا نے نابوں سے ہاتھ ہٹا کر نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد ہی موسیقی اچانک رک گئی اور ایک بھاری آواز برآمد ہوئی۔

"آپ ریڈیو ٹرپائی سے موسیقی سن رہے تھے"۔ اور جیسے ہی یہ فقرہ مکمل ہوا۔ مادام لوسیا نے جلدی سے ایک اور بٹن پریس کر دیا اور دوبارہ موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ پھر اچانک موسیقی کی جگہ ایسی ٹوں ٹوں کی

آوازیں نکلنے لگیں جیسے ٹرانسمیٹر سے نکلتی ہیں۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ لوسیا کالنگ چیف باس۔ اوور"۔۔۔ مادام لوسیا نے فوراً پہلے والا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس۔۔۔ چیف باس اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔ ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"چیف باس!۔۔۔ میں نے مال چیکو کے ذریعے آبدوز تک پہنچا دیا ہے۔ اوور"۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

"پھر کال کی وجہ۔ اوور"۔۔۔ چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا اور جواب میں لوسیا نے فیشن شو میں جانے سے لے کر اس مقامی آدمی کے اس قلعے نما عمارت میں جانے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"تم چونکی کس بات پر تھی۔ اوور"۔۔۔ چیف باس نے پوچھا۔

"باس!۔۔۔ وہ آدمی جیولری کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کا لباس بھی عجیب و غریب تھا۔۔۔ ویسے وہ شکل و صورت سے بالکل احمق سا لگ رہا تھا۔ اوور"۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

"میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔۔۔ اس آدمی کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ۔ اوور"۔۔۔ چیف باس نے کہا اور مادام لوسیا نے حلیہ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔۔۔ اب تم ایسا کرو کہ فوراً جم کا خاتمہ کر دو۔۔۔ یہ گروپ یقیناً ڈیگورا کا ہائر گروپ ہو گا۔۔۔ اور پھر اس گروپ کی نگرانی کر کے اصل مشن پر کام شروع کر دو۔۔۔ جم کی وجہ سے ہمارا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے"۔۔۔ چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس! ___ سوائے اس غیر ملکی لڑکی کے باقی سارے لوگ تو مقامی ہیں ___ اور ڈیگورا کا مقامی افراد سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اوور" ___ لوسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو لوسیا! ___ تم ڈیگورا کو پوری طرح نہیں جانتی ___ وہ ہمیشہ مقامی افراد کو سامنے لاتا ہے اور اصل آدمی پیچھے رکھتا ہے جو آخری لمحات میں آگے آتے ہیں ___ مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں کی نگرانی سے ڈیگورا کے اصل آدمیوں کا بھی پتہ چل جائے گا ___ اور دوسری بات یہ کہ اب ڈیگورا اس جیولری کے پیچھے بھاگتا رہے گا ___ اور یہ کہ ہمارا اصل مشن اس کی نگاہوں سے اوجھل رہے گا ___ تم نے واقعی اچھی پلاننگ کی ہے ___ اس مقامی آدمی کا جیولری میں دلچسپی لینا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ڈیگورا اسے ہی ہمارا اصل مشن سمجھ رہا ہے ___ اوور" ___ چیف باس نے کہا۔

"لیکن باس! ___ اگر جم نے اسے ٹپ دی ہوتی تو وہ چیکو کے پیچھے بھاگتا ___ اُسے فیشن جیولری پر شک کرنے کی کیا ضرورت تھی ___ اوور" ___ لوسیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"دراصل ڈیگورا سمجھتا ہے کہ ہم اصل مشن چھپانے کے لئے اُسے چکر دے رہے ہیں۔ اصل مشن وہی ہے ___ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب ڈیگورا کے آدمی لازماً ان ماڈلز کے پیچھے دوڑیں گے۔ اوور" ___ چیف باس نے کہا۔

"اوہ ___ واقعی ایسا ہی ہوا ہو گا ___ باس! ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ ہم جم کو زندہ رکھ کر انہیں پوری طرح چکر دیں ___ اور جب وہ لوگ

بالکل پھنس جائیں اس چکر میں ___ تو پھر ان کا خاتمہ کر کے اصل مشن شروع کیا جائے۔ اوور" ___ لوسیا نے کہا۔

"سنو لوسیا! ___ میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو ___ تم جس قدر جلد ممکن ہو جم کا خاتمہ کر دو ___ اب اس کا مزید زندہ رہنا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو گا۔ اوور" ___ اس بار چیف باس کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

"یس باس! ___ اوور" ___ لوسیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کئے اور پھر اُسے اٹھا کر واپس الماری میں رکھ کر الماری بند کر کے اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور اس کمرے سے نکل کر وہ ایک اور کمرے میں آ گئی۔

یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہ ابھی اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ اُسے کال بیل کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی سامنے دیوار پر لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر جم پھاٹک کے باہر کھڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ لوسیا نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد قدموں کی آواز اُبھری اور پھر دروازے پر جم نظر آیا۔

"آؤ جم بیٹھو" ___ لوسیا نے جم سے مخاطب ہو کر کہا اور جم میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔

"مادام! ___ آپ اٹھ کر چلی آئیں" ___ جم نے کہا۔

"ہاں! ___ مجھے وہاں ڈیگورا کا گروپ نظر آ گیا تھا" ___ لوسیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا گروپ! ---- اوہ! ---- وہ کونسا گروپ تھا ---- میں ڈیگ
کے آدمیوں کو اچھی طرح جانتا ہوں ---- مجھے تو وہاں اس گروپ کا ایک
آدمی بھی نظر نہیں آیا ---- وہ چاہے میک اپ میں بھی ہوتے ---- لیکن
میری نظروں سے نہ چھپ سکتے تھے" ---- جم نے حیران ہوتے ہوئے

"سنو جم! ---- تم میرے متعلق کیا جانتے ہو" ---- ؟ لوسیا نے اچانک
سوال کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے متعلق ---- میں کیا جانتا ہوں ---- اوہ! یہ آپ کیوں پوچھ
رہی ہیں" ---- جم نے چونک کر پوچھا۔

"تم بتاؤ تو سہی" ---- لوسیا نے کہا۔

"مجھے اتنا معلوم ہے کہ آپ کا تعلق ناران کی سب سے بڑی تنظ
سلور ہینڈز سے ہے" ---- جم نے جواب دیا۔

"دیکھو جم! ---- میرا نام لوسیا ہے ---- اور میں سلور ہینڈز کی چیف
ایجنٹ ہوں ---- مجھ سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی ---- مجھے
معلوم ہوا ہے کہ تمہارا تعلق ڈیگورا سے رہا ہے" ---- لوسیا نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا سے ---- اور میرا تعلق ---- یہ کیسے ممکن ہے مادام" ----
جم نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں ہلکی سی بے چینی
نمایاں ہو گئی تھی۔

"اچھا سوال ہے ---- لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ----
بس مجھے ذاتی طور پر پسند آ گئے تھے اس لئے میں نے تمہیں قبول کر لیا
لیکن اگر یہ سمجھتے ہو کہ تم ڈیگورا کو میرے متعلق اطلاع دینے کے باوجود مجھ سے

رہو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے ---- اور تم رات مجھے شراب پلا کر جو کچھ
ہمارے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے وہ میں تمہیں اب بتا دیتی ہوں" ----
لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم کی حالت یکلخت بدل گئی۔ اس نے بجلی کی سی
تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"اوہ! ---- میں تو حیران تھا کہ تم جیسی سیدھی سادھی اور عیاش لڑکی آخر
کس طرح سلور ہینڈز سے متعلق ہو سکتی ہے ---- لیکن اب مجھے سمجھ آ گئی
ہے کہ تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی گہری ہو" ---- جم کا لہجہ بھی اور اس کا
چہرہ بھی یکلخت بدل گیا تھا۔

اور پھر لوسیا کے قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔

"تم بڑی جلدی گھبرا گئے جم ---- ویسے یہ ریوالور خالی ہے۔ بے شک
چیک کر لو" ---- لوسیا نے ہنستے ہوئے کہا اور جم نے بے اختیار چونک کر
ریوالور کی طرف دیکھا ہی تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی جم چیخ مار کر ری
الٹ پشت کے بل پیچھے جا گرا۔ اس کے سینے میں عین دل والی جگہ پر
سوراخ ہو چکا تھا۔ وہ صرف چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

لوسیا نے منہ بناتے ہوئے میز کے کنارے پر لگے ہوئے ایک بٹن پر
سے انگلی ہٹالی جس کی مدد سے اس نے میز کے دوسرے کنارے سے فائر کیا تھا۔

"احمق آدمی ---- لوسیا کو بیوقوف سمجھ رہا تھا" ---- لوسیا نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور لوسیا نے چونک
کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس لوسیا سپیکنگ" ---- لوسیا کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

"چیکو بول رہا ہوں مادام" ——— دوسری طرف سے چیکو کی آ
سنائی دی۔

"یس ——— کیا رپورٹ ہے" ——— لوسیا نے سخت لہجے میں

"مادام! ——— یہ گروپ فیشن شو سے نکل کر سیدھا ایئرپورٹ
اور پھر انہوں نے ان ماڈلز کی بڑی سختی سے نگرانی شروع کر دی ———
جب ماڈلز کا چارٹرڈ طیارہ پرواز کر گیا تو اس غیر ملکی لڑکی نے ٹیلیفون کر
رپورٹ دی ——— میں نے وائرلیس کیچر کے ذریعے یہ کال ٹیپ کر لی
اور میں یہ ٹیپ جونی کے ہاتھ آپ کو بھجوا رہا ہوں" ——— چیکو
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ گروپ کہاں ہے" ——— لوسیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے
وہ ایک عمارت میں واپس گئے ہیں ——— اور ہم اس عمارت
نگرانی کر رہے ہیں ——— وہ ابھی تک اس عمارت میں ہیں" ———
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— نگرانی جاری رکھو ——— میں ٹیپ سننے کے
تمہیں مزید ہدایات دوں گی" ——— لوسیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
تھوڑی دیر بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور اس کے سا
سامنے سکرین روشن ہو گئی۔ لوسیا نے دیکھا کہ پھاٹک کے باہر جونی کھڑا
لوسیا نے گیٹ کھولنے کا بٹن پریس کیا تو سکرین تاریک ہو گئی اور پھر
لمحوں بعد جونی کے قدموں کی آواز کمرے سے باہر گونجی۔

"کم ان جونی" ——— لوسیا نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے ج
دروازے پر نمودار ہوا۔ لیکن سامنے پڑی ہوئی جم کی لاش دیکھ کر چونک

اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے آثار نمودار ہوئے۔ لیکن پھر
دوسرے ہی لمحے وہ سنبھل گیا۔

"چیکو نے یہ ٹیپ دیا ہے" ——— جونی نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ
انداز میں جیب سے ایک مائیکرو کیسٹ نکال کر لوسیا کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم اس جم کی لاش اٹھا کر کسی گٹر میں پھینک آؤ۔
یہ دگیرا کا آدمی تھا" ——— لوسیا نے مائیکرو کیسٹ ٹیپ لیتے ہوئے سپاٹ
لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام" ——— جونی نے چونک کر کہا اور پھر اس نے جھک کر فرش
پر مردہ پڑے ہوئے جم کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا کمرے کے دروازے
سے باہر لے گیا۔

لوسیا نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈر
نکال کر میز پر رکھا اور کیسٹ اس میں ڈال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ——— جولیا کالنگ" ——— ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری اور سرد آواز سنائی دی۔

"باس! ——— میں ایئرپورٹ سے بول رہی ہوں ——— ماڈلز سے کوئی
مقامی یا غیر ملکی آدمی نہیں ملا ——— وہ ایک مخصوص بس میں انہی ماڈلز لباس
میں یہاں پہنچی ہیں ——— اور پھر انہیں براہ راست چارٹرڈ طیارے میں
لے جایا گیا ہے ——— اور پھر چارٹرڈ طیارہ پرواز کر گیا ہے" ——— جولیا
نے کہا۔

"انہوں نے وہ جیولری پہنی ہوئی تھی جو انہوں نے شو کے وقت پہن

رکھی تھی" ——— ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس باس! ——— وہی لباس اور وہی جیولری" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے ——— ٹھیک ہے ——— اب تم تھری پوائنٹ پر پہنچو گی۔ وہاں مزید ہدایات دی جائیں گی" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور کیسٹ ریکارڈر خاموش ہو گیا۔ لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آف کر دیا۔

"یہ ایکسٹو کون ہو سکتا ہے ——— اس کا مطلب ہے کہ ڈیگورا کا تعلق اس گروپ سے نہیں ہے ——— لیکن پھر ان لوگوں نے جیولری پر کیوں توجہ دی ہے" ——— لوسیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ اٹھی اور اس کمرے سے نکل کر واپس اس کمرے میں پہنچی جہاں اس نے پہلے اس ٹرانسمٹر کے ذریعے چیف باس سے بات کی تھی۔ اس بار وہ ٹرانسمٹر نما ٹرانسمیٹر اٹھائے واپس دفتر والے کمرے میں آئی اور دروازہ اندر سے بند کر کے اس نے دوبارہ چیف باس سے رابطہ قائم کیا۔

"اب کیا بات ہے۔ اوور" ——— ؟ چیف باس نے پوچھا اور لوسیا نے اسے جم کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ اس ٹیپ کے متعلق بھی بتایا اور پھر کیسٹ کو ریوائنڈ کر کے اس نے جولیا اور ایکسٹو کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی چیف باس کو سنا دی۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی اور گروپ ہے۔ ڈیگورا والا گروپ نہیں ہے ——— لیکن پھر اسے جیولری کے متعلق کیسے پتہ چل گیا" ——— چیف باس نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے باس! ——— کہ یہ ایکسٹو اس مقامی گروپ کا انچارج ہو ——— اور اس کا رابطہ آگے ڈیگورا گروپ سے ہو۔ اوور" ——— لوسیا نے ایک نئے خیال کے تحت کہا۔

"لیکن تم نے رپورٹ کے ان الفاظ پر غور نہیں کیا کہ کوئی مقامی آدمی ان ماڈلز سے نہیں ملا ——— اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی مقامی آدمی کے چکر میں ہیں ——— بہرحال تم ان کی نگرانی جاری رکھو۔ اوور" ——— چیف باس نے کہا۔

"نگرانی تو ہو رہی ہے چیف باس! ——— لیکن اب اصل مشن کا کیا ہو گا۔ اوور" ——— لوسیا نے پوچھا۔

"اب جب تک اس ایکسٹو گروپ کی اصل پوزیشن سامنے نہ آ جائے اصل مشن پر کام شروع نہیں کیا جا سکتا۔ اوور" ——— چیف باس نے کہا۔

"تو پھر باس! ——— کیوں نہ اس گروپ کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اوور" لوسیا نے کہا۔

"ابھی نہیں ——— ابھی صرف نگرانی کرو ——— ایسا ممکن ہے کہ اس گروپ کے خاتمے کے بعد کوئی نیا گروپ سامنے آ جائے جس کا ہمیں علم ہی نہ ہو سکے۔ اوور" ——— چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— اوور" ——— لوسیا نے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ——— چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور لوسیا نے ٹرانسمٹر آف کیا اور پھر اٹھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لوسیا نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— لوسیا سپیکنگ" ——— لوسیا نے کہا۔

"چیکو بول رہا ہوں مادام! ——— ہمیں ڈاج دیا گیا ہے ——— وہ عمارت تو خالی پڑی ہوئی ہے اور وہ پچھلے دروازے سے نکل گئے ہیں" — چیکو کی آواز سنائی دی اور لوسیا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ! — اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ بڑے ہوشیار ثابت ہوئے ہیں ——— تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں" ——— لوسیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"میرے علاوہ چھ ساتھی ——— کیوں" ——— ؟ چیکو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تم ایسا کرو کہ اب اپنے ہیڈ کوارٹر جانے کی بجائے فارسنز جاؤ۔ وہاں پہنچ کر مجھے فون کرو ——— پھر میں تمہیں نئی ہدایات دوں گی" ——— لوسیا نے کہا۔

"یس مادام" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی اور دوڑتی ہوئی راہداری کے آخری حصے میں نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتی گئی۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو چکا تھا۔

سیڑھیوں کے اختتام پر ایک بند دروازہ تھا۔ لوسیا نے اُسے کھولا اور ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گئی۔ اس کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی مشین فرش میں نصب تھی۔ لوسیا نے اس کی سائیڈ میں رکھا ہوا سٹول کھینچا اور مشین کے سامنے بیٹھ کر اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے مشین پر موجود چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ اور اس کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین پر بجلی کی لہروں جیسی آڑھی ترچھی لکیریں سی نمودار ہوتے لگ گئیں۔ لوسیا نے مشین کے اور بٹن دبائے تو سکرین

ایک جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک چھوٹی سی کوٹھی کا منظر ابھر آیا۔ لوسیا نے جلدی سے مشین کی ایک ناب گھمائی تو منظر کلوز اپ میں آتا گیا۔ اور پھر ایک جھماکے سے کوٹھی کا اندرونی منظر نظر آنے لگا۔ پورچ میں دو کاریں کھڑی تھیں۔ لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر ناب کو اور زیادہ گھمایا تو منظر غائب ہو گیا اور پھر ایک چھوٹے سے کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اس کمرے میں ایک غیر ملکی ٹیلیفون پر جھکا ہوا تھا جب کہ اس کے چھ ساتھی ارد گرد کرسیوں پر بیٹھے ہوتے تھے۔

لوسیا نے ایک لمحے کے لئے ہونٹ بھینچے اور پھر مشین کے نیچے موجود سرخ رنگ کے ایک ہینڈل کو زور سے کھینچ کر چھوڑ دیا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہینڈل جیسے ہی واپس گیا سکرین پر یکلخت گرد و غبار سا چھا گیا۔ ایسے لگتا تھا جیسے گہری دھند چھا گئی ہو اور پھر ایک جھماکے کے ساتھ سکرین آف ہو گئی۔ لوسیا نے طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کر دیئے اور پھر اس کا سائیڈ خانہ کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی گھڑی موجود تھی لوسیا نے اس کی سوئیوں کو انگلی کی مدد سے مختلف ہندسوں پر ایڈجسٹ کیا اور پھر خانہ بند کر کے اس خانے کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن دبا کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی دروازے سے نکل کر سیڑھیوں پر آئی اور راہداری میں دوڑتی ہوئی باہر پورچ کی طرف بڑھی۔

اسی لمحے جونی کار لے کر پھاٹک کے اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔ لوسیا وہیں پورچ میں ہی رک گئی۔ جونی نے کار روکی اور پھر جلدی سے نیچے اتر آیا۔

"جونی! — تم اندر دفتر میں بیٹھو ——— یہ کار یہیں رہے گی ——— میں

آ رہی ہوں" ـــــ لوسیا نے تحکمانہ لہجے میں جوفی سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی پیدل ہی پھاٹک کی طرف بڑھ گئی اور جوفی سر ہلاتا ہوا راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر لوسیا باہر آ گئی۔ اور پھر پیدل ہی فٹ پاتھ پر چلتی ہوئی وہ آگے بڑھتی گئی۔ چند لمحوں بعد ہی ایک خالی ٹیکسی اس کے قریب آ کر رکی اور لوسیا جلدی سے اس میں سوار ہو گئی۔

"گرین لینڈ کالونی" ـــــ لوسیا نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ٹیکسی ایک عظیم الشان رہائشی کالونی میں داخل ہوئی تو لوسیا نے اسے چوک پر رکنے کا اشارہ کیا۔ میٹر دیکھ کر اس نے پرس سے ایک نوٹ نکالا اور ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔ ڈرائیور نے باقی رقم اسے واپس کی تو لوسیا نے بقایا رقم لے کر پرس میں رکھی اور پھر چوک پر بنے ہوئے ایک کیفے کی طرف بڑھ گئی۔

"یس میڈم" ـــــ کیفے کے کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک فون کرنا ہے" ـــــ لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس میڈم" ـــــ کاؤنٹر مین نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کاؤنٹر پر رکھا ٹیلیفون لوسیا کی طرف بڑھا دیا۔

لوسیا نے رسیور اٹھایا اور پھر اس کی انگلی نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ نوجوان ایک رجسٹر میں اندراجات کرنے میں مصروف ہو گیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔ چار بار گھنٹی بجنے کی آواز سنتے

ہی لوسیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ سے کریڈل دبایا اور رسیور واپس رکھ دیا۔

"سوری! ـــ انگیج ٹون آ رہی ہے" ـــــ لوسیا نے کہا اور نوجوان کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے باہر آئی اور پھر فٹ پاتھ پر پیدل چلتی ہوئی وہ ایک خاصی بڑی کوٹھی کے پھاٹک پر رک گئی۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان نے باہر جھانکا۔ اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ لوسیا کھڑکی سے اندر داخل ہو گئی۔

"رابرٹ موجود ہے" ـــــ لوسیا نے سائیڈ میں کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور لوسیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے لان کراس کر کے برآمدے کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے برآمدے میں ایک لمبا تڑنگا نوجوان نمودار ہوا۔

"اوہ مادام! ـــ آپ" ـــــ اس نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ـــ گروپ اے نظروں میں آ گیا تھا اس لئے میں نے سب کو ختم کر دیا" ـــــ لوسیا نے تیز لہجے میں کہا اور جلدی جلدی قدم اٹھاتی درمیانی راہداری سے گزرتی ہوئی ایک کمرے میں داخل ہوئی۔ نوجوان اس کے پیچھے تھا۔

"رابرٹ! ـــ جلدی سے چیف باس سے رابطہ قائم کرو ـــ جلدی" ـــــ لوسیا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ـــــ رابرٹ نے جواب دیا اور جلدی سے میز پر رکھے ہوئے ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ـــ ہیلو ـــ رابرٹ کالنگ چیف باس ـــ اوور" ـــــ رابرٹ

لے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس — چیف باس اٹنڈنگ۔ اوور" —— چیف باس کی آوا
ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"مادام ہمارے سنٹر میں موجود ہیں —— آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں
اوور" —— رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر کمرے سے نکل گیا۔

"مادام لوسیا —— اور یہاں۔ اوور" —— چیف باس کی حیرت بھری
آواز سنائی دی۔

"یس باس! — میں نے گروپ اے کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا ہے۔ چیکو
اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کیا گیا تھا —— اس کا واضح مطلب تھا کہ وہ
لوگ ان کی نظروں میں ہیں چنانچہ میں نے فوراً انہیں فار سنٹر میں بھیجا اور
پھر فار سنٹر کو اڑا دیا —— اس کے بعد مجھے اپنا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کرنا پڑا۔
کیونکہ جونی کو ٹیپ دیکر چیکو نے یہاں بھیجا تھا —— ظاہر ہے میرا ہیڈ کوارٹر
بھی ان کی نظروں میں آ گیا ہو گا۔ چنانچہ میں نے جونی سمیت اپنا ہیڈ کوارٹر
بھی تباہ کر دیا —— اور اب میں رابرٹ سنٹر میں منتقل ہو گئی ہوں ——
اوور" —— لوسیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"چیکو کی نگرانی کے بعد تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا —— ہم معمولی سا
رسک بھی نہیں لے سکتے —— اور سنو! — میں نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ مقامی
گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہے — ایکسٹو پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے چیف کا کوڈ نام ہے۔ یہ سب سے خطرناک بات ہوئی ہے۔ اس
لئے تم نے اچھا کیا کہ ہر چیز ختم کر دی —— اور سنو! اب تم فوراً اصل مشن
رابرٹ کے ذریعے مکمل کرو اور پھر فوراً پاکیشیا سے نکل آؤ —— میں زرکان کو

ل کر کے احکامات دے دیتا ہوں۔ وہ تمہارے ساتھ تعاون کے لئے
ی طرح تیار رہے گا۔ اوور" —— دوسری طرف سے چیف باس
ے کہا۔

"یس باس! —— آپ زرکان کو کہہ دیں کہ وہ رابرٹ سنٹر پر میرے
اتھ رابطہ قائم کرے۔ اوور" —— لوسیا نے جواب دیا تھا۔

"ٹھیک ہے —— اوور اینڈ آل" —— دوسری طرف سے کہا گیا
ور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف
یا اور ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احترا
کھڑا ہو گیا۔
"بیٹھو" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو واپس
کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے بھی کرسی سنبھالی۔
"آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پریشان دکھائی دے رہے ہیں"
بلیک زیرو نے کہا۔
"ہاں! ——— کچھ عجیب سے حالات سامنے آئے ہیں ——— یوں محسوس
ہو رہا ہے جیسے پاکیشیا میں کوئی بڑا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ لیکن کوئی بات
واضح طور پر سامنے نہیں آ رہی" ——— عمران نے جواب دیا۔
"کیا مطلب! ——— میں سمجھا نہیں" ——— بلیک زیرو نے چونک
کر پوچھا۔
"تمہیں جولیا نے رپورٹ دی ہے" ——— ؟ عمران نے اس کا

وال نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔
"رپورٹ ——— کیسی رپورٹ ——— وہ تو تھری پوائنٹ سے نکل کر
نے اپنے فلیٹوں میں چلے گئے ہیں ——— آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ
یا کیا جائے ——— چنانچہ آپ کے جانے کے دس منٹ بعد میں نے
ہیں تھری پوائنٹ سے جانے کا کاشن دے دیا تھا" ——— بلیک زیرو
نے حیران ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا جیسے اسے عمران کی بات سمجھ میں
آئی ہو۔
"میں صرف یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کہیں جولیا اور اس کے ساتھیوں کی
رانی تو نہیں ہو رہی ——— ان کی واقعی نگرانی ہو رہی تھی۔ سات غیر ملکی دو
روں میں تھری پوائنٹ کی نگرانی کر رہے تھے ——— میں جب وہاں پہنچا
میرے سامنے وہ لوگ تھری پوائنٹ میں گئے ——— اور پھر ان میں سے
س نے باہر آ کر پبلک بوتھ سے کسی مادام لوسیا کو فون کیا اور اسے رپورٹ دی
مارت خالی ہے اور وہ لوگ نکل گئے ہیں ——— میں نے وہ نمبر ذہن میں
لیے ——— دوسری طرف سے انہیں کسی فارسنٹر میں بھیجا گیا۔ چنانچہ
ں ان کے تعاقب میں وہاں پہنچا ——— اور پھر ان کے اندر جانے کے
د ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس عمارت میں جا کر حالات معلوم کئے جائیں
انہیں چھوڑ کر اس فون نمبر کے ذریعے اس مادام لوسیا کا سراغ لگایا جائے کہ
یانک وہ عمارت ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گئی ——— یوں لگتا
جیسے اس عمارت کے اندر انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ فٹ ہو اور اسے
از دیا گیا ہو ——— جب کہ وہ لوگ اندر ہی تھے ——— پھر میں وہاں
س وقت تک رکا رہا جب تک فائر بریگیڈ والے نہ پہنچے ——— وہ لوگ

واقعی اندر تھے اور فائر بریگیڈ نے ان کی لاشیں نکال لی تھیں ——
دونوں کاریں بھی تباہ ہو چکی تھیں —— اس کے بعد میں نے اس فو[ن نمبر]
کی مدد سے وہ عمارت تلاش کی جس میں یہ فون نمبر تھا —— لیکن ج[ب]
میں وہاں پہنچا تو وہ عمارت بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔ البتہ وہاں
صرف ایک لاش ملی ہے —— اور ایک کار وہاں بھی تباہ شدہ حال[ت]
میں موجود تھی —— اس عمارت کو اس قدر خوفناک آگ لگی کہ سب کچھ
کر راکھ ہو گیا ہے" —— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! —— واقعی حیرت انگیز بات ہے —— لیکن یہ سب
شروع کیسے ہوا —— میری تو سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی"——
بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے صرف شرارت کرنے کی غرض سے ٹیم کو فیشن شو میں بھیجا
پھر خود ہی سر سلطان کو کہہ کر ٹکٹیں کینسل کرا دیں —— اور ساتھ ہی وہ
نواب وجاہت مرزا کے نام پر بک کرا لیں —— اس کے بعد میں
صرف شرارت کی غرض سے سلیمان کے متعلق شیرٹن ہوٹل والوں کو ک[ہا]
کہ سلیمان وزارتِ ثقافت و سیاحت کا چیف سیکرٹری ہے ——
وہاں سلیمان کا خوب رعب داب قائم ہو گیا —— مقصد صرف تفریح
لیکن سلیمان مجھ سے دو ہاتھ آگے نکلا اور اس نے ماڈلز کا البم منگا لیا
اس البم کو دیکھتے ہوئے میں اچانک چونکا۔ کیونکہ ہر ماڈل گرل نے ایک
قسم کی جیولری پہنی ہوئی تھی —— اور خاص بات یہ تھی کہ یہ لاک[ٹ]
اس کا ڈیزائن مخصوص قسم کا تھا —— اور اس ڈیزائن کا ایک لاکٹ
ایک غیر ملکی عورت کی لاش کے ساتھ موجود پرس سے نکلا تھا۔ اس غیر [ملکی عورت]

کو زیرو چوک میں گولی مار دی گئی تھی —— یہ لاکٹ سوپر فیاض کے پاس
میں نے دیکھا تھا —— جب میں نے یہی ڈیزائن ہر ماڈل کے گلے میں
دیکھا تو میں بے اختیار چونک پڑا —— میری چھٹی حس نے خطرے کا
الارم بجایا اور میں وہاں سے نکل کر سیدھا اس فیشن شو کی انچارج مادام
زویا کے پاس پہنچا —— مادام زویا کو سنٹرل انٹیلی جنس کا کارڈ دکھا کر
میں نے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ یہ جیولری اس نے ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس
سے خریدی ہے —— اور اس غیر ملکی عورت کو جس جگہ گولی ماری گئی
تھی —— وہ جگہ ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس کے سامنے تھی چنانچہ میں
وہاں سے نکل کر یہاں آیا اور پھر میں نے ٹائیگر کو ٹن تھاؤزنڈ جیولری کے
مالک جنگوار کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے احکامات دیئے اور
جولیا کو کہا کہ وہ ایئرپورٹ پہنچے —— کیونکہ ان ماڈلز نے وہاں سے
سیدھا ایئرپورٹ جانا تھا —— میرا خیال تھا کہ ایئرپورٹ پر اس جیولری کے
سلسلے میں کوئی چکر ضرور ہو گا —— لیکن جب جولیا نے رپورٹ دی
کہ وہاں کچھ نہیں ہوا تو میرے سارے خدشات غلط ثابت ہوئے ——
اس دوران سلیمان نے رپورٹ دی کہ جولیا اور ساتھی جب فیشن شو سے
سٹیشن ویگن کے ذریعے نکلے تھے تو دو کاریں ان کے تعاقب میں گئی تھیں
چنانچہ میں سمجھ گیا کہ مادام زویا نے لازماً اپنی بات چیت سے کسی کو آگاہ
کیا ہے —— اور جولیا اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی ہو رہی ہے
اس لئے میں نے انہیں تھری پوائنٹ پر بھجوایا اور تمہیں کہا کہ دس
منٹ بعد انہیں جانے کا کاشن دے دینا —— اس دوران میں
وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا —— اور پھر واقعی دو کاریں وہاں موجود

تھیں۔ لیکن اس کے بعد وہ تعاقب کرنے والے آدمی عمارت سمیت اُڑ گئے ــــ بلکہ جس عمارت میں اس آدمی نے کال کی تھی وہ عمارت بھی تباہ ہو گئی" ــــ عمران نے پوری تفصیل سے سارا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس جیولری میں کوئی خاص چکر تھا" ــــ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ــــ میں نے مادام زدیا سے ایک ماڈل کی جیولری اتروا کر دیکھی تھی ــــ وہ بالکل عام سی جیولری تھی ــــ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی ــــ اس پر میں یہی سمجھا کہ جو ہو گا ایئر پورٹ پر ہی ہو گا ــــ لیکن وہاں بھی کچھ نہ ہوا" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آخر ہو کیا رہا ہے ــــ عمارتیں تباہ کر دی گئیں ــــ آدمی مار ڈالے گئے" ــــ بلیک زیرو حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو اب معلوم کرنا ہے" ــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے میز کے کونے پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور اس پر فریکوینسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

فریکوینسی ایڈجسٹ ہوتے ہی عمران نے دوسرے بٹن آن کئے تو ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ــــ ہیلو ــــ عمران کالنگ ٹائیگر۔ اوور" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ــــ ٹائیگر بول رہا ہوں سر ــــ اوور" ــــ چند لمحوں

بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر ــــ جیگوار کو اس کی رہائش گاہ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور نہ صرف جیگوار کو بلکہ ایک اور جیولر کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اس جیولر کا نام ٹام تھا ــــ اور وہ ریڈ اسکوائر جیولری ہاؤس کا مالک تھا۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کس نے گولی ماری ہے ــــ کچھ معلوم ہوا۔ اوور" ــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"نہیں سر ــــ پولیس تفتیش کر رہی ہے ــــ جیگوار کو اس کی رہائش گاہ میں داخل ہوتے وقت گولی سے اڑا دیا گیا ــــ جب کہ ٹام کو اس کی دکان میں ہی گولی مار دی گئی ہے ــــ لیکن قاتلوں کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اوور" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہوں ــــ ٹھیک ہے ــــ اوور اینڈ آل" ــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"دیکھیے اب تو یہی محسوس ہو رہا ہے کہ یہ سارا کھیل اس جیولری سے ہی متعلق ہے" ــــ ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال دوسرا ہے ــــ ہمیں ایک پلاننگ کے تحت اس جیولری کے چکر میں پھنسایا جا رہا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"لیکن اگر سلیمان وہ البم نہ منگواتا تو آپ کو کیسے پتہ چلتا" ــــ؟ بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر میں شو کے دوران ماڈلز کے گلے میں یہ مخصوص ڈیزائن کا لاکٹ

دیکھ کر چونکتا" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا لیکن عمران کے چہرے سے نظر آ رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر عمران کی بات سے مطمئن نہیں ہوا۔

عمران کافی دیر تک خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اچانک چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک نیا خیال آیا تھا۔ اس نے جلدی سے فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— ٹی۔سی۔سنٹر" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— حکم سر" ——— دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"دارالحکومت میں ہونے والی ایسی ٹرانسمیٹر کالیں چیک کرو ——— جن میں جیولری کا ذکر ہو ——— اور اگر ایسی کال یا کالیں ہوں تو ان کا ماخذ اور جہاں یہ کالیں کی گئی ہوں وہ سپاٹ پوری تفصیل سے چیک کر کے رپورٹ کرو" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی فارن ٹرانسمیٹر کال کی گئی ہو گی" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک آئیڈیا ہے ——— ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو ——— اور ہو سکتا ہے ایسا ہوا ہو" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور بلیک زیرو سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹی۔سی۔سنٹر سے نعیم بول رہا ہوں جناب! ——— دو کالیں چیک ہوئی ہیں جن میں جیولری کا لفظ استعمال ہوا ہے ——— یہ دونوں کالیں مادام لوسیا کی طرف سے چیف باس کو کی گئی ہیں ——— اور یہ کالیں ان کی گئی ہیں ——— اور باس! ایک کال میں آپ کی گفتگو کا ٹیپ بھی سنایا گیا ہے ——— میں یہ دونوں ٹیپ آپ کو بھجوا رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"میں ناران کے سلسلے میں فائلیں اندر لائبریری میں چیک کرتا ہوں ——— یہ ٹیپیں وصول کرو" ——— عمران نے رسیور رکھتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ لائبریری سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں دو فائلیں موجود تھیں۔

"ٹیپیں آ گئی ہیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— پہلے یہی سن لیتے ہیں" ——— عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے ٹیپ ریکارڈر میں ایک ٹیپ فٹ کیا اور اسے آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک آواز ابھری۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— لوسیا کالنگ چیف باس۔ اوور" ——— اور عمران یہ آواز سنتے ہی بری طرح چونک پڑا۔ لیکن وہ منہ سے کچھ نہ بولا تھا۔

ٹیپ چلتی رہی اور وہ دونوں چیف باس اور لوسیا کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے۔

ایک ٹیپ ختم ہونے پر عمران کے اشارے پر بلیک زیرو نے ٹیپ فٹ کر کے آن کر دیا۔ اور پھر جب یہ ٹیپ ختم ہوا تو عمران نے طویل سانس لیا۔

"تو یہ تھا سارا چکر ——— یہ مادام لوسیا فیشن شو میں میرے پیچھے پر موجود تھی ——— میں پہلے ہی اس کی آواز سن کر چونکا تھا۔ کیو میرے لاشعور میں یہ آواز موجود تھی ——— شاید میرے پیچھے بیٹھے اس نے کوئی فقرہ بولا ہوگا ——— بہرحال اب مسئلہ کچھ واضح ہو گیا ہے اب اس مادام لوسیا کو ڈھونڈنا ہوگا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے

"لیکن آپ یہ فائلیں جو اٹھا لائے تھے ان میں شاید ہو" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ فائلیں ناران کی سیکرٹ ایجنسی سے متعلق ہیں ——— لیکن ان گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسی سیکرٹ ایجنسی سے متعلق نہیں ہیں ——— ورنہ یہ لازماً ایجنٹو کا لفظ سن کر سمجھ جاتے ——— کوئی نئی مجرم تنظیم ہوگی" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اس میں آبدوز کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ آبدوز میں مال پہنچا گیا ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ——— میرا خیال ہے کہ یہ اصل آبدوز نہیں ہوگی ——— کوڈ ورڈ ہے ——— اصل آبدوز ہمارے ساحل پر آتی تو لازماً حکومت کو اس کا پتہ چل جاتا ——— بہرحال دیکھو" ——— عمران نے کہا اور ا

پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔ اور اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کئے۔

"یس ——— شیرٹن ہوٹل" ——— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سپیکنگ" ——— عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ——— حکم سر" ——— دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"فیشن شو میں جو سیٹیں بک ہوئیں ان کا ریکارڈ تو آپ کے پاس ہوگا ———؟" عمران نے پوچھا۔

"یس سر! ——— وہ نائٹ مینجر کے پاس ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سے بات کراؤ ——— فوراً" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس ——— نائٹ مینجر میلکم سپیکنگ سر" ——— چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ مردانہ آواز ابھری۔ شاید ریسپشنسٹ نے اسے عمران کا عہدہ پہلے ہی بتا دیا تھا۔

"فیشن شو والے ہال میں سب سے آگے سے دوسری رو کے نمبر کہاں سے شروع ہوئے تھے ———؟" عمران نے پوچھا۔

"تھرٹی ون سے جناب" ——— نائٹ مینجر نے فوراً جواب دیا۔

"ہونہہ ——— رجسٹر دیکھ کر بتاؤ کہ تھرٹی ون اور اس کے بعد کی سیٹیں کن

کن ناموں سے بُک ہوئیں" ——— عمران نے کہا۔
"یس سر ——— ایک منٹ سر" ——— دوسری طرف سے ک
اور عمران خاموش ہو گیا۔
"سر ——— تھرڈ وَن مادام لوسیا ——— تھرٹی ٹو جم مارکر ——— تھرٹی
بیگم نسیم جان ——— تھرٹی فور ———" نائٹ منیجر نے کہنا شروع کیا۔
"رُک جاؤ ——— مادام لوسیا اور جم مارکر ——— ان دونوں کے متعلق تمہ
پاس کیا تفصیلات ہیں" ——— عمران نے پوچھا۔ ویسے اس کی
آنکھوں میں ابھرنے والی چمک سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے مقصد م
کامیاب رہا ہے۔
"سر ——— مادام لوسیا اور جم مارکر دونوں کا ایک ہی پتہ درج ہے
تھرٹی ٹو گلریز کالونی" ——— نائٹ منیجر نے کہا۔
"تھینک یو" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن ساتھ ہی
اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک اب ختم ہو گئی تھی۔
"پتہ لگ گیا" ——— بلیک زیرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ——— لیکن بات وہیں آ پہنچی ——— یہ کوٹھی وہی ہے جو جل کر
راکھ ہو گئی ہے ——— لیکن وہاں سے جو جلی ہوئی لاش ملی ہے وہ مرد
کی تھی ——— عورت کی نہیں تھی ——— اس کا مطلب ہے کہ وہ مادام لوسیا
یا تو وہاں موجود نہ تھی ——— یا تھی تو وہ نکل گئی" ——— عمران نے سر
ہلاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کا منہ بھی لٹک گیا۔
"اب ایک ہی صورت رہ گئی ہے اس مادام لوسیا کو تلاش کرنے
کی ——— اور وہ ہے کراس ورلڈ آرگنائزیشن ——— شاید ان کے پاس

ں کا کوئی ریکارڈ ہو" ——— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"کراس ورلڈ آرگنائزیشن ——— لیکن وہ لوگ تو ٹاپ کے مجرموں کا
یکارڈ رکھتے ہیں ——— کیا مادام لوسیا اس قدر اہمیت رکھتی ہو گی" ———؟
یک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے ——— اور جس انداز میں وہ کام کر رہی ہے وہ انداز
بتا رہا ہے کہ یہ مادام لوسیا اس میدان میں اناڑی نہیں ہو سکتی۔ بہرحال
یک تو کیا جا سکتا ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر ٹیلیفون کا رسیور
اٹھا کر اس نے پہلے فارن کال کے مخصوص نمبر ڈائل کئے اور رابطہ قائم
ہوتے ہی اس نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن کے سیکرٹری کے نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔
"یس ——— ٹیلی مارکم سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد ہی ایک آواز سنائی
دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ خاصا عمر رسیدہ آدمی ہے۔
"یہ ٹیلی مارکم کیا ٹیلی ویژن کی کوئی جدید شکل ہے کہ جو گفتگو بھی کرتی
ہے" ——— عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔
"اوہ ——— اوہ ——— یہ آواز یقیناً علی عمران کی ہے ——— کیا واقعی تم
لی عمران ہو" ——— دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
"واہ! ——— بڑی شاندار ایجاد ہے ——— آوازیں بھی شناخت کر
لیتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے
ایک قہقہہ سنائی دیا۔
"اوہ علی عمران! ——— تمہاری گفتگو سنتے ہی آدمی خود کو جوان محسوس
کرنے لگتا ہے ——— آج کیسے فون کیا" ——— ٹیلی مارکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کہہ سکتے ہو —— بہرحال اب تمہارا دور ہے —— ہم نے تو اپنے زمانے میں گلاب کے پھول سونگھنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی —— بہرحال سنو! —— مادام لوسیا ناران کی ایک طاقتور مجرم تنظیم سلور ہینڈز سے متعلق ہے —— انتہائی چالاک۔ ہوشیار۔ تیز اور فوری فیصلے کرنے والی مجرمہ ہے —— اس کے کھاتے میں بڑے بڑے کارناموں کا ریکارڈ موجود ہے —— بظاہر بالکل معصوم سی بنی رہتی ہے لیکن درحقیقت بے حد ہوشیار ہے" —— ٹیلی مارکم نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا حلیہ" —— عمران نے پوچھا اور جواب میں ٹیلی مارکم نے تفصیل سے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"گڈ! —— اب یہ بھی بتا دو کہ یہ سلور ہینڈز کس قسم کا بزنس کرتی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہر قسم کا اونچا بزنس —— ویسے یہ مادام لوسیا کسی بہت بڑے منصوبے میں ہی ہاتھ ڈالتی ہے —— سلور ہینڈز خاصی باوسائل تنظیم ہے۔ اسے وجود میں آئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے لیکن اس نے یورپ میں خاصا تہلکہ مچا رکھا ہے" —— ٹیلی مارکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سلور ہینڈز کے چیف باس کے متعلق کوئی اطلاع" —— عمران نے پوچھا۔

"نہیں —— وہ آج تک سامنے نہیں آیا" —— ٹیلی مارکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب ایک اور بات بتا دو —— یہ ڈیگورا کون ہے" —— عمران

نے پوچھا۔

"ڈیگورا —— اوہ! یہ بھی ناران کی ایک مجرم تنظیم کا چیف ہے —— ڈیگورا گروپ —— لیکن یہ گروپ صرف منشیات کا دھندا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں کرتا" —— ٹیلی مارکم نے کہا۔

"تھینک یو اولڈ ٹیلی مارکم —— گڈ بائی" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔

"اب اس مادام لوسیا کا حلیہ تو مل گیا —— اب اس کی تلاش آسان ہو جائے گی" —— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! —— اب یہ سیکرٹ سروس کا کام ہے کہ اس مادام لوسیا کو تلاش کرے —— لیکن تم انہیں کہہ دینا کہ وہ میک اپ میں رہیں۔ کیونکہ مادام لوسیا پچھلی نشست پر موجود تھی اور اس نے لازماً سب کو اچھی طرح سے دیکھا ہوگا" —— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیلیفون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"یس مادام" —— رابرٹ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ جیولری لے آؤ —— جو چیکو نے تم تک پہنچائی تھی" —— مادام لوسیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام" —— رابرٹ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے دفتر کے سے انداز میں سجایا گیا تھا اور بڑی سی دفتری میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر مادام لوسیا بیٹھی ہوئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد رابرٹ واپس کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ایک خاصا بڑا اٹیچی کیس اٹھایا ہوا تھا۔ اٹیچی کیس لا کر اس نے میز پر رکھ دیا۔

"اسے کھولا تو نہیں گیا" —— ؟ مادام نے پوچھا۔

"نو مادام! —— جیسے چیکو دے گیا تھا ویسے ہی موجود ہے" —— [illegible] نے جواب دیا۔

"او۔ کے —— اسے زرکان تک پہنچا دو —— اور اس سے باقاعدہ رسید رسید لے کر آنا" —— مادام لوسیا نے کہا۔

"یس مادام" —— رابرٹ نے کہا اور دوبارہ وہ اٹیچی کیس اٹھا لیا۔

"انتہائی احتیاط سے سارا کام کرنا —— کیونکہ سیکرٹ سروس ہماری تلاش میں ہے" —— مادام لوسیا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام! —— رابرٹ ہمیشہ محتاط رہتا ہے" —— رابرٹ نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا اور اٹیچی کیس اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

رابرٹ کے باہر جاتے ہی مادام لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"زرکان سپیکنگ" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں" —— لوسیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام" —— زرکان کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"رابرٹ کے ہاتھ جیولری بیگ تمہارے پاس بھیج رہی ہوں —— یہ بیگ تم نے ناران بھجوانا ہے —— چیف باس تمہیں پلاننگ بتا چکے ہیں" —— مادام لوسیا نے کہا۔

"یس مادام! —— میں نے سارے انتظامات مکمل کر لئے ہیں —— یہ بیگ بحفاظت پہنچ جائے گا" —— زرکان نے جواب دیا۔

"یہ تو ہمارے مشن کا ایک معمولی سا مرحلہ ہے —— اس کے بعد تم نے اصل مشن پر کام کرنا ہے —— میں نے معلوم کرا لیا ہے کہ جگوار اور ٹام

دونوں ہی خام مال کسی ٹاکادو نامی آدمی سے خریدتے تھے ——— تم نے اس ٹاکادو کو تلاش کرنا ہے تاکہ اس سے کان کا پتہ پوچھا جاسکے جہاں سے یہ خام مال نکلتا ہے" ——— مادام لوسیا نے کہا۔

"مادام! ——— آپ مجھے اب بتا رہی ہیں لیکن چیف باس نے پہلے ہی معلوم کر لیا تھا ——— انہوں نے اس کا پتہ ڈیگورا کے ایک آدمی سے معلوم کیا تھا یہ ٹاکادو دراصل کوڈ نام ہے جسے کوئی نہیں جانتا ——— رابطے کا کام جیگر سرانجام دیتا ہے اور جیگر یہاں کی زیر زمین دنیا کا ایک نامی گرامی غنڈہ ہے ——— میں نے چیف باس سے اطلاع ملنے پر اس جیگر کی تلاش شروع کی تھی۔ لیکن پتہ چلا کہ جیگر گذشتہ ایک ماہ سے اچانک لاپتہ ہو گیا ہے اور اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا" ——— زرکان نے جواب دیا۔

"اوہ! ——— لیکن اسے تلاش کرنا تو بے حد ضروری ہے ورنہ اصل مشن کیسے مکمل ہوگا" ——— مادام لوسیا نے کہا۔

"مادام! ——— میں نے بڑی کوشش کی ہے لیکن اس کا واقعی کسی کو علم نہیں ہے کہ وہ اچانک کہاں غائب ہو گیا ہے" ——— زرکان نے جواب دیا۔

"ویسے وہ زیادہ کہاں اٹھتا بیٹھتا تھا" ———؟ مادام لوسیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"تھری سٹار کلب اس کا مخصوص اڈا تھا مادام! ——— لیکن وہاں بھی اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا ——— میں نے وہاں بھی بھرپور کام کیا ہے" زرکان نے جواب دیا۔

"تھری سٹار کلب کا مالک کون ہے" ———؟ مادام لوسیا نے پوچھا۔

"ٹامی ——— وہ بھی مشہور غنڈہ ہے مادام" ——— زرکان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے! ——— تم اس جیولری کو نمٹاؤ ——— میں خود اسے تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہوں ——— اور ہاں! ——— رابرٹ کو اس بیگ کی رسید دے دینا تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ بیگ تم تک صحیح سلامت پہنچ گیا ہے"۔ مادام لوسیا نے کہا۔

"یس مادام" ——— زرکان نے کہا اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی۔ پھر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ کرسی سے اٹھی اور ملحقہ باتھ روم میں داخل ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد جب مادام لوسیا باتھ روم سے برآمد ہوئی تو اس کے چہرے کے نقوش یکسر بدل چکے تھے۔ لیکن اس کی خوبصورتی بہرحال پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اس کے جسم پر وہی سرخ رنگ کا سکرٹ تھا۔ وہ کمرے سے باہر نکلی اور تیز تیز قدم اٹھاتی راہداری سے ہوتی ہوئی پورچ میں آگئی۔ وہاں موجود نوجوان اسے دیکھ کر نہ صرف چونکا بلکہ اس کا ہاتھ تیزی سے سائیڈ ہولسٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"زیادہ جوش میں آنے کی ضرورت نہیں احمق آدمی ——— تمہیں یہ تو سوچنا چاہیئے کہ اندر سے کوئی غیر عورت کیسے باہر آسکتی ہے" ——— مادام نے غصیلے لہجے میں کہا اور نوجوان کا نہ صرف ہاتھ واپس آگیا۔ بلکہ اس کے چہرے پر ندامت کے آثار بھی ابھر آئے۔

"رابرٹ آئے تو اسے کہنا کہ وہ میرا یہیں انتظار کرے" ——— مادام

نے سخت لہجے میں کہا اور پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی اس نے کار کوٹھی سے باہر لے آنے سے پہلے ڈیش بورڈ میں موجود شہر کے نقشے کو اچھی طرح چیک کر کے تھری سٹار کلب کی لوکیشن اور اس تک پہنچنے کے لئے سڑکیں مارک کر لی تھیں اس لئے اب وہ اطمینان سے کار دوڑاتی ہوئی تھری سٹار کلب کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

تھری سٹار کلب کی عمارت خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی اور کلب کی عمارت بھی دو منزلہ اور خاصے جدید ڈیزائن کی تھی۔ مادام لوسیا نے کار پارکنگ میں روکی اس وقت پارکنگ میں کاروں کی تعداد نہ ہونے برابر تھی اور کلب میں بھی کوئی گہما گہمی نظر نہ آ رہی تھی۔ مادام لوسیا اطمینان سے چلتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"یس" ــــ کاؤنٹر کلرک نے اُسے چونک کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹامی سے ملنا ہے ــــ ایک بڑے دھندے کا کام ہے" ــــ مادام لوسیا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"دھندے کا کام ــــ اوہ! ــــ آپ کا نام" ــــ کاؤنٹر کلرک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ ویسے اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرا نام نتاشے ہے ــــ مادام نتاشے ــــ اور میرا تعلق ایکریمیا سے ہے" ــــ لوسیا نے اپنا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ پہلے بھی باس سے ملی ہیں" ــــ کاؤنٹر کلرک نے ہونٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

نہیں ــــ مجھے ٹپ ملی ہے کہ تمہارا باس بڑے دھندے کرتا ہے"۔ لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مادام! ــــ ہمارا باس بے حد عیاش قسم کا آدمی ہے ــــ اور آپ بے حد خوبصورت ہیں ــــ اس لئے مجھے یقین ہے کہ باس آپ کو دیکھتے ہی کام کی حامی بھر لے گا ــــ آپ اوپر سیڑھیوں پر چلی جائیں۔ باس کا کمرہ ہے" ــــ کاؤنٹر کلرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تعریف کا شکریہ" ــــ مادام لوسیا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ کاؤنٹر کلرک نے اُسے جو اشارہ کیا تھا وہ اُسے اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔ لیکن اب کاؤنٹر کلرک بیچارے کو کیا معلوم تھا کہ جسے وہ عام سی عورت سمجھ رہا ہے وہ دراصل کیا حیثیت رکھتی ہے۔ اس نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کاؤنٹر کلرک کو انٹرکام کا رسیور اٹھاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

سیڑھیاں چڑھنے کے بعد مادام لوسیا ایک چھوٹی سی راہداری میں پہنچی جہاں ایک ہی دروازہ تھا اور وہ سیدھی اس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

"یس ــ کم ان پلیز" ــــ اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ اور مادام نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے بڑے بہترین انداز میں سجایا گیا تھا سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بھاری جسامت کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر موجود درشتگی اور خباثت نے مل کر اس کی شکل انتہائی بدصورت بنا دی تھی۔

"اوہ مادام نتاشے! — خوش آمدید — مجھے کاؤنٹر سے بتایا گیا کہ ایک انتہائی خوبصورت مادام مجھ سے ملنے آ رہی ہے — [illegible] سوئکی مادام" — اس آدمی نے اٹھ کر اپنی طرف سے بڑے خوش [illegible] لہجے میں کہا اور مادام لوسیا مسکرا دی۔

"تعریف کا شکریہ مسٹر ٹامی! — کاؤنٹر کلرک نے مجھے بتایا [illegible] آپ خوبصورتی کے بڑے دلدادہ ہیں" — مادام لوسیا نے باقاعدہ [illegible] کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور ٹامی نے جلدی سے دونوں ہاتھ [illegible] بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔ اس کی سانپ جیسی آنکھوں میں لوسیاہ کا فقرہ سن کر بے پناہ چمک آ گئی تھی۔

"اوہ! — ویری گڈ مادام نتاشے — آپ جیسی خوبصورتی ٹامی کو کہاں مل سکتی ہے — میں آپ کی خدمت کے لئے دل و جان [illegible] حاضر ہوں" — ٹامی کی باچھیں بے پناہ مسرت سے پھٹ گئی تھیں [illegible] اس کے گندے اور میلے دانت نمایاں ہو گئے تھے۔

"شکریہ! — پہلے کام سن لیں — اگر آپ نے کام کر دیا تو [illegible] کے ہمارے تعلقات دور تک جا سکتے ہیں ورنہ —" مادام [illegible] نے باقاعدہ جال ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ حکم کریں — ٹامی کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے — آپ کی خاطر تو میں پورے دارالحکومت کو بم سے اڑا سکتا ہوں۔ لیکن بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گی" — ٹامی نے ہنستے ہوئے [illegible]

"پینا پلانا بعد میں اکٹھا ہی ہو جائے گا — یہاں ہماری باتیں کوئی نہیں سنے گا" — مادام لوسیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مادام! — یہاں میری اجازت کے بغیر مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی" — ٹامی نے کہا۔

مادام لوسیا نے ہاتھ میں موجود پرس کھولا اور اس میں سے نئے اور بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر میز پر رکھ دی۔ ٹامی کی نظریں اس گڈی پر جیسے چپک سی گئیں۔ اس کے چہرے پر اب مزید اشتیاق کے آثار ابھر آئے تھے۔

"یہ دس لاکھ روپے ہیں — اور اس کے ساتھ مجھ جیسی خوبصورتی بھی تمہیں مل سکتی ہے — اس لئے کہ تم مجھے پسند آئے ہو — لیکن کام ابھی اور اسی وقت ہونا چاہیئے" — مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — بہت بڑا انعام ہے — کام بتائیں" — ٹامی نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے جیگر چاہیئے — وہ یہاں کا نامی گرامی غنڈہ بتایا جاتا ہے اور آجکل لاپتہ ہے — لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ صرف اور صرف تم اس کا پتہ جانتے ہو" — مادام لوسیا نے کہا۔

"اوہ! — لیکن جیگر سے آپ کو کیا کام ہے" — ٹامی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں نے اس سے ایک بڑا سودا کرنا ہے — دس کروڑ ڈالر کا سودا — اشارے کے لئے جیولری کا لفظ ٹھیک رہے گا — اور مسٹر ٹامی! اگر یہ سودا ہو جاتا ہے تو اس انعام کے علاوہ دو فیصد کمیشن بھی آپ کو دیا جا سکتا

ہے — انکار کی صُورت میں کچھ بھی نہیں ملے گا" — مادام لوسیا نے کہا۔ وہ اس قسم کے غنڈوں کی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھی اس لئے اس نے ہر پہلو سے اُسے جکڑنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

"دس کروڑ ڈالر کا دو فیصد — اوہ! یہ تو بہت کم ہے — اگر آپ پانچ فیصد پر راضی ہو جائیں تو آپ کا کام ابھی ہو سکتا ہے" — ٹامی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں — جو میں نے کہہ دیا وہ فائنل ہے — ہاں یا ناں میں سے میں ایک لفظ سننا چاہتی ہوں — اور یہ بھی سُن لو — کہ میرا نام مادام نتاشے ہے — میں احمق نہیں ہوں کہ اس طرح اتنی بڑی رقم لے کر یہاں آگئی ہوں — اس لئے اگر تم زبردستی کی سوچ رہے ہو تو یہ ذہن سے نکال دو — جس طرح تم خوبصورتی پسند کرتے ہو۔ اسی طرح میں بھی مردانہ وجاہت کی شکاری ہوں — ورنہ تم مجھے انگلی بھی نہیں لگا سکتے — اگر تم جیگر سے ملوا دو تو پھر یہ رقم۔ میں اور دو فیصد کمیشن — سب تمہارا ہو جائے گا" — مادام لوسیا نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہوں! — ٹھیک ہے — میں سمجھ گیا — آؤ میں تمہیں جیگر کے پاس لے چلتا ہوں" — ٹامی نے فیصلہ کُن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے — لیکن یہ رقم وہیں تمہیں ملے گی" — مادام لوسیا نے کہا اور رقم اٹھا کر واپس پرس میں ڈال لی۔ اور کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"فکر نہ کرو — میں ہاتھ آیا شکار آسانی سے نہیں جانے دیا کرتا — تمہارا بھی کام ہو جائے گا اور میرا بھی — اس میں ہم دونوں کا ہی فائدہ

ہے" — ٹامی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گڈ! — سمجھدار بھی ہو — اور مجھے تمہاری یہ خصوصیت بھی پسند آئی ہے" — مادام لوسیا نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ" — ٹامی نے کہا اور میز کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ دونوں آگے پیچھے سیڑھیاں اترتے ہوئے ہال میں آگئے۔

"ٹونی! — میں ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں — میری واپسی رات کو ہی ہو سکے گی" — ٹامی نے کاؤنٹر کلرک سے کہا اور مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

کاؤنٹر کلرک ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"باہر میری کار موجود ہے" — مادام لوسیا نے باہر آتے ہی کہا۔

"اور کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ" — ؟ ٹامی نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی نہیں — میں اکیلی ہی ہر کام کے لئے کافی ہوں" — مادام لوسیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے — آؤ" — ٹامی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کندھے اُچکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مادام لوسیا کے ساتھ چلتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

مادام لُوسیا نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی اور اس نے سائیڈ والا دروازہ کھول دیا۔ ٹامی گھوم کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"واہ! — بڑی خوبصورت اور قیمتی کار ہے" — ٹامی نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"پسندیدگی کا شکریہ" ــــ مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کار کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دی۔

"تمہیں یہاں کی سڑکوں کے نام آتے ہیں" ــــ ؟ ٹامی نے پوچھا۔

"نہیں! ــــ میں یہاں اجنبی ہوں ــــ تم راستہ بتاتے جاؤ" ــــ مادام لوسیا نے کہا اور ٹامی کی آنکھوں میں قدرے اطمینان کی جھلکیاں ابھر آئیں۔ مادام لوسیا دل ہی دل میں مسکرا دی۔ اور پھر ٹامی کے بتانے پر وہ مختلف سڑکوں پر کار دوڑاتی رہی۔ اسے بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ ٹامی خوامخواہ مختلف سڑکوں پر چکر لگوا رہا ہے۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ ٹامی ایسا کیوں کر رہا تھا۔ کیونکہ ٹامی کی بیک مرر پر اٹھتی ہوئی بار بار نگاہوں کا مقصد وہ اچھی طرح سمجھتی تھی۔ ٹامی پوری طرح تسلی کر رہا تھا کہ کہیں ان کا تعاقب تو نہیں ہو رہا۔

"اب دائیں ہاتھ پر موڑ دو" ــــ ٹامی نے ایک چوک پر پہنچتے ہی کہا اس بار اس کے لہجے میں اطمینان تھا۔

مادام لوسیا نے کار موڑ دی۔ یہ شہر سے باہر جانے والی سڑک تھی اور پھر ٹامی کے کہنے پر وہ ایک بائی روڈ پر مڑ گئی۔ یہ بائی روڈ ہرے بھرے کھیتوں میں سے ہو کر گذرتی تھی۔

کافی آگے جانے کے بعد کھیتوں کے درمیان ایک فارم ہاؤس کی بڑی سی عمارت نظر آنے لگی۔ اور مادام لوسیا نے ٹامی کے کہنے سے پہلے ہی کار اس طرف موڑ دی۔

"یہ جیگر چھپ کیوں گیا ہے ــــ کیا اسے کسی سے خطرہ ہے۔"؟

نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

معلوم نہیں ــــ یہ اسی سے پوچھ لینا ــــ میرا وہ صرف دوست میں نے اس کے کاروبار میں کبھی مداخلت نہیں کی" ــــ ٹامی جواب دیا اور مادام لوسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فارم ہاؤس کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔ مادام لوسیا نے کار پھاٹک سامنے روک دی۔

تین بار لمبے ہارن بجاؤ" ــــ ٹامی نے کہا اور مادام لوسیا نے ی ہدایت کی تعمیل کر دی۔

چند لمحوں بعد ہی پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور مشین گن سے مسلح ک آدمی باہر نکل آیا۔

پھاٹک کھولو ــــ ہمیں تمہارے باس سے ایک ضروری کام کے ملنا ہے" ــــ ٹامی نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

اوہ! ــ باس ٹامی آپ ــ ٹھیک ہے" ــــ نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر کھڑکی میں غائب ہو گیا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور لوسیا کار اندر لیتی گئی۔ فارم ہاؤس طویل رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ اور اس کی عمارت بھی خاصی جدید اور نئی تعمیر شدہ تھی۔ سامنے بنے ہوئے طویل برآمدے میں دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ مادام لوسیا نے کار برآمدے کے سامنے روک دی۔ اور پھر ٹامی کے اشارے پر وہ نیچے اتر آئی۔ مسلح افراد تیزی سے آگے بڑھ کر ان کے قریب آ گئے۔ وہ بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔

تم یہیں رکو ــ میں پہلے جیگر سے بات کر لوں۔ وہ بے حد محتاط قسم

کا آدمی ہے" ـــــ ٹامی نے لوسیا سے مخاطب ہو کر کہا اور لوسیا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

ٹامی لمبے لمبے ڈگ بھرتا برآمدے سے ہوتا ہوا درمیانی گیلری میں غائب ہو گیا۔ لوسیا اطمینان سے کھڑی اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔

تقریباً دس منٹ بعد ٹامی واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک دبلا پتلا سا آدمی تھا۔ جس کا لمبوترا سا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی نیولا ہو۔ لوسیا کو دیکھتے ہی اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں بھی چمک ابھر آئی۔

"یہ ہیں مسٹر جیگر ـــ جن سے تم ملنا چاہتی تھیں" ـــــ ٹامی نے نیولے کی شکل والے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ٹامی! ـــ لیکن کیا ہمیں یہیں کھڑے ہو کر ہی ساری بات کرنی ہو گی" ـــــ لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مادام! ـــ تمہارے لئے تو میں نے خاص الخاص کمرہ کھلوایا ہے ـــ آیئے" ـــ جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام لوسیا مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔

"لیکن تمہیں پہلے تلاشی دینا ہو گی ـــ یہ میرا اصول ہے ـــ باٹو پرس کی تلاشی لو" ـــ جیگر نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں" ـــــ مادام لوسیا نے بے نیازی سے جواب دیا اور اس نے پرس اس آدمی کی طرف بڑھا دیا جسے باٹو کے نام سے پکارا گیا تھا۔ باٹو نے پرس کھول کر اسے اچھی طرح دیکھا۔

"باس! ـــ اس میں رقم کے علاوہ لیڈیز ضرورت کا سامان ہے۔"

باٹو نے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ واپس کر دو" ـــ جیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور باٹو نے پرس بند کر کے لوسیا کی طرف بڑھا دیا۔

"جسمانی تلاشی بھی لے لو" ـــ لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس میں ہم دونوں ماہر ہیں ـــ اطمینان سے لے لیں گے فکر نہ کرو۔" جیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار ٹامی بھی اس کی ہنسی میں شامل ہو گیا۔ مادام لوسیا بھی مسکرا دی۔

"ضرور ضرور ـــ ماہرین مجھے بے حد پسند ہیں" ـــ مادام لوسیا نے کہا اور جیگر اور ٹامی دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر دونوں ہی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"بہت خوب مادام! ـــ آپ واقعی بہت سمجھدار ہیں ـــ آیئے۔" جیگر نے کہا اور مادام لوسیا ان کے ساتھ چلتی ہوئی راہداری کے اختتام پر موجود سیڑھیاں اُتر کر ایک اور راہداری میں پہنچی۔ اس میں ایک بڑا سا دروازہ تھا۔ جو فولاد کا بنا ہوا تھا۔ اور اس پر سُرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ جیگر نے آگے بڑھ کر دروازے کے ساتھ دیوار پر لگے ہوئے بٹنوں کے ایک پینل پر دو بٹن دبائے تو بلب بجھ گیا۔ اور فولادی دروازہ خود بخود کھلتا گیا۔ اور مادام لوسیا ان کے ساتھ چلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ دروازہ ان کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کی ایک سائیڈ پر شیشے کی الماری میں شراب کی بوتلیں نظر آ رہی تھیں۔ ایک طرف ایک خوبصورت اور آرام دہ پلنگ موجود تھا اور ساتھ ہی ایک میز تھی جس کے گرد چار کرسیاں پڑی تھیں۔

"بیٹھو مادام" ــــ جیگر نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر ایک بڑی بوتل اور تین جام اٹھائے اور واپس آکر انہیں میز پر رکھ دیا۔ ٹامی بھی مادام لوسیا کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

جیگر نے بیٹھنے سے پہلے بوتل کھولی اور تینوں جاموں میں شراب بھر کر اس نے بوتل بند کی اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لیجیے! ــــ یہ دو سو سال پرانی شراب ہے ــــ نایاب تحفہ" ــــ جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر جام اٹھایا اور اس کی چسکی لی تو اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ واقعی شراب کا ذائقہ بتا رہا تھا کہ وہ پرانی شراب ہے۔

جیگر اور ٹامی بھی چسکیاں لینے لگے۔

"ہاں! ــــ اب بتاؤ مادام نتاشے! ــــ کہ تم دراصل کون ہو ــــ؟ اور کیا سودا کرنا چاہتی ہو" ــــ جیگر نے یکلخت سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق ایکمیلی سے ہے" ــــ مادام لوسیا نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس سے وضاحت کریں" ــــ؟ جیگر نے پوچھا۔

"سلور ہینڈز کا نام سنا ہے کبھی" ــــ مادام لوسیا نے کہا۔

"اوہ! ــــ سلور ہینڈز ــــ تو تمہارا تعلق سلور ہینڈز سے ہے ــــ کوئی ثبوت" ــــ؟ جیگر اس بُری طرح چونکا تھا کہ ٹامی بھی حیران ہو کر اُسے دیکھنے لگا۔

"ہاں ہاں ــــ ثبوت بھی ہے" ــــ مادام لوسیا نے کہا اور پرس کھول

...نے اس کی سائیڈ میں انگلیاں ڈالیں اور ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر ...نے جیگر کی طرف اچھال دیا۔

جیگر نے لپک کر کارڈ میز سے اٹھایا اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ کارڈ ...ی رنگ کا دائرہ تھا جس کے درمیان روپہلے رنگ کا ایک خوبصورت ہاتھ ...تھا۔ اس ہاتھ کی ہتھیلی میں سُرخ رنگ سے موت کا نشان یعنی ایک ...ی اور دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں۔

"ٹھیک ہے ــــ اب مجھے یقین آگیا" ــــ جیگر نے اطمینان بھرے ...یں کہا اور کارڈ واپس لوسیا کو دے دیا۔ لوسیا نے کارڈ دوبارہ پرس ... ڈال لیا۔

"تمہارے ڈیگورا سے تعلقات کیوں خراب ہوئے ہیں" ــــ؟ مادام ...نے پرس بند کرتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا سے ــــ کیا مطلب" ــــ؟ جیگر نے بُری طرح چونکتے ...ئے کہا۔

"سنو جیگر! ــــ تمہیں شاید معلوم ہو یا نہ ہو کہ ڈیگورا کے ستارے گردش ...آچکے ہیں ــــ اور سلور ہینڈز نے اس کا کاروبار سنبھال لیا ہے ــــ ...ورا زندہ ضرور ہے ــــ لیکن وہ روپوش ہو چکا ہے اور سلور ہینڈز نے ...ارا اور ٹام سے سارا مال اکٹھا ہی خرید لیا ہے ــــ اور اب سلور ہینڈز ...دو سے براہِ راست رابطہ کرنا چاہتی ہے ــــ اور ہمیں معلوم ہے ...کا دو ایک کوڈ نام ہے ــــ اصل رابطے کا کام تم کرتے ہو۔ لیکن ...لاپتہ ہو چکے تھے ــــ اس لئے میں خود تمہیں تلاش کرتے نکلی اور ...یہ لو کہ میں نے تمہیں تلاش کر لیا ہے" ــــ مادام لوسیا نے مسکراتے

ہوتے کہا۔

ٹامی اب حیران اور قدرے پریشان سا بیٹھا تھا۔ شاید اس کے تصور
میں بھی نہ تھا کہ یہاں اس قسم کی باتیں شروع ہو جائیں گی وہ تو عیاشی
چکر میں یہاں آیا تھا۔

"تو پھر تمہیں تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ جیگوار اور ٹام دونوں کو ڈیگورا
ہلاک کر دیا ہے ——— اور اب وہ مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتا
تاکہ سلور ہینڈز اس کاروبار میں آگے نہ بڑھ سکے کہ میں چھپ گیا
اس کے آدمی اب بھی میری تلاش میں ہیں ——— اور یہ بھی بتا دوں کہ
اطلاع ملی تھی کہ ڈیگورا میرے بعد سلور ہینڈز سے نمٹنے کا ارادہ رکھتا
جیگر نے کہا۔

"تم ڈیگورا کی بات چھوڑو ——— سلور ہینڈز اس سے خود ہی نمٹ
گی ——— میرا تمہیں تلاش کرنے کا مقصد دوسرا ہے ——— تم
ٹی۔ ٹو کے خام مال کی کان کا پتہ بتا دو اور اس کے بدلے تم جتنی رقم
لے لو" ——— مادام لوسیا نے کہا۔

"اوہ! ——— تم اس لئے مجھے تلاش کر رہی تھیں ——— لیکن مادام
تماشے! ——— شاید تم لوگ خوابوں میں زندہ رہنے والے ہو ———
کا ایک پیس لاکھوں ڈالر میں فروخت ہوتا ہے ——— یہ دنیا کی
ترین منشیات میں شمار ہونے لگی ہے ——— اور پوری دنیا میں اس
مانگ ہے ——— اور جس کان کا تم سودا کرنا چاہتی ہو۔ اس کان میں
سو سال تک روزانہ لاکھوں ٹی۔ ٹو کے پیس کے لئے خام مال مہیا کیا
ہے ——— اب تم خود سوچو کہ تم اس کان کے بدلے میں مجھے کیا قیمت

سکتی ہو ——— البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم ڈیگورا کا خاتمہ کر دو تو میں
والی شرائط پر تم سے کاروبار کرنے پر تیار ہوں" ——— جیگر نے
ہلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو! ——— سلور ہینڈز ذرا مختلف قسم کی تنظیم ہے ——— ڈیگورا
کاروبار کرنا جانتا ہے ——— لیکن سلور ہینڈز کاروبار کرانا جانتی
——— سلور ہینڈز کا پروگرام ہے کہ وہ پوری دنیا میں ٹی۔ ٹو خود سپلائی
——— تمہیں یہاں بے پناہ خطرات ہیں ——— کسی بھی لمحے یہ راز
ہو سکتا ہے کہ دنیا میں سپلائی ہونے والی ٹی ٹو کا خام مال یہاں
میں سے نکلتا ہے تو تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا ——— مافیا جیسی تنظیمیں
یہاں پہنچ جائیں گی اور پھر تم جانتے ہو کہ تم جیسے تھرڈ کلاس آدمی کا
ہو سکتا ہے ——— اس لئے سودا مہنگا نہیں کہ تم اپنی منہ مانگی
لے لو اور ایک طرف ہٹ جاؤ ——— اس کے بعد سلور ہینڈز
اور ٹی ٹو کا کاروبار جانے ——— اس کے ساتھ ہی ایک اور آفر بھی
اگر تم دنیا کے جس ملک میں چاہو۔ سلور ہینڈز تمہاری رہائش کا انتظام
ہے ——— تم ساری عمر عیاشی کر سکتی ہو۔ ہر قسم کے خطرات سے
۔ مادام لوسیا نے کہا۔

"مادام تماشے! ——— یہ ناممکن ہے۔ اور کوئی بات کریں" ———
جیگر نے روکھے پن سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کام کی بات ہو سکتی ہے ——— میں تمہیں سوچنے کا وقت دے
——— مادام لوسیا نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

——— جیگر جو فیصلہ کر دیتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے آخری ہوتا

ہے" ـــــ جیگر نے کہا۔

"یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے ـــــ مجھے اجازت" ـــــ لوسیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ میرا انعام ـــــ کیش" ـــــ ٹامی نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارا انعام شائد اس پرس میں ہے ـــــ اور اب مادام یہاں زندہ واپس نہیں جا سکتی ـــــ اس لئے بے فکر رہو" ـــــ جیگر نے زہر خند لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس نے ریوالور نکال لیا۔

"سلور ہینڈز کا کاروبار دیکھ کر بھی تم حماقت کرنے پر آمادہ ہو" ـــــ مادام لوسیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو ـــــ میرے لئے تمہارے ہاتھ سلور ہینڈز کیا ـــــ گولڈن ہینڈز ثابت ہوں گے" ـــــ جیگر نے کہا اور اسی لمحے ٹامی نے جھپٹ کر میز پر پڑا ہوا مادام لوسیا کا پرس اٹھا لیا۔

"تم اسے لے آئے ہو ٹامی! ـــــ اور تم میرے دوست بھی ہو اس لئے میں تمہیں پہلا نمبر دے رہا ہوں ـــــ جاؤ اسے اس بیڈ پر لے جاؤ اور خوب جی بھر کر عیش کر لو ـــــ اس کے بعد تم یہ پرس لے کر یہاں سے چلے جانا ـــــ پھر میں جانوں اور یہ خوبصورت تماشے" ـــــ جیگر نے ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹامی کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"تو تم اس کان کا پتہ نہیں بتاؤ گے" ـــــ مادام لوسیا نے [illegible] ہوئے کہا۔ وہ میز کے کنارے پر دونوں ہاتھ رکھے بڑے اطمینان سے کھڑی تھی۔

"بتا دیں گے ـــــ بتا دیں گے ـــــ اتنی جلدی بھی کیا ہے ـــــ کیوں ٹامی" ـــــ جیگر نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"ہاں! ـــــ ضرور بتائیں گے خوبصورت پھول ـــــ سب کچھ بتا دیں گے" ـــــ ٹامی نے ہنستے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں چیختے ہوئے پشت کے بل نیچے گرے۔ مادام لوسیا نے یکلخت میز ان دونوں پر الٹا دی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹی اور اس کی توقع کے عین مطابق میز واپس آڑتی ہوئی عین اسی جگہ آئی جہاں ایک لمحہ پہلے مادام لوسیا کھڑی تھی۔ لیکن ظاہر ہے مادام لوسیا وہاں سے پہلے ہی ہٹ چکی تھی۔ اس لئے میز دور فرش پر جا گری۔

وہ دونوں ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے لگے تھے کہ مادام لوسیا یکلخت اپنی جگہ سے اچھلی اور وہ دونوں ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے جا گرے۔ مادام لوسیا کی دونوں لاتیں پھیل کر ان دونوں کے سینوں سے ٹکرائی تھیں اور اس کے ساتھ ہی مادام لوسیا یکلخت قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ قلابازی کھائی اور اس بار ٹامی کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ مادام کی زوردار فلائنگ کک پوری قوت سے اس کے سینے پر پڑی تھی۔

جیگر نے انتہائی تیز رفتاری سے اچھل کر اس طرف چھلانگ لگائی جہاں اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر جا گرا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ ریوالور پر پڑتا، مادام لوسیا نے یکلخت ایک قلابازی کھائی اور پھر فضا میں ہی وہ گھومتی ہوئی عین اس جگہ جا کھڑی ہوئی جہاں جیگر ہاتھ بڑھا کر ریوالور اٹھانا چاہتا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مادام لوسیا کے نوک دار

سینڈل کی نوک پوری قوت سے جیگر کے چہرے سے ٹکرائی اور جیگر کے حلق سے اس قدر زور دار چیخ نکلی کہ پورا ہال گونج اٹھا۔ وہ بے اختیار پیچھے کی طرف سمٹا تھا اور مادام لوسیا نے پلک جھپکنے میں جھک کر ریوالور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ٹامی کے حلق سے چیخ نکلی۔ وہ دھماکے سے نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ وہ دراصل اس بوتل کی طرف لپک رہا تھا جو میز کے ساتھ ہی نیچے گر کر ٹوٹنے کی بجائے لڑھکتی ہوئی دیوار سے جا لگی تھی۔ لیکن مادام لوسیا ــــــ ان کی توقعات سے کہیں زیادہ، پھرتیلی اور مارشل آرٹ میں ماہر ثابت ہوئی تھی۔ اس نے خالی ہاتھ صرف چند ہی لمحوں میں نہ صرف ٹامی کا خاتمہ کر دیا تھا بلکہ اب وہ جیگر بھی اس کے رحم و کرم پر تھا۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ جیگر" ــــــ مادام لوسیا نے غراتے ہوئے کہا اور جیگر دانت بھینچتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی ناک پچک گئی تھی اور چہرہ لہولہان ہو گیا تھا۔

"اب بھی وقت ہے ــــــ منہ مانگی رقم لے لو اور کان کا پتہ بتا دو" ــــــ مادام لوسیا نے کہا۔

"تم مجھ سے کچھ نہیں معلوم کر سکتیں ــــــ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں سمجھ نہ سکا ــــــ حالانکہ سلور ہینڈز کا کارڈ دیکھتے ہی مجھے سمجھ جانا چاہیے تھا کہ اس کارڈ کی حامل عورت عام عورت نہیں ہو سکتی ــــــ اور مجھے فوراً تمہیں گولی مار دینی چاہیے تھی ــــــ بہر حال مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے زندہ رکھنے پر مجبور ہو" ــــــ جیگر نے جواب دیا۔

"کوئی ضروری نہیں ہے ــــــ سلور ہینڈز تمہارا خاتمہ کر کے خود بھی

کان تلاش کر سکتی ہے" ــــــ مادام لوسیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیگر کے حلق سے ایک طویل چیخ نکلی اور وہ دھڑام سے پشت کے بل فرش پر گرا۔ گولی اس کی ران میں لگی تھی۔ مادام نے دوبارہ ٹریگر دبایا اور دوسری گولی اس کی دوسری ران میں پیوست ہو گئی۔

"بولو ــــــ ورنہ ــــــ" مادام نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی تیسری بار ٹریگر دبا دیا۔ لیکن اس بار جیگر کی چیخ نہ نکلی۔ جب کہ گولی اس کے بازو میں لگی تھی۔ وہ شاید بیہوش ہو چکا تھا۔

"ابھی سے بیہوش ہو گئے ــــــ ابھی تو آٹھ گولیاں چیمبر میں موجود ہیں" ــــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے بیہوش پڑے ہوئے جیگر کی پسلیوں میں پوری قوت سے لات ماری اور جیگر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ مادام نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور گولی اس کے دوسرے بازو میں گھس گئی۔

"بولو! ــــــ ابھی سات گولیاں باقی ہیں" ــــــ مادام نے چیخ کر کہا اور دوبارہ ٹریگر دبا دیا۔ جیگر اب بری طرح پھڑک رہا تھا اس کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ اس بار گولی اس کی پنڈلی پر پڑی تھی۔

"بولو جیگر! ــــــ پتہ بتاؤ ــــــ ورنہ ــــــ" مادام لوسیا نے کہا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ گولی دوسری پنڈلی میں گھس گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا ایک بار پھر بیہوش ہو گیا۔ مادام نے پھر آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر وار کیا اور پھر اس کی دونوں ٹانگیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آ گئیں اور اس وقت تک اس نے اپنی ٹانگیں نہ روکیں جب

تک جیگر دوبارہ ہوش میں نہ آگیا۔

اب تو جیگر سے پوری طرح چیخا بھی نہ جا رہا تھا کہ مادام نے پھر ٹریگر دبا دیا اور جیگر کی چیخیں یکلخت بلند ہوگئیں۔ وہ اب پھڑک بھی نہ سکتا تھا۔ اس کے دونوں بازوؤں۔ کلائیوں۔ پنڈلیوں اور رانوں کی ہڈیاں گولیوں سے ٹوٹ چکی تھیں۔ مادام لوسیا کی بھرپور ضربات نے اس کی دائیں طرف کی کئی پسلیاں بھی توڑ دی تھیں۔

"جلدی بولو ۔۔۔ اب بھی وقت ہے ۔۔۔ تمہارا علاج بھی ہو گا۔ رقم بھی ملے گی اور تحفظ بھی" ۔۔۔ مادام نے غراتے ہوئے کہا۔

"ب ۔۔ ب ۔۔ بتاتا ہوں ۔۔ بتاتا ہوں ۔۔ رقم دو گی" ۔۔ جیگر نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔ اس کا سارا دم خم ختم ہو چکا تھا۔

"کروڑوں ڈالر رقم ۔۔ علاج ۔۔ عیاشی ۔۔ تحفظ ۔۔ سب کچھ ملے گا ۔۔ میرا وعدہ ہے یہ ۔۔ اور میرا وعدہ حتمی ہوتا ہے ۔۔ ورنہ سوچ لو کہ ابھی کئی گولیاں چیمبر میں موجود ہیں ۔۔ آخری گولی تمہارے دل میں سوراخ کرے گی ۔۔ اس سے پہلے نہیں" ۔۔ مادام لوسیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس بار گولی نے جیگر کا ایک کان اڑا دیا تھا۔

"کان ترا کری پہاڑ میں ہے ۔۔ لیکن کہاں ہے ۔۔ مجھے اس کا علم نہیں ۔۔ میں تو جانسن اینڈ کمپنی کے مالک جانسن سے مال خریدتا ہوں" ۔۔ جیگر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جانسن کو اس کی اصل اہمیت کا علم ہے" ۔۔ ؟ مادام لوسیا نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رنگ بنانے کے کام آتا ہے ۔۔ اسے ٹام کہتے ہیں" ۔۔ جیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز ڈوب گئی۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مادام لوسیا نے ٹریگر دبا دیا اور اس بار گولی ٹھیک جیگر کے دل پر پڑی اور وہ ایک لمحے کے لئے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"ہونہہ ۔۔ اسے کہتے ہیں حماقت ۔۔ پہلے ہی بتا دیتا" ۔۔ مادام لوسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریوالور کا چیمبر کھولا۔ اسے اس ریوالور کے وزن سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا چیمبر بارہ گولیوں کا ہو سکتا ہے۔ چیمبر کھولنے پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ واقعی چیمبر بارہ گولیوں کا تھا اور ان میں اب بھی تین گولیاں باقی تھیں۔ اس نے چیمبر بند کر دیا۔

"کافی ہیں" ۔۔ مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑا ہوا اپنا پرس اٹھایا۔ اس میں ریوالور رکھا اور پھر اسے کندھے سے لٹکا کر وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے کی ساخت دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے۔ اور یقیناً جیگر اسے یہاں اس لئے لے آیا تھا کہ اگر مادام لوسیا سے زبردستی کرنی پڑی تو اس کی آواز باہر نہ جا سکے۔ لیکن یہی ساؤنڈ پروف کمرہ الٹا ان پر ہی استعمال ہوا۔ اور مادام لوسیا نے اطمینان سے گولیاں چلائیں اور باہر کسی کو بھی معلوم ہی نہ ہو سکا۔

دروازے کے ساتھ لگے ہوئے پینل کو چند لمحے مادام غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے دو بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے دروازہ خود بخود کھلا اور

مادام اچھل کر باہر راہداری میں آگئی۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔

ابھی اس نے دو سیڑھیاں ہی طے کی تھیں کہ اوپر ایک مسلح آدمی کی شکل نظر آئی۔ وہ شاید مادام کے قدموں کی آواز سن کر آیا تھا۔

"تمہارا نام باڑو ہے نا ــــ ادھر آؤ جلدی ــــ جیگر تمہیں اندر بلا رہا ہے" ــــ مادام لوسیا نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ خود ــــ یا ٹامی ــــ" اس آدمی نے جلدی سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ لیکن اس نے مشین گن ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔

"وہ ایک مخصوص کال سننے میں مصروف ہیں" ــــ مادام نے کہا اور اطمینان سے مڑ گئی۔ جیسے اسے ذرا بھی باڑو سے خطرہ نہ ہو۔ اب اس کی پشت باڑو کی طرف تھی۔ اور ظاہر ہے باڑو کی مشین گن کا رخ اس کی پشت کی طرف تھا۔ اس طرح مادام نے نفسیاتی چال چل کر باڑو کو مطمئن کر دیا تھا کہ اگر مادام غلط کہہ رہی ہوتی تو پھر وہ خود مشین گن کی طرف پشت کیوں کر لیتی۔

مادام بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی واپس اس دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ باڑو اس کے پیچھے تھا۔ دروازہ دوبارہ بند ہو چکا تھا۔ اور اس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

مادام نے اس طرح آگے بڑھ کر پینل کے بٹن دباتے جیسے وہ خود ہی یہاں کی انچارج ہو۔ بٹن دبتے ہی سرخ بلب بجھ گیا اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔

"باڑو آگیا ہے جیگر" ــــ مادام نے کھلے دروازے سے اندر داخل

ہوتے ہوئے کہا۔ اور باڑو اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ اسی لمحے مادام بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور دوسرے لمحے باڑو بری طرح چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ مشین گن اب مادام کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی۔ دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

مادام نے تیزی سے گھوم کر نہ صرف مشین گن پر ہاتھ ڈالا تھا بلکہ ایک زوردار جھٹکا بھی دیا تھا۔ اس طرح نہ صرف مشین گن اس کے ہاتھوں میں آگئی تھی بلکہ باڑو بھی چیختا ہوا آگے دوڑتا چلا گیا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ باڑو مڑتا۔ مادام نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور گولیاں بارش کی طرح باڑو کے مڑتے ہوتے جسم سے ٹکرائیں اور وہ لٹو کی طرح گھوم کر بغیر چیخے فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

مادام لوسیا نے آگر دوبارہ پینل پر موجود بٹن دباتے اور دروازہ کھلنے پر وہ اطمینان سے راہداری میں آگئی۔ اب اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ اور اس کے اندازے کے مطابق ابھی دو آدمی اوپر موجود تھے۔ کیونکہ اس نے اب تک تین آدمی جیگر کے علاوہ وہاں دیکھے تھے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہاں زیادہ آدمی ہوں۔

سیڑھیوں پر پہنچ کر مادام ایک لمحے کے لئے رکی اور پھر اس نے پرس سے ریوالور نکالا اور اس کا رخ راہداری کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ گولی چلنے کا زوردار دھماکہ ہوا اور مادام جلدی سے دروازے کی اوٹ میں رک گئی۔ ریوالور اب اس کے ہاتھ میں تھا جب کہ مشین گن اس کے کندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ راہداری میں ہونے والا دھماکہ باہر موجود افراد کو سیڑھیوں پر ضرور کھینچ لائے گا۔ اور پھر اس کا خیال

درست ثابت ہوا۔ اُسے سیڑھیوں کے شروع کے حصے میں آوازیں سنائی دیں اور پھر ایک آدمی کے تیزی سے سیڑھیاں اُترنے کی آواز سنائی دی۔

آواز سنتے ہی مادام لوسیا نے بجلی کی سی تیزی سے مُڑ کر یکلخت ٹریگر نہ صرف ایک بار ــــ بلکہ فوراً ہی دوسری بار بھی دبا دیا۔ اور پہلی گولی نے آدھی سیڑھیوں پر موجود نیچے آتے ہوئے آدمی کو گرایا۔ جبکہ دوسری گولی نے سیڑھیوں کے شروع پر کھڑے ہوئے دوسرے آدمی کو ہٹ کر دیا۔ اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے سیڑھیوں پر گرنے لگے۔ لیکن وہ دونوں ابھی زندہ ضرور تھے۔

مادام لوسیا نے یکلخت ریوالور ایک طرف پھینکا اور پھر تیزی سے مشین گن کندھے سے اتار کر سیدھی کی اور دوسرے لمحے سیڑھیاں گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اُٹھیں۔ اور وہ دونوں آدمی آخری سیڑھی پر پہنچنے سے پہلے ہی مُردہ ہو چکے تھے۔

مادام نے پہلے ریوالور اس لئے استعمال کیا تھا کہ اس کا خیال تھا کہ مشین گن کی گولیوں کا دباؤ سیڑھیوں کے اوپر کھڑے آدمی کو پیچھے کی طرف اچھال دے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس آدمی کے جسم میں اتنی جان رہ جائے کہ وہ مشین گن استعمال کر سکے۔ اس طرح مادام خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ لیکن ریوالور کی گولی ایک تھی اس لئے وہ اس قدر دباؤ نہ ڈالتی کہ وہ اچھل کر دُور جا گرتا۔ وہ آدمی گولی کھا کر پُشت کے بل گرا ضرور تھا لیکن مادام کی توقع کے عین مطابق وہ سیڑھیوں کے اوپر ہی گرا تھا اور نیچے گر کر اس کا توازن لازماً سیڑھیوں پر گرنے کے حق میں ہی رہا۔ اور وہ

اُلٹ پلٹ کر نیچے گرتا آیا۔

مادام لوسیا مشین گن سنبھالے تیزی سے سیڑھیاں اوپر چڑھتی گئی تاکہ اگر عمارت میں اور کوئی آدمی ہو تو اس کے سیڑھیوں تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ اوپر پہنچ جائے۔

مادام لوسیا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئی۔ لیکن اور کوئی آدمی نمودار نہ ہوا۔ شاید اور کوئی آدمی اس عمارت میں تھا ہی نہیں۔

مادام لوسیا تیزی سے بھاگتی ہوئی برآمدے میں پہنچی اور پھر ایک ستون کی اوٹ میں رُک گئی۔ وہ اب بڑے چوکنے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔

اور پھر جب اُسے اطمینان ہو گیا کہ فارم ہاؤس میں اب اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ اطمینان سے برآمدے کے سامنے کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ نمایاں تھی۔

" اوہ اب ــ مجھے چیک کر لینا چاہیئے ــــ لازماً یہاں ایسے کاغذات موجود ہوں گے ــــ جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جیگر نے مرتے وقت سچ بولا تھا ــــ یا جھوٹ " ــــ مادام لوسیا نے اچانک سوچا اور پھر وہ تیزی سے واپس مُڑی اور اندر جا کر اس نے کمروں کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ وہ بڑے ماہرانہ انداز میں تلاشی لے رہی تھی۔

اور پھر ایک کمرے کی الماری سے وہ ایک فائل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گئی جس میں نہ صرف جانسن کا نام موجود تھا بلکہ مال کی سپلائی کے سلسلے میں حساب کتاب بھی درج تھا۔ مادام سمجھ گئی کہ جیگر نے درست

بتایا ہے۔ ویسے بھی اُسے یقین تو پہلے سے تھا کیونکہ جس حالت میں جگر نے بتایا تھا اس حالت میں جھوٹ بولنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہوتا۔ لیکن اب اُسے مکمل یقین ہو گیا تھا۔

"یہ جانسن اینڈ کمپنی یقیناً اس پہاڑ کی ٹھیکیدار کمپنی ہو گی ــــــ اسی سے جیگر فی۔ ٹو خریدتا ہو گا" ــــــ مادام نے کار میں بیٹھتے ہوئے سوچا اور پھر اس کی کار اس فارم ہاؤس سے نکل کر مین روڈ کی طرف بڑھنے لگی مین روڈ پر پہنچتے ہی اس نے کار کا رُخ اس طرف موڑ دیا جہاں رابرٹ سنٹر تھا۔ وہ اب جلد از جلد چیف باس سے بات کرنا چاہتی تھی۔ تاکہ اس کمپنی کے خاتمے اور فی۔ ٹو کی کانوں پر مکمل طور پر قبضہ کرنے کی پلاننگ کی جا سکے۔

عمران نے کارٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس کے سامنے روکی اور پھر نیچے اُتر کر اُسے لاک کرتا ہوا وہ جیولری ہاؤس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میک اَپ کر رکھا تھا اور لباس بھی قرینے کا پہنا ہوا تھا۔ یہ جیولری ہاؤس خاصا بڑا تھا۔ اور یہاں ہر قسم کے قیمتی اور جدید فیشن کے زیورات کے علیحدہ علیحدہ کاؤنٹر موجود تھے۔ جن میں سے ہر کاؤنٹر پر خوبصورت سیلز گرل موجود تھی۔ ہر کاؤنٹر پر عورتیں اور مرد نظر آ رہے تھے جو جیولری خریدنے میں مصروف تھے۔ ہال کے اندر مسلح گارڈز بھی کونوں میں کھڑے تھے جن کے جسموں پر مخصوص یونیفارم تھی۔ اور یونیفارم پر جیولری ہاؤس کے بیج کے ساتھ ساتھ سرکاری اجازت نامہ بھی سٹکر کے طور پر چسپاں تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جیولری ہاؤس والوں نے باقاعدہ حکومت سے اجازت لے کر ان مسلح گارڈوں کو ڈاکے سے بچنے کے لئے ملازم رکھا ہوا تھا۔

عمران کسی کاؤنٹر کی طرف بڑھنے کی بجائے سیدھا اس طرف کو بڑھ گیا

جس پر منیجر کے نام کی تختی موجود تھی۔ اور ایک اُدھیڑ عمر آدمی موٹے شیشوں کی عینک لگائے بیٹھا حساب کتاب میں مصروف تھا۔

"کیا میں آپ کے دو جمع دو چار میں مداخلت کر سکتا ہوں" ——— عمران نے قریب پہنچ کر کہا تو منیجر چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھا کر موٹے شیشوں میں سے اُسے دیکھا اور پھر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"جی ضرور ——— تشریف رکھیئے ——— میرے لائق کوئی خدمت" ——— منیجر شاید عمران کی وجاہت سے متاثر ہو گیا تھا۔

"جی ہاں! ——— میں نے بڑی مشکل سے آپ کے لائق خدمت ڈھونڈ نکالی ہے" ——— عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور منیجر کا خشک چہرہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔ شاید اُسے عمران کا فقرہ سمجھ ہی نہ آیا تھا وہ حساب کرتے کرتے ہر قسم کے ذوق سے عاری ہو چکا تھا۔

"جی ——— کیا مطلب" ——— منیجر نے رُوکھے سے لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے خدمت پوچھی تھی ——— اور وہ بھی اپنے لائق ——— تو وہ میں نے ڈھونڈ نکالی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جی فرمائیے" ——— منیجر نے اُکتا کر پوچھا۔

"مادام زویا کی فرمائش ہے کہ اُسے جیولری کے دس سیٹ اور چاہئیں" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مادام زویا" ——— منیجر نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے اس نے یہ نام زندگی میں پہلی بار سنا ہو۔

"جی ہاں ——— مادام زویا ——— جنہوں نے فیشن شو کے لئے آپ سے جیولری کے سیٹ خریدے تھے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"ہم سے خریدے تھے ——— نہیں جناب! ——— ہم سے کسی مادام زویا نے سیٹ نہیں خریدے ——— ویسے آپ کو جیولری کے سیٹ چاہئیں تو آپ کاؤنٹرز چیک کر لیں" ——— منیجر نے خشک لہجے میں کہا۔

"آپ نے شیرٹن ہوٹل میں ہونے والا فیشن شو دیکھا تھا" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں ——— ان خرافات کے لئے نہ میرے پاس وقت ہے اور نہ رقم" ——— منیجر نے جواب دیا۔

"جیگوار کے بعد یہاں مالک کون ہے" ——— ؟ عمران کا لہجہ بھی اب بے حد خشک ہو گیا تھا۔

"اوہ! ——— جیگوار کے بعد ان کے بزنس پارٹنر ہیں جناب مٹکاف ——— وہ اندر کمرے میں بیٹھے ہیں" ——— منیجر نے اپنی جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا اور عمران اٹھ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے کے دروازے پر ایک دربان موجود تھا۔

"مسٹر مٹکاف سے کہو کہ سنٹرل انٹیلی جنس کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر آئے ہیں" ——— عمران نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ! ——— تشریف لے جائیں" ——— دربان نے عہدہ سنتے ہی جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک خاصا جدید قسم کا دفتر تھا جس میں ایک بوڑھا آدمی میز کے پیچھے بیٹھا ٹیلیفون میں مصروف تھا۔ عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس نے چونک کر رسیور رکھ دیا اور پھر سوالیہ نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس" ——— عمران نے مصافحے کے

لئے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ — اوہ! — خوش آمدید — جناب خوش آمدید" — عمران کا اثر بوڑھے مشکاف پر بجلی جیسا ہوا اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جلدی سے اس نے مصافحہ بھی کیا۔

"آپ کا نام مشکاف ہے —؟" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! — جی ہاں! — میرا نام مشکاف ہے — تشریف رکھیئے — کیا پینا پسند کریں گے آپ" — مشکاف نے بے اختیار ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"سوری! — ڈیوٹی کے دوران میں صرف ڈیوٹی ہی دیتا ہوں" — عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے" — مشکاف نے بھی واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ جیگوار کے بزنس پارٹنر ہیں —؟" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! — ہم دونوں ہی اس کے مالک ہیں — اور جیگوار کے قتل کے بعد اب سارا کاروبار مجھے ہی سنبھالنا پڑا ہے۔ لیکن جناب! میں پولیس کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں تو بیرونِ ملک کاروبار کے سلسلہ میں مستقل رہتا ہوں — مجھے تو پیرس میں جیگوار کے قتل کی اطلاع ملی ہے اور میں دوسرے روز یہاں پہنچا تھا" — مشکاف نے جلدی جلدی خود ہی کہنا شروع کیا۔

"میرا مقصد یہ نہ تھا کہ آپ نے جیگوار کو قتل کیا ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — دراصل یہاں کی پولیس بھی عجیب ہے — انہیں سب سے

پہلے مجھ پر ہی شک گذرا کہ شاید کاروبار پر قبضہ جمانے کے لئے میں نے ہی جیگوار کو قتل کیا ہے — بڑی مشکل سے انہیں یقین آیا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا" — مشکاف نے قدرے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پولیس کا کام قتل کی تفتیش کرنا ہے — ہمارے محکمے کا کام دوسرا ہے — یہاں پچھلے دنوں ایک فیشن شو ہوا ہے۔ اس میں شریک ہونے والی ماڈلز نے جو جیولری پہن رکھی تھی وہ آپ کے جیولری ہاؤس کی تیار کردہ تھی — میں نے اس کا ریکارڈ چیک کرنا ہے — لیکن آپ کا منیجر بتا رہا ہے کہ یہ جیولری یہاں تیار نہیں ہوئی — حالانکہ وہ یہیں تیار ہوئی تھی — میں نے سوچا کہ آپ سے مل لوں — ورنہ دوسری صورت یہی ہو سکتی ہے کہ میں منیجر کو مع ریکارڈ کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں" — عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! — اوہ جناب! — ایسا مت کریں — ہمارا تو ادارہ ہی ڈوب جائے گا — ویسے جہاں تک مجھے یقین ہے منیجر نے جھوٹ نہ بولا ہو گا کیونکہ اسے علم ہی نہ ہو گا — میں فورمین کو بلاتا ہوں۔ وہ یہاں کا پرانا آدمی ہے اور وہ جیگوار کا دستِ راست رہا ہے" — مشکاف نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر دبا دیا۔

"فورمین جانی کو فوراً میرے دفتر بھیجو" — مشکاف نے نمبر پریس کرتے ہی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس سر" — آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹھو جانی" ــــ مٹکاف نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اُسے روک دیا اور مٹکاف حیرت بھرے انداز میں خاموش ہو گیا۔

"مسٹر جانی! ــــ آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے۔ یہ مٹکاف صاحب کو تو کچھ علم ہی نہیں ــــ جیگوار زندہ ہوتا تو اس سے بات ہو جاتی ــــ آپ نے جو جیولری سپلائی کی ہے فیشن شو سٹائل ــــ وہ جعلی نکلی ہے" عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"جعلی ــــ وہ کیسے ــــ نہیں جناب! ــــ میں نے خود تیار کی ہے۔ بالکل وہی مال ہے جو نمونے کے طور پر مادام کو بھیجا گیا تھا ــــ یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں" ــــ فورمین جانی نے بُری طرح بھڑکتے ہوئے کہا۔

"میں مادام لوسیا کی طرف سے ہی تو آیا ہوں ــــ آپ جانتے ہیں کہ جیگوار کیوں قتل ہوا" ــــ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے ــــ ڈیگورا نے اُسے قتل کیا ہے ــــ میں نے مسٹر جیگوار سے کہا بھی تھا کہ جس پارٹی سے عرصے سے کاروبار ٹھیک جا رہا ہے اسی سے کیا جانا چاہیئے ــــ نئی پارٹی بہرحال نئی ہوتی ہے لیکن ان پر تو ڈبل قیمت اور سو پیس کا بھوت سوار تھا ــــ اور پھر ہر ماہ پچاس پیس ــــ اور نتیجہ یہی نکلا کہ جیگوار بھی قتل ہو گئے ــــ اور اب آپ کا یہ پیغام آ گیا ہے کہ مال جعلی تھا ــــ یہ سب چکر بازی ہے" ــــ جانی نے انتہائی جوشیلے اور تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے یہ کام کرتے" ــــ عمران نے بڑے تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

"کونسا کام ــــ جیولری کا کام تو میں پچاس سال سے کر رہا ہوں۔ میری ...ر کا ایک بھی آدمی نہیں ہے ــــ البتہ ڈٹو کا کام دو سال سے ہو رہا ہے ...ور آج تک ڈیگورا نے تو کبھی شکایت نہیں کی ــــ آپ کو پہلی بار مال ...پلائی ہوا۔ اور آپ کہہ رہے ہیں کہ جعلی ہے۔ حالانکہ میں دعوے سے ...تا ہوں کہ جو نمونہ بھیجا گیا تھا اور جسے مادام نے چیک کر کے آرڈر دیا تھا ...ال بالکل اسی کوالٹی کا ہے" ــــ جانی نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر میں یہ ثابت کر دوں کہ آپ ہمارے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں ...ور مال جعلی تیار ہو رہا ہے ــــ منگواؤ ابھی ایک سیٹ اور پھر دیکھو" ــــ ...ران نے بھی چیلنج بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں بالکل! ــــ اور اگر صحیح نکلا تو پھر ڈبل قیمت دینا ہوگی" ــــ ...انی نے اپنی پُرجوش طبیعت کے مطابق فوراً ہی چیلنج قبول کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل دونگا ــــ ابھی اور اسی وقت دوں گا ــــ بلکہ انعام بھی دونگا ...کن شرط یہی ہے کہ تم یہیں رہ کر سیٹ منگواؤ" ــــ عمران نے اُسے اور زیادہ چڑاتے ہوئے کہا۔

"بالکل ــــ میں یہیں منگواتا ہوں" ــــ جانی نے کہا اور جلدی ...ے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے ایک بٹن دبا دیا۔

"ٹسکی! ــــ سپیشل ورک کا ایک سیٹ لے کر دفتر میں آجاؤ" ــــ ...ورمین جانی نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ابھی آجاتا ہے" ــــ جانی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر واقعی پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی ہاتھ میں ایک ڈبہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ڈبہ فورمین جانی کے سامنے رکھ دیا۔

"بس جاؤ ——— میں اسے خود واپس لے آؤں گا" ——— جانی نے کہا اور ٹسکی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"لو دیکھو ——— اور ثابت کرو" ——— جانی نے ڈبہ کھول کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

عمران نے ڈبے میں موجود لاکٹ سیٹ اٹھایا اور غور سے آدیکھنے لگا۔ اور پھر اس کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"اوہ! ——— یہ تو واقعی اصلی ہے ——— اس کا مطلب ہے کہ ہمیں غلط اطلاع دی گئی ہے ——— ٹھیک ہے جانی صاحب! آئی ایم سوری میں مادام سے بات کرتا ہوں ——— اور آپ جتنا انعام کہیں میں دینے کے لئے تیار ہوں" ——— عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اجی چھوڑیئے! ——— کیسا انعام ——— اور یہ بھی سن لیجئے کہ ڈیگورا نے ہمیں چیلنج دیا ہے کہ اگر ہم نے مال سلور ہینڈز کو سپلائی کیا تو وہ پورے سٹاف کو موت کے گھاٹ اتار دے گا ——— اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ایک ہی صورت میں مال سپلائی ہو سکتا ہے کہ جب تک سلور ہینڈز اور ڈیگورا میں سے ایک کا خاتمہ نہیں ہو جاتا ——— بس یہ میرا فیصلہ ہے" ——— جانی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— آپ کا فیصلہ درست ہے ——— ڈیگورا کا خاتمہ بس ایک دو روز میں ہو جائے گا ——— آپ بے فکر رہیں مال بہر حال ہم نے ہی لینا ہے ——— لیکن ہمیں یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ آپ کو خام مال حاصل کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے ——— ڈیگورا اس سلسلے میں رکاوٹ ڈال رہا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اجی ڈیگورا نے آج تک اس سلسلے میں کوئی تعلق نہیں رکھا کہ خام مال ہمیں جنگیر دیتا ہے یا کوئی اور ——— اسے تو صرف مال چاہیئے ——— اور آپ بے فکر رہیں آپ کو مال چاہیئے مل جائے گا بس" ——— جانی نے کہا۔

"دراصل ہم نہیں چاہتے کہ آپ کو خام مال کے سلسلے میں کوئی تکلیف ہو" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تکلیف اکٹھا مال دینے میں ہوتی ہے ——— اب آپ کو کیا پتہ کہ ہمیں کتنی مشکل درپیش آتی ہے ——— جنگیر اکٹھا اتنا مال سپلائی نہیں کر سکتا اور ہم مجبور ہو جاتے ہیں ——— لیکن اب جنگیر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ سارا مال ہمیں سپلائی کرے گا ——— ریڈ سکوائر والوں کو نہیں کرے گا ——— کیونکہ وہ صرف انگوٹھی بناتے ہیں۔ ان کے پاس انگوٹھی کے علاوہ کاریگر ہی نہیں ہے ——— اور انگوٹھی اور لاکٹ میں ایک ہزار پرسنٹ کا فرق ہے ——— خوامخواہ انہوں نے ٹانگ اڑائی ہوئی ہے ——— جانی نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— شکریہ" ——— عمران نے کہا اور جانی ڈبہ اٹھائے بڑبڑاتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے جناب! ——— میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا" ——— مشکاف نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ——— اب ہمارا محکمہ مطمئن ہو گیا ہے۔ کوئی گڑبڑ نہیں ——— دراصل ہمیں یہ اطلاع ملی تھی کہ مال جعلی سپلائی کیا گیا ہے اور اس سے ہمارا ملک بدنام ہو رہا ہے ——— لیکن اب پتہ لگ گیا ہے کہ اطلاع غلط تھی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — تھینک یو — تھینک یو — مزید کوئی خدمت" — مشکاف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"شکریہ! — اتنا ہی کافی ہے" — عمران نے کہا اور اٹھ کر اس نے مشکاف سے ہاتھ ملایا اور پھر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے چہرے پر شدید جوش کے آثار نمایاں تھے۔ اسے دراصل اندازہ ہی نہ تھا کہ اس قسم کے سلسلے کا علم ہو جائے گا۔ وہ تو صرف یہاں اس لئے آیا تھا کہ اس جیولری کے متعلق معلوم کرے کہ کیا مادام زدیا نے اسے یہاں سے خریدا تھا یا باہر سے۔ اسے صرف معمولی سا شبہ تھا کہ ایک عورت کے پرس میں سے ایسا ہی سیٹ ملا تھا اور اس کی لاش اسی جیولری ہاؤس کے سامنے سے ملی تھی۔ لیکن یہاں جانی کی پُرجوش طبیعت کی وجہ سے ایک بالکل ہی نیا انکشاف کر دیا تھا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی واپس دانش منزل کی طرف بڑھتی گئی۔ وہ کار چلانے کے ساتھ ساتھ اس پورے دھندے کے خاتمے کا خاکہ بھی ترتیب دیتا جا رہا تھا۔

"عمران صاحب! — سیکرٹ سروس نے پورا شہر چھان مارا ہے۔ لیکن یہ مادام لوسیا نے نہیں ملی" — آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی عمران کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا کمال ہے — میں نے تو کہا تھا کہ کنواروں کی نظریں بڑی تیز ہوتی ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس — پی۔ اے ٹو ڈائریکٹر جنرل" — دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو! — سر رحمان سے بات کراؤ" — عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور بلیک زیرو یہ سن کر چونک پڑا۔ کہ عمران اپنے باپ کو فون کر رہا ہے۔

"یس سر! — ہولڈ آن کریں سر" — دوسری طرف سے پی۔ اے نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رحمان بول رہا ہوں" — چند لمحوں بعد سر رحمان کی باوقار آواز سنائی دی۔

"سر رحمان! — ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس کے باہر ایک غیر ملکی عورت کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا — جس کے پرس میں سے جیولری کا ایک سیٹ ملا تھا — اس کیس کا کیا ہوا" — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! — میڈم تیپساؤ کیس کا ذکر کر رہے ہیں آپ — اس کیس پر تفتیش جاری ہے — ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس عورت کا تعلق سمگلروں کے کسی بین الاقوامی گروہ سے تھا — لیکن ابھی تک ایسے کوئی شواہد نہیں مل سکے جس سے یہ گروہ سامنے آسکے — لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" — ؟ سر رحمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے وہ جیولری جو اس عورت کے پرس سے ملی تھی اس کو چیک کرایا تھا" — ؟ عمران نے پوچھا۔

"اس کو چیک کرانے کی کیا ضرورت تھی — وہ مال خانے میں جمع

کرادیا گیا تھا —— اس کے بعد مادام تپساؤ کے وارثوں کے کلیم پر دے انہیں دے دیا گیا تھا —— اس میں کیا خاص بات تھی۔ بس جیولری کا سیٹ تھا" —— سر رحمان نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"یہ کیس سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس ہے" —— عمران نے کہا۔

"ہاں! —— لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ اس عام سے کیس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں —— کوئی خاص بات ہے" —— ؟ سر رحمان نے کہا۔

"ہاں سر رحمان! —— میرے محکمے کو اطلاع ملی ہے کہ ہمارے ملک سے منشیات کی ایک انتہائی جدید قسم جسے ڈی ٹو کہتے ہیں غیر ملکوں میں سپلائی ہو رہی ہے —— اور اسے جیولری کی شکل میں سمگل کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ ڈی ٹو میں پلاڈیم مکس کر کے اسے سخت بنا دیا جاتا ہے اس کے بعد اس کی جیولری بنا دی جاتی ہے —— اور پھر جب یہ سیٹ باہر جاتے ہیں تو ان سے پلاڈیم آسانی سے علیحدہ کر کے ڈی ٹو کو فروخت کر دیا جاتا ہے —— اور آجکل کی ڈی۔ ٹو عالمی منڈی میں سب سے زیادہ قیمت پا رہی ہے —— ایک ہلکا سا اندازہ ہے کہ چوتھائی گرام ڈی۔ ٹو کی مالیت پچاس لاکھ ایکریمی ڈالر ہے" —— عمران نے کہا۔

"اوہ! —— اوہ! —— ڈی۔ ٹو کے متعلق تو رپورٹیں میرے محکمے کو بھی ملی تھیں —— کچھ عرصہ پہلے ڈی ٹو کی معمولی سی مقدار ایک انگوٹھی کے خفیہ خانے سے کسٹم والوں نے پکڑی تھی —— لیکن پھر اس کا کچھ پتہ نہ چل سکا —— وہ انگوٹھی ایک غیر ملکی سے ملی تھی اور اس غیر ملکی نے جیل میں خودکشی کر لی تھی —— لیکن یہ جیولری والی بات بالکل نئی ہے" —— سر رحمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ منشیات کی سمگلنگ کا تعلق چونکہ آپ کے محکمے سے ہے اس لئے میں آپ کو اپنے محکمے سے ملی ہوئی اطلاعات ٹرانسفر کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں محکموں کے تعاون پر یقین رکھتا ہوں" —— عمران نے کہا۔

"اوہ! —— تھینک یو سر —— میں ذاتی طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں" —— سر رحمان نے جواب دیا۔

"ایسی بات نہیں سر رحمان! —— یہ میرا فرض ہے —— آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس پر چھاپہ ماریں —— اس کا اصل مالک جگوار تو قتل ہو چکا ہے —— موجودہ مالک مشکاف ہے لیکن وہ اس سارے کھیل سے لاعلم ہے۔ لیکن جیولری ہاؤس کا فورمین جانی اصل آدمی ہے اور اس کا ایک ساتھی سامنے آیا ہے لشکی —— لشکی اس جیولری کو سپیشل ورک کا نام دیتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ کم از کم پچاس سیٹ ان کے پاس تیار ہو رہے ہیں اور شاید خام مال بھی ہو —— اسی طرح ریڈ اسکوائر جیولری ہاؤس میں بھی ڈی ٹو انگوٹھی میں بھرا جا رہا ہے —— سانپ کی شکل کی خاص انگوٹھی ہے جس پر ہیرا لگا ہوا ہے —— اس کا مالک ٹام بھی قتل ہو چکا ہے لیکن وہاں سے بھی یہ مال مل سکتا ہے —— لیکن یہ چھاپہ آپ نے خود مارنا ہے۔ کیونکہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے" —— عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر —— تھینک یو —— میں ابھی انتظامات کرتا ہوں" —— سر رحمان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا چکر ہے" ——— ؟ بلیک زیرو نے کہا۔

"منشیات کا چکر ہے ——— ابھی بتاتا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"زیر زمین دنیا میں کسی جیگر نام کے شخص سے واقف ہو" ——— عمران نے پوچھا۔

"اوہ! ——— یس باس ——— جیگر بڑا مشہور غنڈہ تھا" ——— ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھا کا کیا مطلب" ——— عمران نے چونک کر اس کا فقرہ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ——— ابھی تھوڑی دیر پہلے پتہ چلا ہے کہ مقری ڈاؤن روڈ کی سائیڈ پر ایک جدید فارم ہاؤس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے سے جیگر اور ایک اور بدمعاش اور مقری سٹار کلب کے مالک ٹامی کی لاشیں ملی ہیں ——— فارم ہاؤس میں تین اور افراد کی لاشیں بھی دستیاب ہوئی ہیں" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ! ——— پوری تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"سر! ——— میں ابھی ایک بار میں تھا کہ میں نے وہاں تفصیلات

سنی ہیں ——— ایک غیر ملکی عورت جو اپنا نام مادام نتاشے بتا رہی تھی اور انتہائی خوبصورت تھی، مقری سٹار کلب میں آئی اور پھر اوپر اس کے مالک ٹامی سے اس کے دفتر میں ملی ——— پھر وہ اور ٹامی اکٹھے ہی باہر چلے گئے ——— ٹامی نے جاتے ہوئے کاؤنٹر کلرک سے کہا کہ وہ رات کو واپس لوٹے گا ——— ٹامی انتہائی عیاش آدمی تھا اس لئے کاؤنٹر کلرک نے سمجھا کہ وہ اس مادام نتاشے کے ساتھ عیاشی کے لئے جا رہا ہے ——— لیکن پھر مقری سٹار کلب میں اطلاع آئی کہ ٹامی مر گیا ہے ——— اس پر ٹامی کا نمبر ٹو جیلان اس کی لاش لینے گیا ——— جیلان میرا اچھا خاصا دوست ہے اس لئے میں وہاں سے اٹھ کر جیلان کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ مجھے غیر ملکی عورت اور اس کے نام مادام نتاشے سے دلچسپی پیدا ہو گئی تھی ——— باقی تفصیلات جیلان سے معلوم ہوئیں کہ جیگر کافی عرصے سے لاپتہ تھا چونکہ وہ اور ٹامی انتہائی گہرے دوست تھے اس لئے ٹامی کو معلوم تھا کہ جیگر مقری ڈاؤن روڈ کے فارم ہاؤس میں چھپا ہوا ہے ——— چنانچہ اندازہ ہے کہ وہ مادام نتاشے کو وہیں لے گیا ——— وہاں نیچے ایک ساؤنڈ پروف کمرہ بنا ہوا ہے جسے عیاشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہاں سے ٹامی اور جیگر کی لاشیں ملی ہیں ——— اور کمرے کے اندر ایک اور غنڈے کی لاش بھی ملی ——— اور باہر سیڑھیوں میں دو آدمیوں کی لاشیں تھیں ——— ان کا شاید پتہ نہ چلتا کہ جیگر کا کوئی ساتھی سامان کی سپلائی کے لئے وہاں گیا تھا تب ان لاشوں کا پتہ چلا ——— لیکن اس غیر ملکی لڑکی کی لاش وہاں نہ ملی ہے ——— میں ابھی جیلان سے مل کر آیا ہوں" ——— ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ! ——— تم اب ایسا کرو کہ اس فارم ہاؤس میں جا کر معلومات حاصل کرو کہ وہ مادام نتاشے کون تھی ——— اور اس جیگر کی اصل رہائش گاہ بھی معلوم ہے تمہیں" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"سر! ——— وہ پارکنن روڈ پر بنے ہوئے لگژری فلیٹس میں کہیں رہتا تھا ——— فلیٹ کا نمبر تو مجھے معلوم نہیں" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا کوئی مخصوص اڈہ" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"کوئی اڈہ نہ تھا باس! ——— وہ سمگلنگ کے دھندے میں ملوث تھا۔ بس اتنا معلوم ہے سر ——— زیادہ تر تامی کے ساتھ ہی اٹھتا بیٹھتا تھا" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے! ——— تم اس مادام نتاشے کے متعلق تفصیلات معلوم کرو۔ تھری سٹار کلب کے اس کاؤنٹر کلرک سے اس کا حلیہ۔ قد و قامت۔ اور یقیناً وہ کسی کار میں آئی ہو گی اس لئے پارکنگ بوائے سے بھی معلومات مل سکتی ہیں" ——— عمران نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ——— میں معلوم کرتا ہوں سر" ——— ٹائیگر نے کہا اور عمران نے ——— او کے ——— کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کریڈل دبا دیا۔ اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر اور تنویر کو فوراً تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس پر بھیجو ——— وہاں سر رحمان نے ابھی چھاپہ مارنا ہے ——— ان دونوں نے اس چھاپے کے

سلسلے میں تو کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرنی ——— لیکن وہاں ایک فورمین ہے جانی ——— جسے یقیناً گرفتار کیا جائے گا ——— ان دونوں نے اس چھاپے کے بعد اس جانی کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچانا ہے" ——— ایکسٹو نے کہا۔

"یس سر ——— میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں" ——— جولیا نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چوہان اور نعمانی کی ڈیوٹی لگاؤ کہ وہ پارکنن روڈ پر بنے ہوئے لگژری فلیٹس میں ایک بدمعاش جیگر نامی کا فلیٹ تلاش کریں ——— جیگر قتل ہو چکا ہے ——— انہوں نے اس کے فلیٹ کی تلاشی لینی ہے۔ اور خاص طور پر وہاں سے یہ پوائنٹ چیک کرنا ہے کہ جیگر کہیں سے کوئی مال خریدتا ہو ——— کسی بھی قسم کا مال ——— یا اس کے کسی کاروباری فرم سے کوئی تعلق ہو ——— یہ تمام تفصیلات معلوم کرنی ہیں" ——— ایکسٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"اور تم خود باقی ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ کارگو ——— بحری جہازوں کے کارگو ——— ریلوے کارگو سے معلومات حاصل کرو کہ کہیں سے بھاری تعداد میں جیولری باہر جانے کے لئے بک کرائی گئی ہو ——— اگر ایسی جیولری چلی گئی ہو تو بک کرانے والی فرم کا نام ——— اور جہاں کے لئے مال بک کرایا گیا ہو۔ اس کی تفصیلات ——— اور اگر ابھی نہ گئی ہو تو پھر اس جیولری کو فوری طور پر روکنا ہے ——— اس سلسلے میں تم سپیشل ایجنسی کے کارڈ استعمال کر سکتی ہو" ——— عمران نے تیز لہجے

میں کہا۔

"یس سر" ---- دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور عمران نے بغیر کوئی جواب دیئے رسیور رکھ دیا۔

"ہاں تو اب ایکسٹو رہ گیا کرسی توڑنے کے لئے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کروں ---- اب تو میں واقعی کرسی کا ہی ایک حصہ بن گیا ہوں" ---- بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے ---- کرسی چھوڑو اور میدان عمل میں دیوانہ وار کود پڑو" ---- وہ کیا کہتے ہیں آتش نمرود میں کود پڑا عشق وغیرہ ---- تم ایسا کرو کہ جب جانی کو یہاں لایا جائے تو تم اس سے یہ معلوم کرو کہ ڈیگورا گروپ کا یہاں انچارج کون ہے۔ وہ لازماً اسے جانتا ہوگا۔ کیونکہ وہ جیگوار کے بہت قریب رہا ہے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا" ---- بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں! ---- یہ سلور ہینڈز کی طرح کی ایک تنظیم ہے۔ ڈیگورا گروپ تم نے خود تو کراس ورلڈ آرگنائزیشن کے سیکرٹری کی بات سنی تھی ---- اس نے یہاں دو آدمی قتل کئے ہیں۔ وہ بھی اس ٹی ٹو دھندے میں ملوث ہے۔ اگر اس کا پتہ چل جائے تو کم از کم ان دو قتلوں کے مجرم پکڑنے میں سوپر فیاض کو آسانی ہو جائے گی" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لونگا ---- لیکن آپ مجھے بتائیں تو سہی کہ یہ سارا کھیل کیا ہے ---- آپ نے تو پوری سیکرٹ سروس کو کام پر لگا دیا ہے" ---- بلیک زیرو نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ تفصیل کا تو علم نہیں ---- تم نے یہ تو سن لیا ہے کہ یہ جدید منشیات کی سمگلنگ کا کیس ہے۔ میرا آئیڈیا ہے کہ اس کا خام مال یہاں پاکیشیا میں ملتا ہے اور جیگر لے سے ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس اور ریڈ اسکوائر جیولری ہاؤس کو سپلائی کرتا تھا ---- وہ کہاں سے لیتا تھا۔ یہ ابھی معلوم ہونا ہے پہلے یہ دھندہ ڈیگورا گروپ کرتا تھا کہ پھر سلور ہینڈز اس دھندے میں کود پڑی ---- سلور ہینڈز کی کوئی مادام لوسیا انچارج ہے اس دھندے کی ---- اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے یہ مادام تاشے بھی یہی مادام لوسیا ہو گی اور اس کا جیگر سے ملنا اور اسے ہلاک کرنے سے مجھے نظر آرہا ہے کہ سلور ہینڈز کی یہ مادام لوسیا خاصی تیز عورت ہے ---- ان کی نظریں ڈیگورا کی طرح صرف مال پر نہیں بلکہ وہ شاید اس کی پیداوار پر بھی کنٹرول کرنا چاہتے ہیں" ---- عمران نے بڑی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ---- لیکن اگر ایسا ہے تو پھر یہ کیس ہمارے محکمے کا تو نہیں بنتا" ---- بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کرسی کا حصہ بنتے جا رہے ہو جناب ایکسٹو صاحب! ---- فرائض خانوں میں تقسیم نہیں ہوا کرتے ---- جہاں تک مال کی سمگلنگ کا تعلق ہے میں نے ڈیڈی کو پیچھے لگا دیا ہے ---- لیکن جہاں تک سلور ہینڈز تنظیم کا تعلق ہے اس کا خاتمہ ہم آسانی سے کر سکتے ہیں" ---- عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب! ---- میں سمجھ گیا" ---- بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"واہ! ــــ اتنی جلدی سمجھ گئے ہو ــــ اسی لئے تو بزرگ کہتے ہیں کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی سب سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں" ــــ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب آپ کیا کرنے کا سوچ رہے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو میں والدہ کے پاس جا رہا ہوں ــــ آج صبح سلیمان نے ثریا کا فون اٹنڈ کیا تھا کہ والدہ کی طبیعت رات سے خراب ہے اور مجھے یاد کر رہی ہیں" ــــ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن دروازے کے قریب جا کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔

"مجھے میک اپ کا خیال ہی نہیں رہا ــــ اسی میک اپ میں اماں بی کے سامنے پہنچا تو ایک طرف ــــ کوٹھی کے کتے گیٹ پر ہی مجھ سے حال احوال پوچھنا شروع کر دیتے" ــــ عمران نے کہا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

جالنسن کمپنی کا مالک جانسن ابھی باتھ روم میں ہی تھا کہ اُسے اطلاع ملی کہ ایک غیر ملکی عورت اس سے ملنے کے لئے آئی ہے۔ اس نے باتھ روم میں رکھے ہوئے ٹیلیفون سیٹ پر اپنے سیکرٹری کی کال سنی تھی۔ اور اس نے اسے کہا تھا کہ اسے ادب سے ڈرائینگ روم میں بٹھا کر اسے کچھ پیش کیا جائے۔ وہ غسل کر کے ابھی آتا ہے۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کون عورت ہو سکتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس کا کاروبار غیر ممالک سے بھی تھا لیکن ان فرموں کی طرف سے جو عورتیں آتی جاتی رہتی تھیں انہیں سیکرٹری اچھی طرح جانتا تھا اور پھر وہ دفتر میں آتی تھیں لیکن یہ عورت یہاں رہائش گاہ میں پہنچی تھی اور وہ بھی صبح صبح ــ بہرحال اس نے جلدی جلدی غسل کیا۔ شیو وہ پہلے ہی بنا چکا تھا۔ اس لئے لباس پہن کر وہ باتھ روم سے نکلا اور پھر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا اس نے چونکہ شادی نہ کی تھی اس لئے کوٹھی میں صرف مرد ملازموں کے ساتھ ہی رہتا تھا۔

لئے اعزاز ہوگا" ــــــ جانسن نے فوراً ہی جواب دیا۔

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ــــــ لیکن شاید آپ کی مسز کو اعتراض ہو" ــــــ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ میں نے مسز وغیرہ کا طوطا ہی نہیں پالا ــــــ میں آزاد منش قسم کا آدمی ہوں اور زندگی برائے تفریح کا قائل ہوں ـ آپ بے فکر رہیں ــــ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ــــ اور آپ یہاں ڈرائنگ روم میں کیوں ہیں ــــ آیئے میرے ساتھ ادھر لونگ روم میں بیٹھتے ہیں ــــ یہاں تو خواہ مخواہ اجنبیت کا سا احساس ہوتا ہے"۔ جانسن کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیزی دکھا رہا تھا۔ یہ شاید مارگریٹ کے بے پناہ حسن کی وجہ سے تھا۔

"شکریہ" ــــ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ جانسن اسے لے کر عمارت کے اندر ایک بڑے کمرے میں آ گیا ـ یہاں صوفوں کی ترتیب بالکل گھریلو قسم کی تھی۔

"پہلے آپ بتایئے کہ آپ ناشتے میں کیا پسند کرتی ہیں ـ تاکہ میں خانساماں کو آرڈر دے دوں" ــــ جانسن نے کہا۔ اور مارگریٹ نے بڑی بے تکلفی سے چند چیزیں بتا دیں۔ جانسن نے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور بٹن دبا کر اس نے خانساماں کو ناشتے کا آرڈر دینا شروع کر دیا۔

"آپ نے جس بے تکلفی سے ناشتہ بتا دیا ہے اس سے مجھے یقین ہے کہ یہ ہفتہ واقعی میرا خوش قسمت ترین ہفتہ ہوگا" ــــ جانسن نے رسیور رکھ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد وہ ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی غیر ملکی لڑکی واقعی بے پناہ حسین تھی۔ اس کا حسن ایسا تھا کہ آدمی بے اختیار چونک پڑتا تھا۔

"مجھے جانسن کہتے ہیں مادام" ــــ جانسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مجھے مارگریٹ کہتے ہیں مسٹر جانسن! ــــ اور میں ایکریمیا سے صرف آپ سے ملنے کے لئے آئی ہوں" ــــ لڑکی نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

جانسن نے بڑے گرم جوش انداز میں مصافحہ کیا اور اس کے چہرے پر اس مصافحے سے ہی کئی رنگ بکھر گئے۔

"تشریف رکھیے ــــ تشریف رکھیے مادام مارگریٹ! ــــ آج شاید میرا زندگی کا سب سے خوش قسمت دن ابھرا ہے کہ صبح ہی صبح آپ سے ملاقات ہو گئی ہے" ــــ جانسن اب پوری طرح رلیشہ خطمی ہو چکا تھا۔

"تعریف کا شکریہ! ــــ ویسے مجھے بھی آپ سے ملاقات کر کے بے حد مسرت ہوئی ہے ــــ آپ جیسا وجیہہ مرد پہلے میری نظروں سے نہیں گذرا ــــ مجھے یقین ہے کہ میرا آئندہ ایک ہفتہ آپ کی معیت میں انتہائی خوشگوار بلکہ یادگار گذرے گا" ــــ مادام مارگریٹ نے بڑے دلآویز لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ بہت بہت شکریہ! ــــ ایک ہفتہ ویسے تو کم ہے لیکن پھر بھی غنیمت ہے ــــ آپ یہیں میرے پاس ٹھہریں گی یہ میرے

"بالکل! ــــ میرا بھی یہی خیال ہے ــــ ویسے کیا بزنس کی بات ناشتے سے پہلے ہونی چاہیئے ــ یا بعد میں ــــ ایک بات ہے کہ میں یہ بات چیت کسی ایسی جگہ پر کرنا چاہتی ہوں جہاں کوئی مداخلت نہ ہو" ــــ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ ایسی جگہ تو بیڈ روم ہی ہو سکتی ہے" ــــ جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ــــ مارگریٹ نے مسکرا کر کہا اور جانسن کا چہرہ اس بری طرح پھڑکنے لگا جیسے اُسے رعشہ ہو گیا ہو۔ اور آنکھوں میں یکلخت شیطانی چمک اُبھر آئی تھی۔

"پھر آیئے! ــــ ناشتہ تو ہوتا ہی رہے گا ــــ بزنس کی بات پہلے ہونی چاہیئے" ــــ جانسن نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا اور مارگریٹ بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ نے مداخلت کی بات کی ہے ــــ میں آپ کو اپنے اس خاص بیڈ روم میں لے جاتا ہوں جو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے ــــ وہاں تو مداخلت نہیں ہو سکتی" ــــ جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ گڈ! ــــ تو آپ نے ساؤنڈ پروف بیڈ روم بھی بنایا ہوا ہے۔ یہ میرے لئے واقعی نئی بات ہے" ــــ مارگریٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ اور کوئی بات نہیں مادام! ــــ دراصل میری عادت ہے کہ جب میں سوتا ہوں تو میں ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی مجھے جگائے جب تک میں خود نہ جاگ پڑوں ــــ اس لئے میں نے اُسے ساؤنڈ پروف بنایا ہے ــــ اور وہاں میں نے ٹیلیفون کنکشن بھی نہیں رکھا۔

حالانکہ میرے باتھ روم تک میں ٹیلیفون ہیں ــــ اور آپ کی آمد کی اطلاع بھی سیکرٹری نے مجھے باتھ روم میں ہی دی تھی" ــــ جانسن نے ہنستے ہوئے کہا اور مارگریٹ نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں سیڑھیاں اُتر کر ایک ساؤنڈ پروف کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے۔ جانسن نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا کر دروازہ کھولا۔

"آپ تشریف رکھیں ــــ میں اپنے ملازموں کو ہدایات دے دوں کہ میں یہاں خصوصی کاروباری گفتگو میں مصروف ہوں" ــــ جانسن نے کہا اور مارگریٹ کے سر ہلانے پر وہ واپس سیڑھیاں چڑھتا گیا۔ جبکہ مارگریٹ اندر کمرے میں داخل ہو گئی۔ کمرہ واقعی انتہائی خوبصورت اور آرام دہ خواب گاہ کی صورت میں سجایا گیا تھا۔

"یہ پاکیشیا کے لوگ نجانے کیوں اس قدر پاگل ہیں ــــ پہلے وہ ٹامی اور جیگر بھی ایسے ہی آدمی تھے ــــ اور اب یہ جانسن بھی" ــــ مارگریٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ دراصل وہ مادام لوسیا تھی۔

مادام لوسیا ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی میز کے گرد موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔

چند لمحوں بعد دروازہ دوبارہ کھلا اور جانسن مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اُسے لاک کرنے کا بٹن دبا دیا۔ مارگریٹ خاموشی سے بیٹھی اُسے ایسا کرتے دیکھتی رہی کیونکہ وہ جس کرسی پر بیٹھی تھی اس کا رُخ دروازے کی طرف ہی تھا۔

"آپ کیا پئیں گی"۔۔۔ جالسن نے ایک الماری کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"ناشتے سے پہلے میں کچھ نہیں پیتی ۔۔۔ اور ہاں! یہاں آکر بیٹھو! پہلے کاروباری بات ہو جائے"۔۔۔ مادام لوسیا نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا تو جالسن چونک کر مڑا اور حیرت سے مادام لوسیا کو دیکھنے لگا۔ اس نے مادام لوسیا کا بدلا بدلا لہجہ واضح طور پر محسوس کر لیا تھا۔

"ارے مادام! ۔۔۔ آپ نے کیا کاروباری بات کرنی ہے ۔۔۔ بس آپ جو حکم فرما دیں گی مجھے منظور ہوگا"۔۔۔ جالسن نے کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم جیگر کو ٹام سپلائی کرتے ہو ۔۔۔ یہ ٹام تم کہاں سے لیتے ہو" مادام لوسیا نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"جیگر کو ٹام! ۔۔۔ اوہ! لیکن آپ کا جیگر سے کیا تعلق ۔۔۔ وہ تو مقامی آدمی ہے"۔۔۔ اس بار جالسن نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جو میں پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو"۔۔۔ مادام لوسیا کا لہجہ یکلخت انتہائی کرخت ہو گیا۔ اور جالسن کا چہرہ اتنی تیزی سے بگڑا کہ جیسے اُسے یکلخت غصہ آگیا ہو۔ اور تھا بھی ایسا ہی۔ وہ تو کسی اور ہی موڈ میں یہاں آیا تھا۔ لیکن اس کم بخت عورت نے اس کا سارا موڈ ہی خراب کر دیا تھا۔

"دیکھو مادام مارگریٹ! ۔۔۔ اگر تم سمجھتی ہو کہ تم مجھ پر رعب ڈال کر کچھ معلوم کر سکو گی تو یہ تمہاری بھول ہے ۔۔۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں ۔۔۔ ہاں! اگر تم محبت سے ۔۔۔ نرمی سے ۔۔۔ پیار سے پیش

آؤ گی تو ۔۔۔" جالسن نے غصیلے لہجے میں جواب دینا شروع کیا۔ لیکن پھر فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ اب مادام کے ہاتھ میں ایک ریوالور چمک رہا تھا اور مادام کا خوبصورت چہرہ جس پر چند لمحے پہلے جالسن بری طرح ریشہ خطمی ہو رہا تھا اب کسی بھوکے بھیڑیے کی طرح سُتا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بھی ایسی چمک تھی جیسے کسی شکاری کی آنکھوں میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کافی تلاش کے بعد اُسے اچانک شکار نظر آجاتا ہے۔

"یہ کیا ۔۔۔ ریوالور ۔۔۔ تت تت ۔۔۔ تم کون ہو" ۔۔۔ اب جالسن پر چڑھا ہوا ہوس کا بھوت بالکل ہی غائب ہو چکا تھا۔ ریوالور اور مادام مارگریٹ کے چہرے کے تاثرات نے اسے واقعی خوفزدہ کر دیا تھا۔

"میں جو بھی ہوں ۔۔۔ آخری بار کہہ رہی ہوں کہ میرے سوال کا صحیح جواب دے دو ۔۔۔ ورنہ تمہاری چیخیں ظاہر ہے اس ساؤنڈ پروف کمرے سے باہر نہ جا سکیں گی"۔۔۔ مادام لوسیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹام تراکڑی پہاڑ سے نکلتا ہے ۔۔۔ میری وہاں جپسم کی کانیں ہیں ۔۔۔ ان میں سے ایک کان میں سے بہت معمولی مقدار میں ٹام نکلتا ہے ۔۔۔ لیکن چونکہ یہ کوئی اتنی قیمتی چیز نہیں ہے ۔۔۔ صرف رنگ بنانے کے کام آتا ہے اس لئے میں نے اس پر زیادہ توجہ نہیں دی ۔۔۔ البتہ جیگر نے اب مجھے آرڈر دیا ہے کہ میں اُسے زیادہ سے زیادہ ٹام سپلائی کروں اور اس نے اس کی قیمت بھی بڑھا دی ہے ۔۔۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ باقی کانوں کا بھی سروے

کراؤں — لیکن تمہیں اس ٹام سے کیا دلچسپی ہے" — جانسن نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"کتنی کانیں ہیں تمہاری ملکیت میں" — ؟ مادام نے پوچھا۔

"میں نے تراکڑی کا سالم پہاڑی سلسلہ حکومت سے سو سالہ پٹے پر لیا ہوا ہے — لیکن ابھی جپسم کی صرف چار کانیں ہی ملی ہیں" — جانسن نے جلدی سے جواب دیا۔

"ہوں! — اس کے علاوہ تمہارا بزنس کیا ہے" — ؟ مادام لوسیا نے پوچھا۔

"اس کے علاوہ میرا امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار ہے — وہ میرا اصل کاروبار ہے — اس جپسم اور کانوں کے دھندے میں تو میں چار پانچ سال سے پڑا ہوں" — جانسن نے جواب دیا۔

"اوکے! — تم نے اپنی ہڈیاں گولیوں سے ٹوٹنے سے بچالی ہیں — ورنہ اتنی بات بتاتے میں کہ وہ ٹام کس سے خریدتا ہے جیگر نے دس گولیاں کھائی تھیں" — مادام لوسیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ — وہ — دس گولیاں — اوہ! — کیا جیگر —؟" جانسن کا رنگ اور بھی زرد پڑ گیا۔ وہ کاروباری آدمی تھا اس لئے ظاہر ہے اس کا واسطہ اس طرح کے چکروں میں کبھی نہ پڑا تھا۔

"ہاں! — گیارہویں گولی میں نے اس کے سینے میں ماری تھی۔ اور اس ریوالور کے چیمبر میں بھی بارہ گولیاں ہیں — اور میری عادت ہے کہ میں آخری گولی سے آدمی کو مارتی ہوں — اس سے پہلے کہ گیارہ گولیاں اس کی ہڈیاں توڑتی ہیں — میرا پرس اٹھاؤ۔

اس میں موجود کاغذات پر اپنے دستخط کر دو" — مادام لوسیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"کک — کک — کاغذات — کیا مطلب" — ؟ جانسن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گی — اور اس کے بعد چار گولیاں تو بیک وقت چلیں گی — ایک —" مادام کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا اور جانسن نے بجلی کی سی تیزی سے درمیانی میز پر رکھا ہوا پرس اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے کاغذات کا پلندہ باہر نکالا۔

"یہ جانسن اینڈ کمپنی اور یونائیٹڈ انٹرپرائزز کے درمیان فروخت کا قانونی معاہدہ ہے — جو چیز اس میں فروخت ہو رہی وہ جگہ خالی ہے — میں اس میں تراکڑی پہاڑ کی سو سالہ لیز کے حقوق بعد میں درج کر دوں گی — تم بس اس پر دستخط کرو" — مادام نے غراتے ہوتے کہا۔

"م — م — مگر —" ؟ جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا۔ شاید اسے سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ اس طرح بھی بزنس میں سودے ہوتے ہیں کہ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی جانسن کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"میں نے پہلی گولی ضائع کر دی ہے جانسن! — لیکن دوسری ضائع نہیں ہو گی — یہ آخری وارننگ ہے" — مادام نے کہا۔

"ب — ب — بہت اچھا" — جانسن نے کہا اور جلدی سے جیب سے قلم نکالنے لگا۔ اس کا جسم اب خوف سے اس طرح کانپ رہا

تھا جیسے خزاں میں ہوا چلنے پر ٹہنی پر لگا ہوا زرد پتا کانپتا ہے۔

"دستخط کرنے سے پہلے میری بات سُن لو ـــــ اگر تمہارے دستخطوں میں ذرا برابر فرق بھی نکلا ـــــ یا حکومت اور رجسٹریشن آفس نے اس پر شک کا اظہار کیا تو پھر تمہاری موت ایسی عبرت ناک ہو گی کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی ـــــ تم دنیا کے کسی کونے میں بھی چلے جاؤ ـــــ ہم سے نہیں بچ سکتے ـــــ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا" ـــــ مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

"بب ـــ بب ـــ بہت بہتر" ـــــ جانسن کا ذہن اب واقعی خوف کی شدت سے ماؤف ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"ابھی دستخط مت کرو ـــــ رُک جاؤ" ـــــ یکلخت مادام نے کہا اور جانسن نے چونک کر ہاتھ روک لیا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ ـــــ میں تو تمہیں آزما رہی تھی" ـــــ یکلخت مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانسن کا مسخ ہوا چہرہ اب تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔

"اوہ ـــ اوہ مادام! ـــــ یہ کیسا آزمانا تھا" ـــــ جانسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے دوستوں کو ایسے ہی آزماتی ہوں ـــــ کیوں کیسا تجربہ رہا" ـــــ مادام نے انتہائی خوشگوار لہجے میں کہا اور جانسن بے اختیار کرسی پر بیٹھ کر ہانپنے لگا۔ اس کا کانپتا ہوا جسم اب سنبھل گیا تھا اور چہرہ بھی کافی حد تک بحال ہو چکا تھا۔ لیکن چہرے پر بہتا ہوا پسینہ ابھی تک اس کے گریبان پر ٹپک رہا تھا۔

"بہت بھیانک تجربہ ہے مادام! ـــــ میرے تو ہوش ہی سلامت نہیں ہو رہے ـــــ لیکن یہ چیکر۔ ٹام اور پھر یہ کاغذات" ـــــ جانسن اب کافی حد تک سنبھل چکا تھا اس لئے اُسے ان باتوں کا بھی خیال آ گیا تھا۔

"یہ بھی بتاتی ہوں ـــــ تم پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ" ـــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ ریوالور واپس رکھ لیں ـــــ اور آپ جیسی خوبصورت حسینہ کو بھلا اس قدر خوفناک ریوالور رکھنے کی کیا ضرورت ہے" ـــــ جانسن نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب واقعی پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"تم نے دیکھ لیا ہے کہ یہ ریوالور بھرا ہوا ہے ـــــ اور اس میں ابھی گیارہ گولیاں موجود ہیں ـــــ اور میں نے بتایا ہے کہ میں آخری گولی دل پر مارتی ہوں ـــــ میں نے تمہیں اس لئے سنبھلنے کا موقع دیا ہے کہ تمہاری حالت خوف سے بے حد خراب ہو گئی تھی ـــــ تمہارا ہاتھ بُری طرح کانپ رہا تھا ـــــ ایسی صورت میں اگر تم دستخط کرتے تو یقیناً وہ مشکوک ہو جاتے ـــــ اور میں نہیں چاہتی کہ تم مشکوک دستخط کرنے کے بعد اپنا حشر عبرتناک کراؤ ـــــ اس لئے اب قلم اٹھاؤ اور اطمینان سے کاغذات پر دستخط کر دو ـــــ اور سنو! ـــــ میں نے تین تک گننے کی وارننگ دی تھی اور ایک گِنا جا چکا ہے ـــــ" مادام کا لہجہ ایک بار پھر انتہائی کرخت ہو گیا۔

جانسن ایک بار پھر حیرت سے مادام کو دیکھنے لگا جیسے اُسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر وہ کس مصیبت کے پلے بندھ گیا ہے۔

"دو ـــــ" مادام نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور جانسن نے

کوئی تعلق نہیں رہا —— اور اب وہاں موجود عملہ جانے اور ہم —— ویسے وہاں انچارج کون ہے" —— مادام نے پوچھا۔

"لیڈی کیری انچارج ہے —— وہ ماہر معدنیات ہے اور اس کی جیگر سے دوستی تھی —— اسی نے جیگر کو مجھ سے ملوایا تھا" —— جانسن نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور مادام نے سر ہلا دیا۔

جانسن کی پشت میں ریوالور کی نال رکھ کر وہ خود بھی اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آ گئی اور پھر وہ دونوں سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

"اب تم مجھے ناشتہ کراؤ گے —— اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ پاکیشیا کے لوگ بے حد مہمان نواز ہیں" —— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم —— مم —— میری طبیعت بے حد خراب ہو رہی ہے —— تم چلی جاؤ —— فارگاڈ سیک چلی جاؤ" —— جانسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے —— میں جا رہی ہوں —— لیکن ایک بات غور سے سن لو —— اگر تم نے میرے متعلق کسی کو کچھ بتایا تو پھر میں تین تک بھی نہ گنوں گی —— تم سے جو کوئی پوچھے تو تم نے یہی کہنا ہے کہ تم نے اپنی رضامندی سے سودا کیا ہے اور یہ سودا وکلاء کی معرفت ہوا ہے" —— سیڑھیاں چڑھ کر راہداری میں سے گزرتے ہوئے مادام لوسیا نے کرخت لہجے میں کہا اور جانسن نے سر ہلا دیا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"گڈ بائی! —— اب تمہاری زندگی تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے —— جب جی چاہے کوئی غلط بات منہ سے نکال دینا اور پھر اپنا حشر دیکھنا" —— مادام نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی برآمدہ کراس کر کے پورچ

یکلخت جھٹکا کھایا اور جلدی سے میز پر رکھا ہوا پین اٹھا کر اس نے کاغذات کھولے اور پھر جہاں جہاں اسے نام نظر آیا اس نے وہاں اپنے دستخط کرنے شروع کر دیئے۔

ویسے کاغذات دیکھ کر جانسن کو معلوم ہو گیا تھا کہ کاغذات بالکل قانونی تھے۔ اور اب دستخطوں کے بعد اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے —— اب اٹھ کر دیوار کی طرف منہ کر لو" —— مادام نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم —— مم —— مجھے مت مارو —— مم —— مم" —— جانسن بے اختیار گھگھیا پڑا۔

"فکر نہ کرو —— ابھی نہیں ماروں گی —— ہاں! اگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ دستخط غلط ہیں تو پھر ——" مادام نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں —— یہ دستخط بالکل صحیح ہیں —— اور میں رجسٹریشن آفس میں بھی جا کر بیان دینے کے لئے تیار ہوں" —— جانسن نے دیوار کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

مادام نے جلدی سے آگے بڑھ کر کاغذات اٹھائے اور ان پر دستخط چیک کئے۔ اور پھر مسکرا کر انہیں دوبارہ اپنے پرس میں ڈال لیا۔

"میرے خیال میں تمہارے رجسٹریشن آفس جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی —— باقی کام ہمارے وکلاء کر لیں گے —— اب تم دروازہ کھول کر باہر چلو —— اور پھر وہاں اپنے آفس میں فون کرو کہ تم نے لیز کے حقوق فروخت کر دیئے ہیں اس لئے اب تمہارا ان سے

میں کھڑی ہوئی کار کی طرف بڑھ گئی۔

"میڈم! ـــــ ناشتہ میز پر لگا دیا ہے" ـــــ اسی لمحے ایک دروازے سے خانساماں نے نکلتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مسٹر! ـــــ میں نے بڑا بھرپور ناشتہ کر لیا ہے ـــــ اب اپنے صاحب کو کراؤ" ـــــ مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے زور سے کہا اور پھر جلدی سے کار میں بیٹھ گئی۔ دوسرے لمحے اس کی کار چکر کاٹ کر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کھلے پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔

کوٹھی سے باہر نکل کر وہ دائیں طرف بڑھتی گئی۔ اس کے لبوں پر بڑی فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ جالسن بالکل ہی بودا اور کمزور ثابت ہوا تھا اس لئے سارا کام آسانی سے ہو گیا تھا۔ اس کا قتل تو پلاننگ میں شامل تھا لیکن تمام کارروائی مکمل ہونے کے بعد ـــــ اور جس کمپنی نے یہ سودا کیا تھا یعنی یونائیٹڈ انٹرپرائزز۔ وہ واقعی ناران کی بڑی مشہور کمپنی تھی۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ کمپنی سلور ہینڈز کی ملکیت میں تھی۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب! ـــــ عمران صاحب کو رپورٹ دینی تھی ـــــ وہ نہ فون پر مل رہے ہیں اور نہ ٹرانسمیٹر پر" ـــــ دوسری طرف سے ٹائیگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے ـــــ مختصر طور پر بتاؤ" ـــــ بلیک زیرو نے خشک لہجے میں کہا۔

"سر! ـــــ عمران صاحب نے مجھے اس مادام نتاشے کا معلوم کرنے کی ہدایت دی تھی ـــــ لیکن سر! ـــــ اس کا کہیں پتہ نہیں چلا ـــــ وہ کاؤنٹر کلرک جس نے اسے دیکھا تھا وہ بھی غائب ہو چکا ہے سر! اور پارکنگ بوائے نے بتایا ہے کہ جب کار پر عورت آئی تھی اس وقت وہ چائے پینے گیا ہوا تھا" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ تمہیں ناکامی ہوئی ہے ـــــ ٹھیک ہے۔ عمران کو تمہاری رپورٹ مل جائے گی" ـــــ بلیک زیرو نے کرخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"ایکسٹو" ـــــ بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سر! ـــــ میں چوہان بول رہا ہوں ـــــ ہم نے پارکٹن روڈ پر جیگر کا فلیٹ ڈھونڈ لیا ہے ـــــ لیکن سر وہ بالکل خالی پڑا ہوا ہے صرف فرنیچر ہے اور کچھ بھی نہیں ـــــ کاغذ کا کوئی پرزہ تک موجود نہیں ہے ـــــ وہاں موجود گٹر کی تہہ اور ہمسایوں کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیگر طویل مدت سے یہاں نہیں آیا" ـــــ چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے! ـــــ تم واپس اپنے فلیٹوں میں چلے جاؤ" ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہو گئے تھے ہر طرف سے مسلسل ناکامی کے ہی پیغامات مل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر گھنٹی بجی اور بلیک زیرو نے پھر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب! ـــــ سر رحمان نے جیولری ہاؤس پر چھاپہ مارا تو جانی نے فرار ہونے کی کوشش کی اور حملہ کیا۔ جس پر اسے گولی مار دی گئی ـــــ وہ ہلاک ہو چکا ہے ـــــ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"واپس اپنے فلیٹس میں پہنچ جاؤ ـــــ مزید ہدایات وہیں ملیں گی"۔

بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے ـــــ آج سارے ہی معاملات خراب ہوتے جا رہے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کا موڈ اور زیادہ آف ہو گیا تھا۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"عمران بول رہا ہوں ـــــ کوئی رپورٹ ملی ہے" ـــــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ عمران صاحب! ـــــ سوائے جولیا کے باقی سب کی رپورٹیں مل چکی ہیں ـــــ اور سب کی رپورٹیں زیرو ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے اس بار اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے زیرو ملے ہیں ـــــ؟" عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تین تو مل ہی چکے ہیں ـــــ چوتھا میں خود ہوں" ـــــ بلیک زیرو عمران کی بات سمجھ گیا تھا۔ اس لئے اس نے اس بار ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ماشاءاللہ ـــــ ماشاءاللہ ـــــ اگر ترقی کی یہی رفتار رہی تو ضرور سالانہ امتحان میں سیکرٹ سروس کا نام روشن کرو گے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو اس بار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اور پھر اس نے مختصر لفظوں میں ٹائیگر۔ چوہان اور صفدر کی رپورٹیں عمران کو بتا دیں۔

"ہوں! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے خود بھاگ دوڑ کرنی پڑے گی ـــــ میں نے سوچا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو حرکت میں

لایا جاتے ــــ وہ ہر وقت گلہ کرتے رہتے ہیں کہ انہیں کام نہیں دیا جاتا ــــ لیکن اب کیا کیا جاتے ــــ جب ان کا باس ہی بلیک زیرو ہوگا تو انہیں نمبر کہاں سے مل سکتے ہیں" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ساری خوش قسمتی آپ نے اپنے لئے الاٹ کرا رکھی ہے ــــ آپ کے اقدامات تو کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن ــــ" بلیک زیرو نے اپنے ماتحتوں کا دفاع کرتے ہوئے کہا۔

"خوش قسمتی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور اس کے لئے عبادت ریاضت کی بڑی ضرورت ہوتی ہے ــــ تم اپنے ممبرز کو اس طرف بھی تو لگاؤ ــــ وہ گپیں ہانکنے اور کھانے پینے میں ہی خوش قسمتی تلاش کرتے رہتے ہیں ــــ بہرحال اب جولیا کی رپورٹ باقی رہ گئی ہے ــــ دیکھو وہ کیا رپورٹ دیتی ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اس مادام لوسیا کا پتہ ہر صورت میں چلنا چاہیے ــــ اور اس آدمی کا بھی ــــ جس سے جیگر فی ٹو کا خام مال خریدتا تھا ــــ میں خود آ رہا ہوں پھر بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل طے کرتے ہیں" ــــ عمران نے کہا اور رابطہ ختم ہوتے ہی بلیک زیرو نے ریسیور رکھ دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی آمد کی اطلاع ملی تو بلیک زیرو نے پھاٹک کھولنے کا بٹن پریس کیا۔

"ہاں! ــــ جولیا کی طرف سے کوئی رپورٹ" ــــ عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی تک تو کوئی کال نہیں آئی" ــــ بلیک زیرو نے احتراماً کھڑے

ہوتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بلیک زیرو کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"مجھے پہلے ہی سوچنا چاہیئے تھا ــــ اصل میں غلطی مجھ سے ہوئی جانی انتہائی پُر جوش ٹائپ آدمی تھا ــــ مجھے اُسے پہلے اغوا کر لینا چاہیئے تھا۔ لیکن پھر ڈیڈی کو وہ مال نہ ملتا ــــ بہرحال ٹھیک ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر سپیکنگ" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ــــ تمہاری رپورٹ مجھے مل چکی ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"یس سر! ــــ میں نے بہت کوشش کی لیکن ــــ" ٹائیگر نے معذرت بھرے انداز میں کہنا شروع کیا۔

"تم فارم ہاؤس گئے تھے" ــــ عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے ٹائیگر سے پوچھا۔

"نہیں سر ــــ وہاں اب کیا رکھا ہوگا ــــ میں نے تو تھری سٹار کلب میں ہی پوچھ گچھ کی تھی ــــ ویسے بھی وہاں جب وہ مادام گئی اور باہر نکلی تو وہاں موجود سب افراد ختم ہو چکے تھے۔ اس لئے وہاں سے کیا معلوم ہو سکتا تھا" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم فوراً فارم ہاؤس والی روڈ کے پہلے چوک پر پہنچو ــــ میں خود آ رہا ہوں" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ریسیور رکھ دیا۔

"میں ذرا اس فارم ہاؤس کو چیک کر لوں ــــ شائد جیگر نے وہاں

کوئی ایسا ریکارڈ رکھا ہو جس سے آگے بڑھنے کا کوئی کلیو مل جائے"۔ عمران نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر جولیا کی رپورٹ لیس میں ہو تو تم نے باقی ممبرز کو بھیج کر اس جیولری کو ہر قیمت پر واپس حاصل کرنا ہے ——— اور اگر یہ جیولری ناران پہنچ چکی ہو تو پھر ناران کی فارن ایجنسی کو الرٹ کر دینا ——— وہ وہاں سے اس جیولری کو حاصل کریں گے" ——— عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا آپریشن روم سے باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس سڑک کی طرف دوڑی جا رہی تھی جہاں ٹائیگر نے فارم ہاؤس کی موجودگی کا بتایا تھا۔

چوک پر پہنچتے ہی اس نے ایک سائیڈ پر رکی ہوئی ٹائیگر کی سپورٹس کار دیکھ لی تو وہ کار اس کے قریب لے گیا۔

"تم نے فارم ہاؤس دیکھا ہوا ہے ٹائیگر" ——— عمران نے اپنی کار اس کے قریب روکتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں ——— دیکھا تو نہیں ہے۔ لیکن میں اسے تلاش ضرور کر لونگا" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— میری کار میں آ جاؤ" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر اپنی کار سے اتر کر عمران کی سائیڈ سیٹ پر سوار ہو گیا۔ اور پھر عمران نے کار بڑھا دی۔

پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد انہیں وہ سائیڈ روڈ مل گئی جس پر فارم ہاؤس تھا۔ اور عمران کار دوڑاتا ہوا اس سائیڈ روڈ پر آگے بڑھتا

یا۔ واقعی ایک شاندار فارم ہاؤس جلد ہی ان کے سامنے آ گیا۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران نے کار فارم ہاؤس سے ذرا فاصلے پر روک دی۔

"تم یہیں رکو۔ اور خیال رکھنا ——— میں اندر جا رہا ہوں" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

عمران فارم ہاؤس کے عقب میں آیا اور پھر کمپاؤنڈ وال کے قریب وجود ایک درخت پر چڑھتا گیا۔ گو فارم ہاؤس خالی بھی ہو سکتا تھا لیکن اس کے باوجود عمران اپنی طبیعت کے مطابق ہر ممکن احتیاط کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ درخت کی آگے کی طرف جھکی ہوئی شاخ سے وہ دیوار پر پہنچا اور پھر اندر کود گیا۔ اس کے کودنے سے ہلکا سا دھماکہ ہوا۔ اور عمران تیزی سے اونچی گھاس میں دبک گیا۔ لیکن جب اس کے کودنے سے پیدا ہونے والے دھماکے کا چند منٹ تک کو ردعمل سامنے نہ آیا تو عمران اٹھا اور پھر محتاط انداز میں چلتا ہوا عمارت کی سائیڈ گلی سے اس کے سامنے کے رخ کی طرف بڑھنے لگا۔ اور پھر عمارت کے سامنے والے حصے تک پہنچتے پہنچتے اُسے یقین ہو گیا کہ فارم ہاؤس خالی ہے کیونکہ مخصوص قسم کا سکوت بتا رہا تھا کہ کوئی جاندار چیز اس وقت یہاں موجود نہیں ہے سوائے اس کے اپنے۔

اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ فارم ہاؤس واقعی خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور جیب میں رکھا اور اس کے کمروں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کی میز پر رکھی ہوئی فائل دیکھ کر چونک پڑا۔ میز کی دراز کھلی ہوئی تھی۔ اور یوں لگتا تھا کہ جیسے کسی نے تلاشی

لے کر فائل کھولی اور پھر اُسے پڑھنے کے بعد واپس دراز میں رکھنے کی بجائے وہیں میز پر ہی رکھ کر واپس چلا گیا۔

عمران نے فائل کھولی اور پھر اس میں موجود کاغذات کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر کامیابی کی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس فائل میں جیگر کے کسی جانسن اینڈ کمپنی کے ساتھ حساب کتاب موجود تھا۔ وہ مختلف تواریخ میں جانسن اینڈ کمپنی سے کوئی مال خریدتا رہتا تھا۔

عمران غور سے فائل کا مطالعہ کرتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے فائل کو بند کر کے موڑا اور جیب میں ڈال کر وہ واپس مڑا اور اس بار وہ سیدھا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی اندر سے کھولی اور باہر نکل آیا۔ اس کی کار وہاں موجود نہ تھی جہاں وہ اُسے چھوڑ کر گیا تھا۔ لیکن ابھی وہ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ ٹائیگر ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر سامنے آ گیا۔

" میں نے کار سائیڈ میں کر دی تھی کہ اگر کوئی پھاٹک کی طرف سے نکلے تو اس کی نظروں میں نہ آ سکے ——— لیکن آپ کی اس طرح یہاں آمد کا مطلب ہے کہ فارم ہاؤس خالی ہے " ——— ٹائیگر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

" ہاں! ——— لیکن کام بہرحال بن گیا ہے ——— کار لے آؤ جلدی "۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اس نے درختوں کے ایک گھنے جھنڈ کے پیچھے کار روکی ہوئی تھی۔

عمران اس دوران پیدل چلتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا گیا اور جب

ٹائیگر نے کار اس کے قریب لا کر روکی تو عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی۔

" اب کہاں جانا ہے " ——— ٹائیگر نے پوچھا۔

" فی الحال مین روڈ پر کسی پبلک فون بوتھ تک چلو ——— میں ایک فون کر لوں " ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر نے رفتار تیز کر دی۔ وہ سائیڈ روڈ سے ہو کر مین روڈ پر آیا اور اس نے کار چوک کی طرف موڑ دی کیونکہ نزدیک ترین پبلک فون بوتھ وہیں تھا۔

" بس ——— یہیں روک دو " ——— عمران نے پبلک فون بوتھ کے قریب پہنچتے ہی کہا اور پھر نیچے اُتر کر تیزی سے بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے بوتھ میں پڑی ہوئی ٹیلیفون ڈائریکٹری اٹھائی اور اس میں جانسن اینڈ کمپنی کے فون نمبر دیکھنے لگا۔ جانسن اینڈ کمپنی خاصی بڑی کمپنی ثابت ہوئی۔ کیونکہ ان کا اپنا چھوٹا ایکسچینج بھی تھا اور ڈائریکٹری میں نمبر اس ایکسچینج کا دیا گیا تھا۔

عمران نے ڈائریکٹری واپس رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے جیب سے سکے نکال کر خانے میں ڈالے اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جانسن اینڈ کمپنی " ——— چند لمحوں بعد ایک کاروباری سی آواز سنائی دی۔

" مسٹر جانسن سے بات کراؤ " ——— عمران نے لہجے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ! ——— مسٹر جانسن آج چھٹی پر ہیں ——— ان کی رہائش گاہ سے فون آیا ہے کہ ان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے۔ اس لئے وہ آج کمپنی

نہیں آرہے ۔۔۔ آپ جنرل منیجر سے بات کرلیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ جنرل منیجر سے بات کراؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس ۔۔۔ جیک بول رہا ہوں جنرل منیجر" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میرا نام فیاض ہے ۔۔۔ اور میں سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ ہوں" عمران نے لہجے کو فیاض سے بھی زیادہ اکڑا ہوا بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر ۔۔۔ حکم سر" ۔۔۔ دوسری طرف سے جنرل منیجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی کمپنی کس قسم کا کاروبار کرتی ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جناب ! ۔۔۔ امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتی ہے" ۔۔۔ جنرل منیجر نے جواب دیا۔

"کس کس چیز کی ایکسپورٹ کرتے ہیں آپ" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا اور جواب میں جنرل منیجر نے روزمرہ ضرورت کی چیزوں کی ایک طویل لسٹ گنوانی شروع کر دی۔

"یہاں مقامی طور پر بھی آپ مال فروخت کرتے ہیں" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب ! ۔۔۔ ہمارا کام تو صرف امپورٹ ایکسپورٹ کا ہے" جنرل منیجر نے جواب دیا۔

"ٹی ٹو کو جانتے ہیں کیا چیز ہوتی ہے" ۔۔۔ ؟ عمران نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ٹی ٹو ۔۔۔ نہیں جناب ! ۔۔۔ مجھے تو علم نہیں ۔ میں تو پہلی بار یہ لفظ آپ سے ہی سُن رہا ہوں" ۔۔۔ جنرل منیجر کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"اچھا یہ بتائیں کہ ایک مقامی آدمی جیگر آپ کی کمپنی سے کاروبار کرتا ہے ۔۔۔ وہ مال جو خریدتا ہے وہ کیا مال ہوتا ہے" ۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"جیگر ! ۔۔۔ اوہ ہاں ! ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔ وہ ہم سے ٹام خریدتا ہے" ۔۔۔ جنرل منیجر نے کہا۔

"ٹام ۔۔۔ وہ کیا ہوتا ہے" ۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب ! ۔۔۔ ہماری کمپنی نے تراکڑی پہاڑی سلسلے سے جپسم نکالنے کا حکومت سے سوسالہ پٹہ لے رکھا تھا ۔۔۔ ان جپسم کی کانوں سے ایک بھورے رنگ کا مادہ بھی کہیں کہیں ملا ۔ اسے مقامی زبان میں ٹام کہتے ہیں ۔۔۔ یہ پینٹ بنانے کے کام آتا ہے ۔۔۔ پہلے تو مقامی رنگ ساز اسے خریدتے تھے ۔ ایک تو اس کی مقدار بہت تھوڑی تھی ۔ دوسرا یہ انتہائی کم قیمت چیز تھی ۔۔۔ اس لئے ہم نے اسے نکالنا بند کر دیا ۔۔۔ لیکن پھر مسٹر جیگر نے ہم سے سول ایجنسی لے لی اور اس کے بعد وہی اسے پورا پورا خریدتے رہے" ۔۔۔ جنرل منیجر نے جواب دیا۔

"آپ "تھا" کا لفظ استعمال کر رہے ہیں ۔۔۔ کیا اب آپ اسے فروخت نہیں کرتے" ۔۔۔ ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ جناب ! ۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کمپنی کے مالک جناب جانسن صاحب کا فون آیا تھا ۔۔۔ انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے تراکڑی

پہاڑی سلسلے میں جیسم کی کانوں کی لیز کے حقوق کسی فارن کمپنی کو فروخت کر دیئے ہیں ـــــ اور ہماری کمپنی نے یہ کاروبار بند کر دیا ہے ـــــ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں ترا کرنی میں اپنے آفس کو اس بات کی اطلاع کر دوں ۔ اس لئے میں نے تھا کا لفظ استعمال کیا تھا" ـــــ جنرل منیجر نے پوری وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کونسی کمپنی سے سودا ہوا ـــــ اور کب ہوا" ـــــ ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب ! ـــــ جانسن صاحب نے صرف فارن کمپنی کا نام لیا تھا ۔ اور مجھے تو معلوم نہیں کہ کب سودا ہوا ـــــ جانسن صاحب کی طبیعت خراب تھی ۔ اس لئے انہوں نے زیادہ تفصیلات نہیں بتائیں" ـــــ جنرل منیجر نے جواب دیا۔

"یعنی آپ کمپنی کے جنرل منیجر ہیں ـــــ اور آپ کو علم ہی نہیں کہ کمپنی نے اتنا بڑا سودا کس سے کیا ہے اور کب کیا ہے" ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب ! ـــــ مجھے بھلا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے ـــــ اور وہ بھی آپ جیسے اہم عہدیدار کے سامنے ۔ جانسن صاحب ایسے ہی آدمی ہیں ـــــ ویسے میں بھی یہ بات ہونے پر اس طرح حیران ہوا تھا اور پھر میں نے ان کی رہائش گاہ پر ان کے سیکرٹری سے بات کی تھی ـــــ انہوں نے مجھے بتایا کہ صبح ایک غیر ملکی خوبصورت عورت مادام مارگریٹ کوٹھی پر آئیں ـــــ جانسن صاحب نے پہلے تو انہیں ڈرائینگ روم میں بٹھایا ـــــ لیکن پھر وہ انہیں ساتھ لے کر

ڈرائنگ روم میں گئے ـــــ انہوں نے خانساماں کو ناشتہ تیار کرنے کا آرڈر دیا ـــــ اس کے بعد اچانک وہ اٹھ کر نیچے اپنی خواب گاہ میں چلے گئے ۔ وہ غیر ملکی عورت بھی ان کے ہمراہ تھی ـــــ پھر کافی دیر بعد جب وہ دونوں باہر آئے تو وہ غیر ملکی عورت ناشتہ کئے بغیر ہی واپس چلی گئی ـــــ جب کہ جانسن صاحب کا موڈ سخت آف تھا اور ان کا چہرہ بھی اترا ہوا تھا ـــــ انہوں نے بھی ناشتہ نہیں کیا اور مجھے فون کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں واپس چلے گئے ہیں ـــــ بس اتنا مجھے معلوم ہے جناب !" ـــــ جنرل منیجر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ وہ سودا خواب گاہ میں ہوا ـــــ ظاہر ہے آپ کو کیسے علم ہو سکتا تھا" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ سر ! ـــــ میں کیا کہہ سکتا ہوں ـــــ جانسن صاحب نے اب تک شادی نہیں کی ـــــ ویسے وہ مالک ہیں سر" ـــــ جنرل منیجر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

اور عمران اس کی مشکل سمجھ گیا کہ کھل کر بات کیوں نہیں کر رہا۔

"اوکے ـــــ ٹھیک ہے ـــــ جو مرضی آئے کرتے پھریں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر ! ـــــ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ سی ۔ آئی ۔ بی کو ہمارے متعلق کیا شک ہوا ہے سر ـــــ ہم تو بالکل صاف ستھرا بزنس کرتے ہیں" ـــــ جنرل منیجر نے کہا۔

"آپ کے متعلق تو کوئی اطلاع نہیں ہے ـــــ اور اگر ہوتی تو ہم

فون کرنے کی بجائے آپ کو ہیڈ کوارٹر بلوا لیتے ——— دراصل جیگر کے متعلق ہم تفتیش کر رہے ہیں اور اس کے آپ کی کمپنی سے تجارتی تعلقات تھے اس لئے میں نے آپ سے تفصیلات لینے کے لئے فون کیا تھا" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ شکریہ جناب! ——— ویسے جناب! اب تو وہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا ہے" جنرل منیجر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— اب آخری بات سن لیں ——— آپ سے ہونے والی اس گفتگو کا ایک لفظ بھی باہر نہ جائے اور آپ نے مسٹر جانسن سے بھی کوئی بات نہیں کرنی ——— سمجھ گئے آپ ——— یہ سرکاری راز ہے ورنہ" عمران نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— سر آپ بے فکر رہیں ——— میں سمجھتا ہوں سر" ——— جنرل منیجر نے جواب دیا۔ اور عمران نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھا۔ وہ اب ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ یہ مارگریٹ لازماً مادام لوسیا تھی۔ اور اس نے لازماً جبراً جانسن سے معاہدے پر دستخط کرائے ہوں گے۔ اس لئے اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ اگر اس نے باقاعدہ سودا کیا ہوتا تو پھر اس کی یہ حالت نہ ہونی چاہیئے تھی۔ اور یہ کمپنی جسے جنرل منیجر نے فاران کمپنی کہہ رہا تھا۔ یقیناً ناران کی کوئی کمپنی ہو گی جو خفیہ طور پر سلور ہینڈز کی ملکیت ہی ہو گی۔

"تم واپس اپنے ہوٹل جاؤ ——— ہو سکتا ہے تمہاری ضرورت پڑے تو میں تمہیں رنگ کر دوں گا" ——— عمران نے فون بوتھ سے باہر نکلتے ہوئے ٹائیگر کے قریب آ کر کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ایک طرف کھڑی

اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار آگے بڑھائی اور اب اس کا رُخ سیدھا وزارت معدنیات کے دفتر کی طرف تھا۔ وزارت معدنیات کا چیف سیکرٹری سردار راشد تھا جس سے عمران خاصا آشنا تھا۔ اور وزارت معدنیات کے دفتر پہنچ کر وہ سیدھا چیف سیکرٹری کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن وہاں جا کر جب اسے معلوم ہوا کہ سردار راشد غیر ملکی دورے پر ہیں تو وہ واپس پلٹ آیا۔ اس نے سوچا کہ پہلے اس مادام لوسیا اور اس کے گروپ سے دو دو ہاتھ کر لے۔ پھر سر سلطان سے کہہ کر وہ ان کانوں کا مسئلہ بھی طے کر دے گا۔ لیکن اب مسئلہ تھا مادام لوسیا کی تلاش کا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ جانسن کی رہائش گاہ پر جا کر اس کا حلیہ وغیرہ اور کار کا نمبر معلوم کرے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ مادام لوسیا میک اپ میں وہاں گئی ہو گی اور ایسے مجرم کاروں کے نمبر بھی درست نہیں رکھتے۔ یا ہو سکتا ہے اس نے چوری کی کار استعمال کی ہو۔ اس لئے اس نے دوبارہ کار کا رُخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس — لوسیا سپیکنگ" — لوسیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"زرکان بول رہا ہوں مادام! — ایک بری خبر ہے" — دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ خاصا متوحش سا تھا۔

"بری خبر — کیا مطلب" — مادام لوسیا نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"مادام! — پلاننگ کے مطابق جیولری بیگ کو بحری کارگو سے بک کرایا گیا تھا اور اسے اینٹک جیولری ظاہر کیا گیا تھا" — زرکان نے کہا۔

"ہاں — تو پھر —" مادام لوسیا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مادام! — بحری کارگو میں ہمارا خاص آدمی موجود تھا اس لئے کوئی فکر والی بات نہ تھی — لیکن ابھی مجھے اس آدمی کی کال ملی

ہے کہ مال ٹرانسپورٹ جہاز تک پہنچ گیا تھا کہ اچانک سپیشل ایجنسی سے تعلق رکھنے والے آفیسران نے کارگو کی چیکنگ شروع کر دی اور پھر انہوں نے یہ جیولری باکس واپس منگوانے کا حکم دیا — جب ہمارے آدمی نے قانونی پیچیدگیوں کا سہارا لے کر انہیں ٹالنے کی کوشش کی تو انہوں نے چیف کنٹرولر سے بات کی — اور چیف کنٹرولر صاحب بذاتِ خود وہاں دوڑے ہوئے آئے اور پھر ان کے حکم پر جیولری باکس جہاز سے واپس منگوایا گیا — اور اب یہ جیولری باکس روک لیا گیا ہے اور اسے خصوصی حفاظت میں رکھا گیا ہے — سپیشل ایجنسی کے افراد واپس چلے گئے ہیں — وہ شاید حکومت کی مدد سے اسے حاصل کریں گے"

زرکان نے کہا۔

"اوہ! — اوہ! — ایسا نہیں ہونا چاہیے — یہ بہت بڑا نقصان ہوگا — بہت بڑا — اس وقت کہاں ہے جیولری باکس"

مادام لوسیا نے چیخ کر پوچھا۔

"اس وقت وہ چیف کنٹرولر کے دفتر میں اس کی کسٹڈی میں ہے"

زرکان نے جواب دیا۔

"اس کا دفتر تم نے دیکھا ہوا ہے" — مادام لوسیا نے پوچھا۔

"یس سر — گھاٹ پر ہے — بہت بڑی عمارت ہے" — زرکان نے کہا۔

"ٹھیک ہے — تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر گھاٹ پر پہنچ جاؤ میں وہیں آ رہی ہوں — تم سب نے پوری طرح مسلح ہونا ہے ہم نے ہر قیمت پر وہ جیولری بیگ حاصل کرنا ہے" — مادام لوسیا

نے چیختے ہوئے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور رکھ کر وہ دوڑتی ہوئی
دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کے ایک
خانے میں موجود مخصوص انداز کے دو بم نکالے۔ یہ بم چھوٹے چھوٹے کیپسولوں
کی طرح کے تھے۔ بم جیکٹ کی جیب میں رکھ کر وہ پلٹی اور پھر بھاگتی
ہوئی واپس دروازے کی طرف بڑھی تھی کہ اسی لمحے دروازہ کھلا اور
ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"اوہ رابرٹ! ___ جلدی سے سیاہ کار تیار کراؤ ___ جلدی ___ تم
نے میرے ساتھ چلنا ہے" ___ مادام لوسیا نے چیخ کر کہا اور رابرٹ
سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

مادام لوسیا اب دوڑنے کی بجائے تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر
نکلی اور چند لمحوں بعد وہ باہر پورچ میں پہنچ گئی۔ وہاں ایک سیاہ رنگ
کی کار اسی لمحے گیراج سے نکل کر اس کے قریب آ رکی اور مادام لوسیا
بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"جلدی کرو ___ ہم نے گھاٹ پر پہنچنا ہے ___ زرکان بھی اپنے
ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ رہا ہے ___ چیف کنٹرولر کے دفتر میں
ہماری جیولری کا باکس ہے ___ وہ ہم نے ہر صورت میں واپس
حاصل کرنا ہے ___ چاہے پوری عمارت کو ہی کیوں نہ اڑانا پڑے"۔
کار باہر نکلنے کے دوران مادام لوسیا نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر اسے
تفصیل بتلاتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

اور پھر طاقتور انجن کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑتی
ہوئی گھاٹ کی طرف بڑھتی گئی۔

"ہو سکتا ہے ہمارا تعاقب پولیس کی گاڑیاں کریں ___ اس لئے
واپسی پر تم نے نہ صرف اس کار کی نمبر پلیٹ بدلنی ہے ___ بلکہ اس
کا رنگ بھی بدل دینا ہے" ___ مادام لوسیا نے کہا۔

"یس مادام! ___ میں سمجھتا ہوں آپ بے فکر رہیں ___ آپ
نے اچھا کیا کہ اسی مخصوص کار کا ہی حکم دیا تھا۔ اس میں ایسے انتظامات
موجود ہیں کہ سب کچھ مرضی کے مطابق ہو سکتا ہے" ___ رابرٹ نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ترا کردی مشن کی رپورٹ نہیں دی ابھی تک" ___ اچانک
مادام لوسیا نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"میں وہی بتانے آ رہا تھا ___ معاہدے کو قانونی شکل دے دی
گئی ہے ___ اور اب چیف باس کی طرف سے بھیجی جانے والی
خصوصی ٹیم کے آنے پر ان کانوں کا براہ راست چارج سنبھال لیں گے"۔
رابرٹ نے جواب دیا۔

"اس جانسن نے کوئی رکاوٹ تو پیدا نہیں کی" ___ ؟ مادام لوسیا
نے پوچھا۔

"نہیں مادام! ___ رجسٹریشن آفیسر نے فون پر اس سے معاہدے کی
تصدیق طلب کی تو اس نے باقاعدہ تصدیق کر دی" ___ رابرٹ نے
جواب دیا۔

"گڈ! ___ اس کا مطلب ہے کہ اب کام ہماری مرضی کے مطابق ہو گیا
ہے ___ اور یہ بھی سن لو کہ چیف باس ٹیم کے ساتھ خود یہاں آ رہا
ہے" ___ مادام لوسیا نے کہا۔

"چیف باس خود آرہے ہیں — اوہ کس وقت" —— رابرٹ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ چارٹرڈ طیارے سے آرہے ہیں — تاکہ ان کانوں کا کوئی مستقل بندوبست کر کے یہاں سے جائیں —— اور سنو —— میری چیف باس سے بات ہو گئی ہے —— ہمارے جانے کے بعد یہاں کے تمام کاروبار کے انچارج تم ہو گے — زرکان تمہارا نمبر ٹو ہو گا" —— مادام لوسیا نے کہا۔

"اوہ! —— تھینک یو مادام" —— رابرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف باس کا پروگرام ہے کہ یہاں کمپنی کا باقاعدہ تجارتی دفتر بنایا جائے —— جو بظاہر جیپسم کا کاروبار کرے گی اور ٹی ٹو خفیہ طور پر نکلے گی —— انہیں یقین ہے کہ اس پہاڑ میں ٹی ٹو کی کثیر مقدار موجود ہو گی۔ پھر یہاں سے ٹی ٹو ناران بھیجنے کا بھی کوئی مستقل بندوبست کیا جائے گا —— تاکہ طویل عرصے تک یہ کاروبار کیا جا سکے —— اور ایک اور خوشخبری بھی ہے —— چیف باس نے بتایا ہے کہ انہوں نے ڈیگورا کا نہ صرف خاتمہ کر دیا ہے —— بلکہ ڈیگورا گروپ اب سلور ہینڈز میں باقاعدہ مدغم بھی ہو چکا ہے —— اس طرح ڈیگورا گروپ کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب سلور ہینڈز کی ٹی ٹو پر مکمل اجارہ داری قائم ہو گئی ہے" —— مادام لوسیا نے کہا اور رابرٹ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"مادام! —— یہ واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے —— ویسے اب

گھاٹ آنے ہی والا ہے" —— رابرٹ نے کہا اور مادام نے سر ہلا دیا۔ اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد کار گھاٹ پر پہنچ گئی۔ مین آفس کی دو منزلہ شاندار عمارت دور سے ہی نظر آرہی تھی۔

"کار ایک سائیڈ پر روک دو —— ہم نے زرکان کو تلاش کرنا ہے" —— مادام لوسیا نے کہا اور رابرٹ نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔ مادام لوسیا دروازہ کھول کر باہر نکلی ہی تھی کہ ایک سائیڈ سے ایک غیر ملکی نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔ نوجوان کے جسم پر کشمشی رنگ کا سوٹ تھا اور اس کا جسم بتا رہا تھا کہ وہ لڑائی بھڑائی میں خاصا ماہر ہے۔

"تم پہنچ گئے زرکان" —— مادام نے اس کے قریب آنے پر سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام! —— ہم ابھی پہنچے ہیں" —— زرکان نے جواب دیا۔

"کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ —— ؟" مادام نے پوچھا۔

"چھ آدمی اور دو کاریں" —— زرکان نے جواب دیا۔

"چیف کنٹرولر کا دفتر عمارت کی کونسی منزل پر ہے —— ؟" مادام لوسیا نے پوچھا۔

"جی وہ پہلی منزل پر ہی ہے —— برآمدے میں داخل ہوتے ہی راہداری کے دائیں ہاتھ پر تیسرا دروازہ ہے" —— زرکان نے جواب دیا۔

"تمہیں یقین ہے کہ جیولری باکس وہیں موجود ہے —— ؟" مادام لوسیا نے پوچھا۔

"یس مادام! ـــــ ابھی تک تو وہیں ہے ـــــ میں نے اپنے آدمی سے بات کی ہے اس نے بتایا ہے کہ چیف کنٹرولر کا ابھی کال آئی ہے کہ حکومت کے افراد باقاعدہ طور پر یہ باکس لینے آ رہے ہیں۔ وہ ان کے انتظار میں ہے" ـــــ زرکان نے کہا۔

"اچھا تو سنو ـــــ رابرٹ تم بھی سن لو" ـــــ مادام لوسیا نے رابرٹ سے بھی مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام! ـــــ میں سن رہا ہوں" ـــــ رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں، زرکان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اندر جا کر جیولری باکس حاصل کروں گی ـــــ تم اس دوران کار بالکل سامنے لے آنا ـــــ میں باکس سمیت تمہاری کار میں سوار ہو جاؤں گی اور زرکان کی کاریں ہماری نگرانی کریں گی ـــــ اور ہمارا تعاقب اگر کیا گیا تو وہ تعاقب کرنے والوں کو الجھائیں گے ـــــ اور ہو سکتا ہے کہ ناکہ بندی کی جائے اس لئے راستے میں تم نے کار کا رنگ تبدیل کرنا ہے اور نمبر بھی ـــــ میں بھی راستے میں ماسک میک اپ کر لوں گی" ـــــ مادام لوسیا نے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

"آؤ زرکان! ـــــ تمہارے آدمی کہاں ہیں" ـــــ مادام لوسیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ ادھر عمارت کے قریب موجود ہیں ـــــ اور پوری طرح مسلح ہیں" ـــــ زرکان نے مادام لوسیا کے ساتھ عمارت کی طرف چلتے ہوئے کہا۔

"صرف میں اور تم دفتر میں جائیں گے ـــــ تمہارے آدمی راہداری اور دروازے پر رکیں گے ـــــ اور پھر فائرنگ کی آواز سنتے ہی انہوں نے یہاں فائرنگ کا طوفان برپا کر دینا ہے ـــــ بم بھی پھینکنے ہیں تاکہ کوئی سامنے نہ آ سکے ـــــ یہاں مسلح گارڈ ہو گی ـــــ تمہارے آدمیوں نے سب سے پہلے اس گارڈ کا خاتمہ کرنا ہے۔ لیکن یہ کام اس وقت شروع ہو گا جب ہم دفتر میں فائر کھولیں گے۔ اس سے پہلے نہیں تاکہ مال بہرحال پہلے حاصل کر لیا جائے" ـــــ مادام لوسیا نے کہا اور زرکان نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں عمارت کے مین گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ پر چار مشین گن بردار بحری پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔ لیکن ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بس ڈیوٹی ہی دے رہے ہیں۔ ظاہر ہے یہ عمارت کاروباری عمارت تھی۔ یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ بس رسماً ڈیوٹی لگائی گئی تھی اور وہ یہ ڈیوٹی ہی دے رہے تھے۔ انہوں نے مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھی اور اطمینان سے کھڑے سگریٹ پھونک رہے تھے۔ بے شمار لوگ اندر آ جا رہے تھے۔ بحری ملازم بھی اور کاروباری لوگ بھی۔

مادام لوسیا گیٹ کے قریب ہی رک گئی جب کہ زرکان اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ واپس آ گیا۔

"سنو! ـــــ تمہارے پاس سائلنسر لگا ریوالور ہے" ـــــ مادام لوسیا نے پوچھا۔

"سائلنسر لگا ریوالور ـــــ اوہ نہیں مادام! ـــــ ایسا تو ریوالور نہیں ہے۔

"ویسے اگر آپ پہلے حکم دیتیں تو ——" زرکان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے —— میں نے سوچا تھا کہ بغیر شور مچائے کام ہو جائے —— کیونکہ مجھے یہ خیال نہ تھا کہ یہاں مشین گنوں سے مسلح سپاہی بھی ہو سکتے ہیں —— بہرحال تم اپنے ساتھیوں سے کہہ دو کہ جب اندر سے فائرنگ کی آواز سنائی دے تو انہوں نے سب سے پہلے ان مسلح سپاہیوں کا خاتمہ کر کے ان کی مشین گنوں پر قبضہ کرنا ہے کیونکہ یہ مشین گنیں ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ بھی بن سکتی ہیں" مادام لوسیا نے آہستہ آواز میں کہا۔

"وہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے —— آپ بے فکر رہیں" —— زرکان نے کہا۔

"ٹھیک ہے —— آؤ" —— مادام نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سپاہیوں کے قریب سے گذرتی ہوئی اندر راہداری میں داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے زرکان اور اس کے تین آدمی بھی اندر داخل ہو گئے انہوں نے اوور کوٹ پہن رکھے تھے۔

چیف کنٹرولر کے دفتر کے باہر ایک مسلح سپاہی کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین گن تھی۔ ساتھ ہی سٹول پر ایک باوردی چپڑاسی بھی بیٹھا تھا۔

"چیف صاحب اندر ہیں" —— مادام لوسیا نے بڑے پُر وقار لہجے میں چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام! —— آپ سیکرٹری سے بات کر لیں" —— دربان نے اٹھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی دروازہ کھول دیا۔

مادام اندر داخل ہوئی۔ زرکان اس کے پیچھے تھا۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو سر ہلا کر مخصوص اشارہ کیا جس کا مطلب تھا کہ اس مسلح سپاہی کو بھی سنبھالنا ہے اور اس کے ساتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اندر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے آگے فون رکھا ہوا تھا۔ اور سائیڈ میں ایک شیشے کا دروازہ نظر آ رہا تھا جس پر چیف کنٹرولر کے الفاظ درج تھے۔

"جی فرمایئے" —— لڑکی نے چونک کر مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف سے کہو کہ مادام تماشے ان سے ملنا چاہتی ہیں" —— مادام لوسیا نے کہا۔

"سوری! —— چیف مصروف ہیں —— وہ دو گھنٹے تک کسی سے نہیں مل سکتے" —— لڑکی نے سرد لہجے میں کہا۔

"زرکان" —— مادام نے مڑ کر کہا اور پھر زرکان کے سر ہلاتے ہی وہ تیزی سے دروازے کی طرف جھپٹی۔

"ارے ارے —— رک جایئے" —— لڑکی نے بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"خاموش بیٹھی رہو لڑکی! —— ورنہ ——" زرکان نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اوٹ میں موجود ریوالور کی جھلک لڑکی کو دکھائی تو لڑکی سہم سی گئی۔

"مادام لوسیا نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور اندر ہو گئی۔ یہ ایک کافی بڑا اور خوبصورت دفتر تھا۔ جس میں رکھی ہوئی ایک شاندار میز کے پیچھے ایک اُدھیڑ عمر آدمی بیٹھا تھا۔ یہ چیف کنٹرولر تھا اور دفتر میں اکیلا تھا۔

"آپ! — آپ کون ہیں" — چیف کنٹرولر نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں اندر داخل ہوتی ہوئی مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔

"وہ جیولری باکس کہاں ہے" — ؟ مادام لوسیا نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ! — مگر حکومت کی طرف سے تو —" چیف کنٹرولر نے گھبرا کر دائیں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اس کی اس اضطراری حرکت نے مادام لوسیا کو بتا دیا کہ باکس ادھر ہی رکھا ہے۔ اور پھر ایک قدم آگے بڑھنے پر اسے سائیڈ ریک پر رکھا ہوا جیولری باکس نظر آ گیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی چیف کنٹرولر چیخ کر کرسی سمیت پیچھے گرا۔

اسی لمحے باہر سے بھی فائرنگ کی آوازیں ابھریں اور مادام نے جھک کر وہ جیولری باکس اٹھایا۔ وہ خاصا وزنی تھا۔ لیکن اس وقت مادام لوسیا کو وہ کاغذ سے بھی ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔ اب باہر بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں اور انسانوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور مادام باکس اٹھائے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ

کھول کر باہر نکلی۔

"جلدی آیئے" — زرکان نے چیخ کر کہا۔

کاؤنٹر کے پیچھے لڑکی مری پڑی تھی۔ اور باہر راہداری میں ابھی تک فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پھر زرکان آگے آگے اور مادام لوسیا جیولری باکس اٹھائے اس کے پیچھے راہداری میں آئے۔ مسلح سپاہی دروازے کے ساتھ ہی گولیوں سے چھلنی ہوا پڑا تھا۔ راہداری میں بھی کئی افراد مُردہ پڑے تھے۔

زرکان اور مادام لوسیا دونوں دوڑتے ہوئے باہر آئے تو باہر بھی بے تحاشا فائرنگ جاری تھی۔ مسلح سپاہی مُردہ ہو چکے تھے اور باہر موجود لوگ پاگلوں کی طرح ہر طرف سے برسنے والی گولیوں سے بچنے کے لئے ادھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔ اب زرکان کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں مسلح سپاہیوں سے چھینی ہوئی مشین گنیں تھیں اور وہ سب ان سے مسلسل فائرنگ کر رہے تھے۔

اسی لمحے رابرٹ سیاہ کار آندھی اور طوفان کی طرح دوڑاتا ہوا سامنے لے آیا اور مادام لوسیا جیولری بیگ سمیت بجلی کی سی تیزی سے اس کے کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہو گئی۔ رابرٹ نے خود ہی دروازہ کھول دیا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بھاری بیگ کی وجہ سے مادام کو دروازہ کھولنے میں مشکل پیش آئے گی۔

مادام لوسیا کے بیٹھتے ہی رابرٹ نے کار موڑی اور پھر اسے انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی طرف دوڑانے لگا۔

"اور تیز چلاؤ — ہمیں پولیس کے پہنچنے سے پہلے یہاں سے نکلنا

ہے" ـــــ مادام نے چیختے ہوئے کہا اور رابرٹ نے ایکسیلیٹر پر اپنے جسم کا پورا دباؤ ڈال دیا۔ اور طاقتور انجن والی کار واقعی خوفناک رفتار سے دوڑنے لگی۔

مادام نے بیک مرر پر زرکان کی دو کاریں بھی دوڑتی ہوئی دیکھیں اور پھر چند لمحوں بعد وہ پہلے چوک پر پہنچ گئے۔ رابرٹ نے چوک سے کار کو موڑا۔ جب کہ زرکان اور اس کے ساتھیوں کی کاریں پروگرام کے مطابق سیدھی آگے بڑھتی گئیں۔ اس سائیڈ پر درختوں کا ذخیرہ تھا اور رابرٹ کار اس ذخیرے کے اندر لیتا گیا۔

اس نے ذخیرے کے اندر جاکر کار روکی اور مادام نے جلدی سے جیب سے ایک پتلا سا ماسک پیکٹ نکالا اور پیکٹ کھول کر اس نے ماسک کو اپنے سر اور چہرے پر چڑھایا اور پھر بیک مرر میں دیکھتے ہوئے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مدد سے اسے تیزی سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ چہرے کے نقوش ایڈجسٹ کرنے کے بعد ماسک پر لگی ہوئی بالوں کی وِگ کو اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی مدد سے ایڈجسٹ کیا۔ اب اس کا چہرہ نقوش، رنگت اور بالوں کا رنگ اور سٹائل مکمل طور پر بدل گیا تھا۔

اس دوران رابرٹ نے کار کے مختلف بٹن دبا کر اس کا رنگ تبدیل کرنے والی مخصوص شیٹیں کار پر چڑھا لی تھیں اور نمبر پلیٹ بھی بدل لی تھی۔ اب کار ہلکے نیلے رنگ کی ہو گئی تھی۔ اور نہ صرف اس کا رنگ بدل گیا تھا بلکہ ان شیٹوں کی مدد سے اس کا ماڈل تک بدل گیا تھا۔ اب وہ کسی طرح بھی پہلی کار نہ لگ رہی تھی۔

"اب اس بیگ کا کیا کیا جائے ـــــ راستے میں تو چیکنگ ہو گی" ۔ رابرٹ نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"فکر نہ کرو ـــــ سب ٹھیک ہو جائے گا" ـــــ مادام نے کہا اور اس نے پچھلی سیٹ پر رکھا ہوا بیگ اٹھایا۔ اس کے مخصوص تالے کھولے اور پھر اسے کھول دیا۔ اس کے اندر دو چھوٹے بیگ تھے مادام نے انہیں بھی کھول دیا۔ ایک بیگ کے اندر انگوٹھیاں تھیں جب کہ دوسرے بیگ میں لاکٹ سیٹ۔ مادام نے اس کے اندر رکھے ہوئے سیلوفین کے بڑے لفافے میں ساری چیزیں احتیاط سے ڈالیں اور پھر خالی بیگوں کو کار سے باہر اچھال دیا۔ سیلوفین کا یہ لفافہ اب خاصا چھوٹا ہو گیا تھا جسے بڑے اطمینان سے پچھلی سیٹ کے نیچے بنے ہوئے خفیہ خانے میں منتقل کر دیا گیا۔

"اب ٹھیک ہے" ـــــ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مادام نے بھی مسکرا کر سر ہلا دیا۔

ذخیرے سے نکل کر وہ دوبارہ اسی چوک کی طرف بڑھے اور پھر اطمینان سے شہر کی طرف بڑھتے گئے۔ اب انہیں چیکنگ کی بھی فکر نہ تھی۔

عمران جیسے ہی آپریشن رُوم میں داخل ہوا بلیک زیرو کا چہرہ دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"کیا ہوا" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب! ——— غضب ہو گیا ——— ڈاکہ ڈال کر چیف کنٹرولر کے دفتر سے جیولری بیگ اُڑا لیا گیا ہے ——— ابھی جولیا کا فون آیا ہے" بلیک زیرو نے متوحش سے لہجے میں کہا۔

"جیولری بیگ ——— اور چیف کنٹرولر کے دفتر سے ——— کیا یہاں کرسی پر بیٹھے بیٹھے اب دن میں بھی خواب نظر آنے لگ گئے ہیں"۔ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں ——— آپ کے جانے کے بعد جولیا کی کال آئی کہ ایک جیولری بیگ بحری کارگو کے ٹرانسپورٹ جہاز پر ناران کے لئے بک کرایا گیا تھا ——— جہاز چلنے ہی والا تھا کہ جولیا نے

اُسے چیک کر لیا ——— یہ بیگ ناران کی کسی فرینڈز انٹرپرائزز کے نام بک کرایا گیا تھا اور بک کرانے والی کمپنی زرکان انٹرپرائزز تھی ——— جولیا نے وہ بیگ واپس منگوانا چاہا تو آفیسر نہ مانا ——— لیکن جولیا کی کال پر چیف کنٹرولر آیا اور اس کے بعد وہ بیگ واپس منگوا لیا گیا ——— لیکن چیف کنٹرولر نے اُسے جولیا کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا اس کا کہنا تھا کہ جب تک بحریہ کا ایڈمرل خصوصی طور پر حکم نہ دے گا بیگ انہیں نہیں دیا جا سکتا ——— البتہ اس نے یہ کہا کہ وہ بیگ یہاں رکھنے کی بجائے اپنی ذاتی کسٹڈی میں رکھے گا ——— پھر جولیا نے مجھے کال کر کے صورت حال بتائی تو میں نے اُسے وہیں رُکنے کے لئے کہا تاکہ میں ایڈمرل سے بات کر کے بیگ کی واپسی کے آرڈر کراؤں ——— جولیا کے ساتھ وہاں صدیقی تھا ——— میں نے ایڈمرل سے رابطہ قائم کیا تو وہ جنگی مشقوں پر تھے۔ ایڈمرل کیا تقریباً تمام آفیسران ہی مشقوں پر تھے ——— چنانچہ میں نے سر سلطان سے بات کی تو سر سلطان نے کہا کہ وہ انتظامات کرتے ہیں ——— اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کا فون آیا کہ حکومت کی طرف سے خصوصی آرڈر کرا دیئے گئے ہیں اور یہ تحریری آرڈرز ابھی دانش منزل پہنچ جائیں گے ——— ابھی چند لمحے پہلے یہ آرڈرز پہنچے ہیں اور میں سوچ ہی رہا تھا کہ خود یہ آرڈرز لے کر وہاں جاؤں کہ جولیا کا فون آ گیا ——— اس نے بتایا ہے کہ وہ کیفے میں موجود تھے کہ اچانک فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ اور جب وہ کیفے سے جو عمارت کی دوسری منزل پر ہے نیچے پہنچے تو سیاہ رنگ کی ایک کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی طرف جا رہی تھی

اس کے پیچھے دو کاریں اور تھیں اور وہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی تھیں ۔۔۔ چیف کنٹرولر اور اس کی سیکرٹری کو بھی گولی مار دی گئی تھی اور وہ جیولری بیگ غائب تھا ۔۔۔ جولیا نے مجھے فون کرنے سے پہلے پولیس کو الرٹ کیا اور پھر مجھے کال کیا ۔۔۔ وہاں کے لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی غیر ملکی عورت ایک غیر ملکی مرد کے ساتھ چیف کنٹرولر کے کمرے میں جاتی دکھائی دی اور اس کے بعد راہداری اور عمارت سے باہر خوفناک فائرنگ شروع ہو گئی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہونہہ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ مادام لوسیا خاصی تیز جا رہی ہے اور ہماری سیکرٹ سروس اب واقعی زیرو ہوتی جا رہی ہے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ مجھے اس بات کی تو توقع ہی نہ تھی" بلیک زیرو نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود اس چیف کنٹرولر سے بات کرنی تھی ۔۔۔ تمہیں ایڈمرل اور دوسرے لوگوں سے کہنے کی کیا ضرورت تھی" ۔۔۔؟ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میں نے جولیا کی کال ملتے ہی پہلے اس سے بات کی تھی لیکن وہ اسکینڈو کے عہدے سے واقف ہی نہ تھا ۔۔۔ وہ ابھی کہیں باہر سے آیا ہے چند روز پہلے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو یہ بات ہے ۔۔۔ ایسے عہدیداروں کو واقعی ختم ہو جانا چاہیے تھا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب یہ محترمہ جولیا صاحبہ کہاں ہیں" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"وہ وہیں گھاٹ پر ہے ۔۔۔ میں صفدر اور کیپٹن شکیل کو وہاں بھیجنا چاہتا تھا کہ آپ آ گئے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اب اس مادام لوسیا کو واقعی سبق ملنا چاہیے۔ وہ بہت تیز جا رہی ہے ۔۔۔ اور اتنی رفتاری مجھے پسند نہیں ہے ۔۔۔ میں گھاٹ پر جا رہا ہوں ۔۔۔ تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو وہاں جانے کے آرڈر کر دو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے گھاٹ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ راستے میں پولیس کاروں نے جگہ جگہ پکٹنگ کر رکھی تھی۔ اور وہ کاروں کو چیک کر رہے تھے لیکن عمران نے سپیشل ایجنسی کا خصوصی کارڈ دکھا کر اپنے لئے راستہ بنا لیا۔ آجکل اس نے یہ سلسلہ کیا ہوا تھا کہ سپیشل ایجنسی کے خصوصی کارڈ خود بھی رکھے ہوئے تھے اور تمام ممبرز کو بھی سپلائی کر دیئے تھے۔ تاکہ پولیس اور دوسرے محکموں سے خوامخواہ کی جھک جھک سے نجات مل سکے۔ چنانچہ سپیشل ایجنسی کے یہی کارڈ اس کی کار کو اوکے کراتے ہوئے چیکنگ سے آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہوئے اور تھوڑی دیر بعد عمران گھاٹ پر پہنچ گیا جہاں پولیس کاروں کے ساتھ ساتھ ایمبولینس اور بحریہ اور حکومت کے اعلیٰ ترین حکام اکٹھے تھے۔ زخمیوں کو ایمبولینسوں میں ہسپتال پہنچا دیا گیا تھا اور اب لاشوں کے فوٹو وغیرہ لے کر انہیں بھی پوسٹ مارٹم

کے لئے ہسپتال بھیجا جا رہا تھا۔

عمران نے ایک سائیڈ پر کار روکی اور پھر وہ جیسے ہی کار سے باہر آیا اُسے دُور سے ایک طرف جولیا اور صدیقی کھڑے نظر آ گئے عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھ گیا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل نہیں پہنچے ابھی"۔۔۔۔ عمران نے قریب جا کر کہا۔

"نہیں!۔۔۔ وہ ابھی نہیں آئے"۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"تم نے کاروں کے رنگ۔ ماڈل اور نمبر تو دیکھے ہوں گے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"ہاں!۔۔۔ میں نے اوپر کی کھڑکی سے دیکھا تھا۔۔۔ سیاہ رنگ کی کار تھی بالکل نئے ماڈل کی ماؤتھ کار تھی۔۔۔ اس کے پیچھے دو ٹیوٹا کاریں تھیں۔۔۔ ایک براؤن رنگ کی اور دوسری ہلکے نیلے رنگ کی۔۔۔ لیکن ان کی نمبر پلیٹوں پر کوئی سیاہ سا مادہ لگا ہوا تھا اس لئے نمبر صحیح نہیں پڑھے جا سکتے تھے"۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی پہنچ گئے۔

"اس وقت راہداری میں کوئی آدمی جو زندہ بچ گیا ہو"۔۔۔ عمران نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں!۔۔۔ انہوں نے اچانک مشین گنوں سے گولیوں کی بارش کر دی۔۔۔ ایک بھی نہیں بچا"۔۔۔ جولیا نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا ایک چھوٹے سے لڑکے کی طرف بڑھ گیا جو ہاتھ میں پالش

(کر)نے کے سامان کا تھیلا اُٹھائے بڑے خوفزدہ انداز میں عمارت کی (دی)وار سے لگا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے خوف و ہراس کے (آ)ثار نمایاں تھے۔

"بیٹے کیا بات ہے۔۔۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو"۔۔۔؟ (عم)ران نے اس کے قریب جا کر اُسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔ عمران (کو) اس لڑکے کے چہرے پر ایسے تاثرات نظر آئے تھے جیسے اس نے یہ (س)ارا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔

"وہ۔۔۔ وہ بڑے ظالم آدمی تھے۔۔۔ وہ یہاں کھڑے رہے (او)ر انہوں نے اندھا دُھند گولیاں چلا کر سب کو مار ڈالا"۔۔۔ لڑکا (وا)قعی بے حد خوف زدہ تھا اور عمران کے پچکارنے پر اس نے ہچکیاں (لے) کے کر رونا شروع کر دیا۔

"تم گھبراؤ نہیں۔۔۔ یہ لو دس رُوپے۔۔۔ باقی دن آرام کرنا"۔۔۔ (عم)ران نے جیب سے دس رُوپے نکال کر اس کی جیب میں ڈالتے ہوئے (ک)ہا اور لڑکے کے چہرے پر خوف کے آثار کے باوجود ہلکے سے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ وہ خوف زدہ ہونے کے ساتھ ساتھ (ی)قیناً اس لئے بھی پریشان تھا کہ ان حالات میں اب اُسے آئندہ روزی (ک)ی کوئی اُمید باقی نہ رہی تھی۔

"بہت بہت شکریہ جناب!۔۔۔ ورنہ آج میری اندھی ماں اور (م)جھے دونوں کو بھوکا ہی سونا پڑتا"۔۔۔ لڑکے نے ممنون سے لہجے میں کہا۔

"اوہ!۔۔۔ کہاں رہتے ہو تم"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"پوش نگر میں ہماری جھونپڑی ہے جناب" ــــ لڑکے نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تم روزانہ یہیں کام کرتے ہو" ــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں جی! ــ یہیں کام کرتا ہوں" ــــ لڑکے نے جواب دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار تھے۔

"کتنے آدمی تھے وہ ــــ تم نے کیا دیکھا ہے ــــ مجھے تفصیل سے بتاؤ" ــــ عمران نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

"آپ پولیس کے آدمی تو نہیں ہیں" ــــ لڑکا ایک بار پھر گھبرا گیا۔

"ارے نہیں بیٹے! ــــ میرا پولیس سے کوئی تعلق نہیں ــــ میں تو بیمہ کمپنی کا آدمی ہوں ــــ وہ لوگ جو مال لے گئے ہیں وہ ہماری کمپنی سے بیمہ شدہ تھا" ــــ عمران نے کہا اور لڑکا جو بیمہ کے متعلق کچھ جانتا تھا یا نہیں۔ البتہ اُسے یقین ہوگیا تھا کہ عمران بہرحال پولیس میں نہیں ہے۔

"جناب! ــــ وہ چھ آدمی تھے ــــ ادھر دو کاروں میں آکر کھڑے ہوتے ــــ انہوں نے اوورکوٹ پہن رکھے تھے۔ جب وہ آئے تھے تو سات تھے ایک ان کا لیڈر تھا اور اُسے وہ لوگ زرکان کے نام سے پکار رہے تھے ــــ سیاہ رنگ کی کار دوسری طرف سے آئی تھی جناب! ــــ اور وہ لیڈر پہلے چلا گیا تھا۔ اور جناب! ــــ میں اس زرکان کو جانتا ہوں۔ وہ بہت خطرناک اور ظالم بدمعاش ہے" ــــ لڑکے نے یکلخت گھبراتے ہوئے انداز میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جلدی سے منہ پر اس طرح ہاتھ

رکھ لیا جیسے یہ بات اُسے نہ کرنی چاہیئے تھی مگر اس کے منہ سے نکل گئی۔

"دیکھو! ــــ گھبرانے کی ضرورت نہیں ــــ اور یہ لو سو روپے۔ یہ تم اپنی ماں کو دینا ــــ وہ تمہارے لئے گرم کپڑے خریدے گی" ــــ عمران نے جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر لڑکے کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ ــــ یہ نوٹ آپ مجھے دے رہے ہیں ــــ مم ــ مم ــــ مگر۔" لڑکے کی حالت واقعی خراب ہوگئی تھی۔ شائد اُسے قطعی یقین نہ آرہا ہو کہ کوئی آدمی اتنی بڑی رقم اُسے بھی دے سکتا ہے۔

"ہاں! ــــ یہ تمہارے لئے گرم کپڑوں کے لئے ہے ــــ اچھا مجھے کان میں بتادو کہ یہ زرکان کون ہے ــــ اور تم اُسے کیسے جانتے ہو" ــــ عمران نے بڑے نرم اور میٹھے لہجے میں کہا۔

"جناب! ــ یہ پوش نگر کے کوبرا کے پاس آتا ہے ــــ کوبرا بہت بڑا بدمعاش ہے جناب! ــــ اس کا منشیات کا بہت بڑا اڈہ ہے ــــ اور جناب! ــــ جب یہ زرکان آتا ہے تو پھر پوش نگر کے کئی گھروں میں رونا پیٹنا شروع ہو جاتا ــــ کوبرا کے آدمی تین چار جوان لڑکیوں کو زبردستی اٹھا کے لے جاتے ہیں جناب! ــــ میری ماں کہتی ہے کہ یہ بہت ظالم لوگ ہیں" ــــ لڑکے نے آخر رُک رُک کر کہہ ہی دیا۔

"تم فکر نہ کرو ــــ سب ٹھیک ہو جائے گا ــــ شاباش! اب گھر جاؤ اور کسی سے کوئی بات نہ کرنا" ــــ عمران نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے

خاموش کھڑے تھے۔

"آؤ چلیں! ——— ایک کلیو ملا ہے ——— ہمیں پوش نگر کے کوبرا کے اڈے میں جانا ہے" ——— عمران نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کوبرا! ——— وہ کون ہے" ——— ؟ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہے ایک دادا ٹائپ آدمی" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس بار اس کے ساتھ آئی تھی جب کہ باقی ساتھی اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ اب تم ان تھرڈ کلاس ٹائپ غنڈوں کے پاس جاؤ گے" ——— جولیا نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تھرڈ کلاس! ——— یہ تم نے کیسے کہہ دیا" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"پوش نگر تو بہت غریب لوگوں کی بستی ہے ——— ظاہر ہے وہاں کا غنڈہ تھرڈ کلاس ہی ہوگا" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تھرڈ کلاس نہیں ہیں ——— بلکہ ان کی کوئی کلاس ہی نہیں ہوتی۔ یہ ہمارے معاشرے کے وہ ناسور ہیں جنہیں تھرڈ کلاس کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے" ——— عمران نے کہا اور جولیا خاموش ہو گئی۔

عمران کی کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کے شمال میں بنی ہوئی بستی پوش نگر کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ صدیقی اور صفدر کی کاریں اس کے پیچھے تھیں۔

"آخر کیا بات ہے ——— آج تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ

ہو" ——— جولیا نے چند لمحوں بعد کہا۔

"مجھے خیال آ رہا ہے جولیا! ——— کہ ہم لوگ اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر ملک کی سلامتی کے لئے بڑی بڑی تنظیموں سے لڑتے ہیں۔ لیکن جس ملک کی سلامتی کی خاطر ہم یہ سب کچھ کرتے ہیں اس ملک میں کوبرا جیسے غنڈوں کو کوئی کچھ نہیں کہتا جو ملک کے اندر منشیات پھیلا کر اور غریبوں کی عزتیں لوٹ کر اس ملک کی سلامتی کی جڑیں اندر ہی اندر سے کھوکھلی کرتے رہتے ہیں ——— اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جن دنوں میں ہمارے پاس کوئی کام نہیں ہوگا ——— ان دنوں میں ہم ان لوگوں کی صفائی کا کام کریں گے" ——— عمران نے چٹانوں جیسے لہجے میں کہا اور جولیا مسکرا دی۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"تم جیسے دو چار اور اس ملک میں پیدا ہو جائیں ——— تو میرا خیال ہے کہ یہاں اس قسم کے بدمعاش ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہیں" ——— جولیا نے کہا۔

"سیکرٹ سروس کا ہر ممبر مجھ جیسا ہے ——— بس صرف پٹڑی پر چڑھنے کی دیر ہے" ——— عمران بدستور سنجیدہ تھا۔

اور پھر اس وقت تک کار میں خاموشی رہی جب تک کار پوش نگر کی حدود میں داخل نہ ہو گئی۔ یہ بستی واقعی غریبوں کی بستی تھی ہر طرف دھول اڑ رہی تھی۔ جھونپڑیاں بغیر کسی پلاننگ اور ترتیب کے بنائی گئی تھیں۔ درمیانی گلیاں انتہائی گندی اور جگہ جگہ گندہ پانی پھیلا ہوا تھا۔ ان گلیوں میں ننگ دھڑنگ اور میلے کچیلے بچے مٹی سے ہی کھیلتے پھر رہے تھے۔

"کوبرا کا اڈہ کہاں ہے" ——— عمران نے کار روک کر ایک بوڑھے سے پوچھا۔

"ج —— ج —— جناب! —— آگے چلے جائیں۔ جو سب سے بڑی جھونپڑی نظر آئے اور اس کے اوپر سُرخ رنگ کا جھنڈا ہے وہ کوبرا کا اڈا ہے" ——— اس بوڑھے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور عمران نے شکریہ ادا کیا اور ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ کھیلتے ہوئے بچے کاروں کو راستہ دینے کے لئے ہٹ جاتے لیکن ان کے چہروں پر حیرت نہ تھی۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہاں اکثر کاریں آتی جاتی رہتی ہوں گی اور اُسے معلوم تھا کہ یہ کاریں ان غریبوں کی بستی میں کیوں آتی جاتی ہیں اس لئے اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

کار تنگ سی گلی میں جیسے ہی ایک موڑ پر گھومی سامنے ایک خاصا کھُلا میدان تھا جس کے ایک کنارے پر وہ بڑی سی جھونپڑی تھی جس پر سُرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس میدان میں چھ لمبے تڑنگے غنڈے نوجوان چُست لباس پہنے ہوئے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے درمیان میں انہوں نے لکڑیوں کا الاؤ جلا رکھا تھا۔ کاروں کو دیکھتے ہی وہ سب یکلخت اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے آثار تھے۔

عمران نے کار ایک طرف روکی اور جولیا کو نیچے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے نیچے اُتر آیا۔ صدیقی اور صفدر کی کاریں بھی ان کے پیچھے آکر رُک گئیں۔ اور پھر وہ سب اکٹھے ہی نیچے اُترے۔ جولیا کو دیکھ کر ان لوگوں کے لبوں پر بڑی معنی خیز مسکراہٹ اُبھر آئی۔ ظاہر ہے جولیا غیر ملکی

تھی اور غیر ملکی شاید اس اڈے کے کافی بڑے گاہک سمجھے جاتے ہوں گے۔

"جی نـ —— ایک لمبے تڑنگے آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ گو اس نے لفظ تو جی کہا تھا لیکن اس کا لہجہ بےحد اکھڑ تھا۔

"کوبرا کہاں ہے" ——— عمران نے بڑے سرد لہجے میں پوچھا۔

"تم بتاؤ کیا بات ہے —— میں نائب ہوں اور میرا نام ٹونی ہے"۔ اس آدمی کا لہجہ اور زیادہ اکھڑ ہو گیا۔

"لمبا مال چاہیئے ——— کوبرا سے بات ہو سکتی ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"کتنا" ——— ٹونی نے چونک کر پوچھا۔

"کہا تو ہے کہ لمبا مال چاہیئے ——— اور سنو! وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے" ——— عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"ٹھیک ہے ——— آؤ اندر" ——— ٹونی نے کہا اور جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے جھونپڑی کی طرف بڑھ گئے۔

لیکن ابھی وہ سب جھونپڑی کے دروازے سے کچھ دُور ہی تھے کہ دروازہ کھُلا اور ایک سیاہ رنگ، خاصے ٹھوس جسم اور پیلے دانتوں والا کریہہ النظر آدمی باہر نکل آیا۔ اس کے جسم پر سُرخ رنگ کی بنیان تھی اور نیچے اس نے جینز پہن رکھی تھی۔ بیلٹ کے ساتھ ہولسٹر میں ایک ریوالور لٹک رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں واقعی سانپ جیسی چمک تھی۔

"کیا بات ہے ٹونی! ——— کون ہیں یہ" ——— آنے والے نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جولیا پر تو اس کی

نظریں جیسے چپک کر رہ گئی تھیں اور آنکھوں میں موجود شیطانی چمک اور بڑھ گئی تھی۔

"تم کوبرا ہو" ــــــ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ میں کوبرا ہوں ۔۔۔ بولو کون لوگ ہو تم" ــــــ اس نے قریب آتے ہوئے بڑے مغرورانہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں زرکان نے بھیجا ہے تمہارے پاس" ــــــ عمران نے کہا۔

"اوہ! ـــ اچھا بولو کیا بات ہے" ــــــ؟ کوبرا نے چونک کر جواب دیا۔

"لمبا مال لینا ہے ـــ اندر چلو" ــــــ عمران نے کہا اور کوبرا نے سر ہلا دیا۔ زرکان کے حوالے نے اس کے لہجے میں موجود بے اعتباری کی جھلکیاں غائب کر دی تھیں اور وہ اب نارمل نظر آ رہا تھا۔

"ہاں چلو" ــــــ کوبرا نے کہا اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔

"میں اور مس جولیانا اندر جائیں گے ــــ تم یہیں باہر رہو" ــــــ عمران نے دروازے پر مڑ کر صدیقی، صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور ساتھ ہی اس نے آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ بھی کر دیا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے وہیں رک گئے۔

جھونپڑی خاصی کشادہ تھی اس کے کئی حصے تھے۔ ایک کشادہ حصے میں کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"ہاں بولو ــــ کونسا مال چاہیئے ـــ اور کتنا" ـــ؟ کوبرا نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم زرکان کو کب سے جانتے ہو" ــــــ؟ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"کیا ـــ کیا مطلب! ـــ میں زرکان کو دس برسوں سے جانتا ہوں ـــ وہ اپنا دوست ہے" ــــــ کوبرا نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے اس کے چہرے پر پیدا ہونے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے عمران کے اس سوال پر حیرت ہوئی ہے۔

"دیکھو کوبرا! ـــ ہمارا کام بہت بڑا ہے ـــ دس کروڑ ڈالر کا سودا ہو سکتا ہے ـــ ہمیں زرکان کی ٹپ ملی اور پھر زرکان نے ہمیں تمہاری ٹپ دی ـــ لیکن ہم پہلے پوری تسلی کر لینا چاہتے ہیں ـــ زرکان کے متعلق کیونکہ وہ درمیان کا آدمی ہے ـــ ہم صرف سودا کریں گے اور رقم دیں گے ـــ مال زرکان نے پہنچانا ہے۔ اور زرکان کے متعلق ہمیں پوری معلومات نہیں ہیں" ــــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ـــ تو پھر پہلے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنی تھیں۔ پھر میرے پاس آنا تھا" ــــــ کوبرا نے سخت اور اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے ـــ اور تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم بھروسے کے آدمی ہو ـــ اس لئے ہم تمہاری بات پر مطمئن ہو جائیں گے ـــ اور ابھی اسی وقت سودا کر کے رقم دے کر واپس چلے جائیں گے۔ مال ہمیں ایک ہفتے بعد چاہیئے" ــــــ عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو —— زرکان بہت بھروسے کا آدمی ہے —— بہت بڑا آدمی ہے —— تم خود سوچو کہ جو آدمی چار جوئے خانوں کا مالک ہو وہ کم حیثیت کا نہیں ہو سکتا —— اور پھر اس کا کلب بھی ہے ۔ ھاؤنڈ کلب —— لیکن یہ اور بات ہے کہ وہ اس کلب کا مالک ہونے کے باوجود وہاں نہیں جاتا —— وہ جوئے خانوں میں رہتا ہے ۔ اور زرکان تو اس کا اصل نام ہے ۔ ورنہ سارے لوگ اُسے ریڈ وولف کے نام سے جانتے ہیں —— بولو اب بات سمجھ میں آئی" —— کوبرا نے جواب دیا۔

"ہاں ! —— بالکل ایسا آدمی واقعی بھروسے کے قابل ہوگا —— لیکن ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ وہ کلب میں ہی رہتا ہے" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں —— غلط بتایا گیا ہے —— وہ تو ڈراگون کلب کے نیچے اپنے جوئے خانے میں ہوتا ہے" —— کوبرا نے جواب دیا۔

"اگر ہم یہاں سے واپس جا کر اُسے سودے کی اطلاع دینا چاہیں تو وہاں مل جائے گا" —— عمران نے کہا اور اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں پہنچ گیا۔

"بالکل مل جائے گا —— اور اگر کہیں گیا ہوگا تو وہیں واپس آئے گا —— وہ ریڈ وولف کا اصل اڈہ ہے —— لیکن اب بولو کونسا مال اور کتنا چاہیئے" —— کوبرا نے اس بار قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری اپنی جان کی قیمت بتاؤ —— تاکہ میں وہ قیمت یہاں کے

ان غریبوں میں تقسیم کردوں جن کی عزتوں سے تم کھیلتے رہتے ہو" —— عمران کا لہجہ یکلخت غراہٹ آمیز ہو گیا۔

"کیا —— تم کیا بولتے ہو —— تمہاری یہ جرأت کہ کوبرا کے سامنے ایسی بات بولو —— میں تو زرکان کی وجہ سے چپ تھا" —— کوبرا نے یکلخت اچھل کر ہولسٹر سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دُور جا گرا۔ ابھی دھماکے کی گونج ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ باہر بھی فائرنگ کی تیز آوازیں اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران کے ریوالور سے نکلنے والی گولی نے صرف کوبرا کا ریوالور اڑایا تھا۔ لیکن کوبرا خاصا تیز ثابت ہوا۔ اس نے ریوالور ہاتھ سے نکلتے ہی یکلخت اچھل کر عمران پر چھلانگ لگائی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران نے اپنی طرف آتے ہوئے کوبرے کے سینے پر لبں ہاتھ سے تھپکی دی تھی۔

"جاؤ میرے پاس وقت نہیں ہے —— اور تم نے بہر حال مجھ پہ حملہ کر کے اس کا جواز پیدا کر لیا ہے" —— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جھونپڑی دھماکوں اور کوبرا کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھی۔

کوبرا گولیاں کھا کر بُری طرح پھڑک رہا تھا۔ لیکن عمران مسلسل ٹریگر دبائے چلا جا رہا تھا۔ اس کا چہرہ چٹانوں سے بھی زیادہ سخت ہو چکا تھا۔ جولیا کے جسم میں اس کا چہرہ دیکھ کر ہی سردی کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں۔ اور پھر آخری گولی عمران نے پھڑکتے ہوئے کوبرا کی کنپٹی

پر ماری اور کوبرا کی کھوپڑی ریزوں میں تقسیم ہو گئی۔

"آؤ جولیا! ——— اس درندے کا یہی انجام ہونا تھا ——— اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دیتا" ——— عمران نے کہا اور تیزی سے جھونپڑی سے باہر آیا تو کوبرا کے ساتھی زمین پر لاشوں کی صورت میں پڑے تھے اور اس کے ساتھی ریوالور لئے پھیل کر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ لوگ اب کہیں نظر نہ آ رہے تھے۔ شاید وہ سب خوف کے مارے چھپ گئے تھے۔

"چلو" ——— عمران نے کہا اور پھر وہ بھاگتا ہوا اپنی کار میں بیٹھا اور پھر جولیا کے بیٹھتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اس کی کار آگے بڑھتے ہی اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے کاروں میں سوار ہوئے اور پھر تینوں کاریں آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی بستی سے باہر جانے والی سڑک پر بڑھنے لگیں۔ اس وقت گلی بالکل سنسان ہو چکی تھی۔ بچے تک جھونپڑوں میں دبک گئے تھے۔ شاید پوری بستی پر دہشت کا سایہ ہو گیا تھا۔ اور عمران اس کی وجہ جانتا تھا۔

بستی سے باہر نکلتے ہی عمران نے کار کا رُخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا جدھر ڈراگون کلب تھا۔

"تم نے بڑے طریقے سے معلومات حاصل کر لیں ——— ورنہ میرا تو خیال تھا کہ اس کوبرا کی اچھی خاصی پٹائی کرنی پڑے گی" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وقت نہیں تھا ——— اور ایسے لوگوں سے کچھ پوچھنے کے لئے خاصی دردسری چاہیئے تھی" ——— عمران نے جواب دیا اور جولیا نے سر

ہلا دیا۔

کاریں مختلف چوکوں سے گذرتی ہوئی تھوڑی دیر بعد ڈراگون کلب کے سامنے پہنچ گئیں۔ اور عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر نیچے اُترنے سے پہلے اس نے سیٹ کے نیچے موجود خانے سے ایک اور ریوالور نکال کر جیب میں ڈال لیا۔ اور باہر نکل آیا۔ پھر اس نے جولیا سمیت سب ساتھیوں کو کاروں میں ہی رُکنے کا کہا اور خود اکیلا تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔ کلب میں زیرِ زمین دنیا کے افراد کا خاصا رش تھا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔

"سنو! ——— کسی کو پتہ نہ چلے ——— ہمیں مادام لوسیا نے بھیجا ہے۔ زرکان کو یہاں باہر خاموشی سے بلوا لو ——— انتہائی اہم مسئلہ ہے حوالے کے لئے سلور ہینڈز" ——— عمران نے کاؤنٹرمین سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا" ——— کاؤنٹر کلرک نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر کے نیچے رکھا ہوا انٹرکام اٹھایا اور اس کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر دبا دیا۔

"یس" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"باس! ——— میں کلب کاؤنٹر سے بول رہا ہوں ——— مادام لوسیا کے آدمی آئے ہیں ——— انہوں نے حوالے کے لئے سلور ہینڈز کہا ہے۔ وہ کوئی اہم ترین مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہیں ——— انہوں نے کہا ہے کہ کسی کو پتہ نہ چلے اور آپ یہاں آ جائیں ——— یہ ضروری ہے" کاؤنٹر کلرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کتنے آدمی ہیں" ___ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور جواب میں کاؤنٹر کلرک نے بتایا کہ آنے والا اکیلا ہے۔

"مجھے رسیور دو" ___ عمران نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور کاؤنٹر کلرک کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا۔

"ہیلو زرکان! ___ میں لوکاٹ بول رہا ہوں ___ مادام کا انتہائی اہم پیغام ہے ___ چیف باس کا مسئلہ ہے ___ جلدی سے باہر آجاؤ۔ یہ بات فون پر نہیں ہو سکتی ___ نہیں تو مادام تمہیں خود کال کر لیتیں ___ اور سنو! ___ مادام کو کال بھی نہ کرنا ___ میں نے بتایا ہے کہ چیف باس کا مسئلہ ہے ___ جلدی آجاؤ ___ ہری اپ" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے داؤ تو کھیلا تھا لیکن اب وہ اس کا نتیجہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ یہاں لمبا ہنگامہ کھڑا کرنے کی بجائے کسی طرح اکیلا زرکان ہاتھ آجائے تو کام جلدی ہو سکتا ہے۔

اور پھر شاید اس کے حوالے درست ثابت ہوئے۔ کیونکہ تھوڑی دیر بعد کاؤنٹر کی سائیڈ راہداری سے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کی طرف پہنچا۔ اور عمران اس کے آنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ یہی زرکان ہوگا۔

"کون ہے" ___ اس نے کاؤنٹر کلرک سے کہا اور کاؤنٹر کلرک نے عمران کی طرف اشارہ کر دیا۔

"زرکان! ___ باہر کار میں مادام خود موجود ہیں ___ خاموشی سے باہر آجاؤ" ___ عمران نے بڑے پُراسرار انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ مادام کی موجودگی کی بات کاؤنٹر کلرک سے

بھی چھپانا چاہتا ہو۔

"اوہ! ___ مگر تم ___ میں نے پہلے تو تمہیں نہیں دیکھا" ___ زرکان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اس کے قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے تھے۔

عمران نے جان بوجھ کر اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ اس نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اس بات کا جواب اُسے مادام ہی دے گی۔ ہال سے باہر نکل کر عمران نے اپنی کار کی طرف اشارہ کیا جس کی سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی نظر آرہی تھی۔

"یہ تو ___" زرکان کے لہجے میں یقین نہ آنے والی حیرت تھی۔

"تم جا کر پوچھ لو" ___ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی زرکان کار کے قریب پہنچا، عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر پچھلا دروازہ اس طرح کھول دیا جیسے وہ چاہتا ہو کہ زرکان کار کے اندر بیٹھ کر بات کرے۔

"لیکن میں ___" زرکان کا دماغ شاید ابھی تک اپنے آپ کو حقیقت سے ایڈجسٹ نہ کر سکا تھا کہ عمران کا ہاتھ یکلخت حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی زرکان یوں اچھل کر اندر سیٹ پر جا گرا جیسے عمران نے کسی آدمی کی بجائے کسی گیند کو اندر اچھالا ہو۔ اور عمران بھی اندر ساتھ ہی گھس گیا۔ دوسرے لمحے زرکان کا سر ٹکرایا اور وہ ابھی سیدھا بھی نہ ہو پایا تھا کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر کسی گھونسے کی صورت میں آگے بڑھا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے زرکان کی کنپٹی پر پڑا اور سیدھا ہوتا ہوا زرکان یکلخت واپس گرا اور ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت

بے حس و حرکت ہو گیا۔

"اس کا خیال رکھنا" ——— عمران نے باہر نکلتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ جولیا نے پہلے ہی ریوالور نکال لیا تھا اور وہ پیچھے کی طرف مڑ گئی تھی۔

عمران نے باہر نکل کر دروازہ بند کیا اور پھر وہ گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے گھوم کر سڑک پر چڑھی اور آگے بڑھتی گئی۔

زرکان پچھلی سیٹ پر آڑے ترچھے انداز میں بیہوش پڑا ہوا تھا۔ یہ عمران کی ہی ذہانت تھی کہ وہ اس قدر ہجوم میں سے زرکان کو اس طرح اغوا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی تھی۔

"اب اسے کہاں لے جانا ہے" ——— جولیا نے پوچھا۔

"دیکھتی جاؤ" ——— عمران نے جواب دیا اور پھر اگلے چوک سے اس نے کار دائیں طرف جانے والی سڑک پر موڑ دی۔ یہ وہی سڑک تھی جس پر جگیر کا فارم ہاؤس تھا۔ اور پھر سائیڈ روڈ سے بڑھتے ہوئے اس کی کار فارم ہاؤس تک پہنچ گئی۔

عمران نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا فارم ہاؤس کی طرف بڑھا۔ فارم ہاؤس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ ابھی یہ فارم ہاؤس خالی ہی پڑا ہو گا۔ اس لئے وہ زرکان کو یہیں لے آیا تھا۔ لیکن پھر بھی احتیاطاً اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ اندر کہیں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی لیکن کوئی ردعمل نہ ہوا تو عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کو دبایا تو وہ کھل گئی۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ

گئی۔ وہ خود ہی کھڑکی کھول کر باہر آیا تھا جب وہ ٹائیگر کے ساتھ چیکنگ کے لئے آیا تھا۔ اور تب سے یہ کھڑکی کھلی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے بعد ابھی تک فارم ہاؤس میں کوئی نہیں آیا۔ عمران نے اندر داخل ہو کر پھاٹک کھولا اور پھر باہر آ گیا۔

"تم لوگ اِدھر اُدھر ہو کر نگرانی کرو گے" ——— عمران نے اونچی آواز میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود کار میں بیٹھ کر کار اندر لیتا گیا برآمدے کے سامنے کار روک کر وہ نیچے اترا۔ اس بار جولیا بھی نیچے آ گئی۔

"پھاٹک کے پٹ بھیڑ دو ——— لاک کرنے کی ضرورت نہیں ——— میں اسے اندر لے جاتا ہوں" ——— عمران نے جولیا سے کہا اور پھر جھک کر اس نے پچھلی سیٹ پر بیہوش پڑے ہوئے زرکان کو باہر گھسیٹا اور اسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ جولیا پھاٹک کی طرف بڑھ گئی تھی۔

عمران بیہوش زرکان کو اٹھائے ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔ اس نے زرکان کو ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ اور پھر اسے ایک کونے میں پڑی ہوئی رسی کا ڈھیر نظر آ گیا۔ وہ تیزی سے ادھر بڑھا اور اس نے پہلے رسی کی مدد سے زرکان کے ہاتھ لپشت پر کر کے اس کی کلائیاں باندھیں اور پھر اس کے جسم کو کرسی سے اچھی طرح باندھ کر اس نے باقی رسی سے اس کے پیروں کو بھی باندھ دیا۔ جولیا اس دوران واپس آ چکی تھی۔

"لمبے تشدد کا منصوبہ ہے" ——— جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"نہیں ——— منصوبہ تو مختصر ہے ——— لیکن نجانے اس زرکان کی طبیعت کیسی ہے۔ اس لئے احتیاطاً میں نے اسے باندھ دیا ہے" ——— عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ چٹاخ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔ عمران کا بھرپور تھپڑ زرکان کے چہرے پر پڑا تھا۔ پہلے تھپڑ کی گونج ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران نے دوسرا تھپڑ جڑ دیا اور اس بار زرکان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے ہونٹوں کے کونوں سے خون کی پتلی سی لکیر بہہ نکلی تھی۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کون ہو تم" ۔۔۔۔ زرکان نے ہوش میں آتے ہی متوحش نظروں سے عمران اور جولیا کے ساتھ ساتھ کمرے اور اپنے بندھے ہوئے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"عزرائیل کا نمائندہ ۔۔۔ جانتے ہو عزرائیل کون ہے" ۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو ۔۔۔ اور وہ مادام! ۔۔۔ اوہ! تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے" ۔۔۔۔ زرکان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اب اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر سنبھل گیا ہے اور اس کے اتنی جلد سنبھل جانے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ خاصا سخت آدمی ثابت ہوگا۔

"سنو زرکان! ۔۔۔ مجھے مادام لوسیا کی رہائش گاہ کا پتہ چاہیے" ۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام لوسیا! ۔۔۔ میں تو نہیں جانتا کسی مادام لوسیا کو" ۔۔۔۔ زرکان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں ۔۔۔ اگر تم نہیں جانتے تو پھر تم ہمارے لئے فضول ہو ۔۔۔ اور میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس نے ریوالور سیدھا کیا دوسرے ہاتھ سے جھٹکا

دے کر اس کا چیمبر کھولا جیسے گولیوں کی تعداد چیک کر رہا ہو۔ اور پھر چیمبر بند کر کے اس نے بڑے سرد مہرے انداز میں ریوالور کی نال زرکان کی دونوں آنکھوں کے درمیانی جگہ پر رکھی اور زرکان کی آنکھیں تیزی سے پھٹنے لگیں۔

"ٹھہرو ۔۔۔ ٹھہرو ۔۔۔ میں جانتا ہوں" ۔۔۔۔ زرکان کا اعتماد جواب دے گیا تھا۔

"چلو ٹھہر گیا ۔۔۔ اب بتاؤ اس کا پتہ" ۔۔۔۔ عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا۔

"مجھے پتہ معلوم نہیں ۔۔۔ وہ بس مجھے فون کرتی ہیں" ۔۔۔۔ زرکان ایک بار پھر سنبھل گیا تھا۔

"اگر تم اپنے ساتھی لوش نگر کے کوبرا اور اس کے چھ ساتھیوں کی لاشیں دیکھ لیتے تو شاید سچ بولنے کا فیصلہ کر لیتے ۔۔۔ لیکن اب مجھے پھر ایک سو چالیس گولیاں تمہارے جسم میں ڈالنا پڑیں گی ۔۔۔ دراصل میرا مسئلہ ہے کہ میں جب کسی کو مارتا ہوں تو ایک سو چالیس گولیوں سے کم پر راضی نہیں ہوتا ۔۔۔ اور تم خود سوچو کہ ایک سو چالیسویں گولی کھا کر آدمی ہلاک ہوتا ہے تو ایک سو انتالیس گولیوں سے اس کے جسم کا کیا حشر ہوگا" ۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"جب میں جانتا ہی نہیں ہوں تو ۔۔۔۔" زرکان نے کہا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور زرکان کے حلق سے چیخ نکلی۔ گولی اس کے بازو پر پڑی تھی۔

"ابھی سے ۔۔۔ ابھی تو گنتی شروع ہوئی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے

کہا اور دوسری گولی زرکان کی کلائی پر پڑی۔ اور پھر واقعی عمران پر جیسے وحشت کا دورہ سا پڑ گیا ہو۔ وہ ایک قطار کی صورت میں بازو پر گولیاں برسائے جا رہا تھا۔ اور زرکان بیہوش بھی ہوا لیکن اگلی ہی گولی اُسے پھر ہوش میں لے آئی۔ اور پھر جب آٹھویں گولی ران میں لگی تو زرکان بُری طرح چیخ پڑا۔ اس کا پورا جسم پسینے میں ڈوب گیا تھا۔

"بب ـــ بتاتا ہوں ـــ جیسے جیسے کالونی ـــ کوٹھی نمبر بتیس" ـــ زرکان نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اگلی گولی نے اس کی پیشانی میں سوراخ کر دیا۔ اور عمران ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور دروازے کی طرف اس طرح بڑھ گیا جیسے اس نے کسی انسان پر نشانہ بازی کرنے کی بجائے کسی ریت کی بوری پر فائرنگ کی ہو۔ اس کا چہرہ اس قدر سخت تھا کہ جولیا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ عمران کا ہی چہرہ ہے۔ اس نے بے اختیار جھرجھری لی اور عمران کے پیچھے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

عمران نے فارم ہاؤس سے نکل کر مخصوص انداز میں ہارن دیا تو فارم کی دونوں سائیڈوں پر چھپی ہوئی کاریں آگے بڑھ آئیں اور عمران اُنہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ہوا کار کو آگے بڑھا لے گیا۔

"تم نے واقعی حیرت انگیز ذہانت سے سارا منصوبہ مکمل کر لیا ہے لُوسیا" ـــ صوفے نما کرسی پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یُو باس! ـــ ویسے یہ ملک انتہائی پسماندہ ہے اور یہاں کے لوگ انتہائی احمق ہیں ـــ اس لئے مجھے کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا" ـــ سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ چیف باس تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچا تھا۔ وہ چونکہ خصوصی چارٹرڈ طیارے سے آیا تھا اس لئے وہ جلد پہنچ گیا تھا۔ جب کہ جس ٹیم کو وہ ساتھ لے کر آ رہا تھا وہ عام جہاز سے آ رہے تھے۔ اور ان کے یہاں پہنچنے میں ابھی چھ گھنٹے رہتے تھے۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے تو پھر نظر نہیں آئے" ـــ؟ باس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں باس! ــــ میرا خیال ہے کہ میرے سنڑ اور گروپ کا خاتمہ کر دینے کے بعد وہ خاموش ہو گئے ہیں ــــ ویسے بھی وہ کسی صورت ہم تک نہیں پہنچ سکتے ــــ ہم نے کام ہی ایسا کیا ہے ــــ سب کچھ توقت انونی طریقے سے ہوا ہے ــــ البتہ یہ سپیشل ایجنسی والی بات میری سمجھ میں نہیں آئی ــــ آخر وہ جیولری کیوں حاصل کرنا چاہتے تھے" ــــ لوسیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہیں کہیں سے مخبری ہو گئی ہو ــــ میرا خیال ہے کہ ٹن تھاؤزنڈ پر چھاپہ بھی اسی چکر میں پڑا ہو گا اور وہیں سے انہیں جیولری کے بارے میں علم ہوا ہو گا" ــــ چیف باس نے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس! ــــ ویسے اب ہمیں ٹی ٹو کو کسی اور شکل میں باہر نکالنا ہو گا ــــ اب یہ جیولری والا سلسلہ غلط ہو گیا ہے" ــــ لوسیا نے کہا۔

"ہاں! ــــ لیکن تم فکر نہ کرو ــــ اب ٹی ٹو مکمل طور پر شروع سے ہمارے ہاتھ آگیا ہے اس لئے اب یہ کوئی پرابلم نہیں ہے۔ پہلے چونکہ ہمیں صرف جیولری کی شیپ میں ہی یہ مل سکتا تھا اس لئے یہ سلسلہ ہی اپنانا پڑا ــــ میں نے پوری پلاننگ سیٹ کر لی ہے" ــــ چیف باس نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا، سائیڈ میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون بج اٹھا اور لوسیا چونک کر اٹھی اور اس نے میز کے قریب جا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیس" ــــ مادام لوسیا نے جان بوجھ کر اپنا نام نہ بتایا۔

"میں زرکان کا نمبر ٹو ریگر بول رہا ہوں ــــ مادام لوسیا سے بات

کرائیں" ــــ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"لیس! ــــ میں لوسیا بول رہی ہوں ــــ زرکان کہاں ہے"؟

مادام لوسیا نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام! ــــ میں نے اسی لئے کال کی ہے ــــ باس زرکان جوئے خانے میں تھے کہ انہیں کاؤنٹر سے ایک کال ملی اور وہ کسی کو بتائے بغیر باہر چلے گئے ــــ جب وہ کافی دیر تک واپس نہ لوٹے تو میں نے کاؤنٹر کلرک سے معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ ایک مقامی آدمی آیا تھا اس نے مادام لوسیا کا حوالہ دے کر باس کو باہر بلایا تھا اور باس اس کے ساتھ چلے گئے ہیں ــــ کاؤنٹر کلرک نے یہ بھی بتایا کہ باس اسے پہچانتے نہ تھے تو میں چونک پڑا اور پھر میں نے باہر آکر معلومات کیں تو مجھے ایک سٹال والے نے بتایا کہ تین کاریں آئی تھیں ــــ جن میں سے ایک کار میں ایک غیر ملکی لڑکی بیٹھی تھی ــــ جب کہ باقی دو کاروں میں مقامی آدمی تھے ــــ اور باس زرکان کو اس لڑکی والی کار کی پچھلی سیٹ پر اس طرح بٹھایا گیا جیسے زبردستی کی گئی ہو ــــ اور پھر کاریں واپس چلی گئیں ــــ چنانچہ میں نے سوچا کہ آپ کو کال کر لوں"۔ ریگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے ــــ میں نے اگر زرکان سے بات کرنی ہوتی تو میں فون بھی کر سکتی تھی ــــ تم فوراً معلوم کرو کہ زرکان کہاں ہے" ــــ مادام لوسیا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار تھے۔

"کیا بات ہے" ——؟ چیف باس بھی لوسیا کی بات سن کر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا خیال ہے کہ زرکان کو زبردستی اغوا کیا گیا ہے —— اور اغوا کرنے والے مقامی اور غیر ملکی لڑکی ہے —— لیکن کون ایسا کر سکتا ہے"—؟ لوسیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ! —— اوہ! —— یہ یقیناً اس سپیشل ایجنسی کا کام ہو گا۔ انہوں نے وہاں گھاٹ پر کوئی آدمی لازماً ڈھونڈ نکالا ہو گا جو زرکان کو جانتا ہو گا۔ آخر زرکان یہاں کا مقامی آدمی ہے —— اور اب وہ لوگ یقیناً اس سے تمہارا پتہ معلوم کریں گے —— تمہیں خیال رکھنا چاہیئے تھا —— مقامی آدمیوں کا میک اپ کر لینا چاہیئے تھا —— اور سنو! —— ہمیں اب فوراً یہ جگہ چھوڑ دینا چاہیئے —— ابھی اور اسی وقت" —— چیف باس نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں باس! —— لیکن مجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ کون لوگ ہیں" —— لوسیا نے کہا اور پھر جلدی سے اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس" —— دوسرے لمحے دروازے پر رابرٹ نمودار ہو گیا۔

"رابرٹ! —— ہماری اس کوٹھی پر کسی بھی لمحے ریڈ ہو سکتا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ ریڈ کرنے والے بچ کر نہ جائیں —— ایک بھی بچ کر نہ جائے —— میں اپنے تحفظ کے ساتھ ساتھ انہیں زندہ گرفتار کرنا چاہتی ہوں" —— لوسیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام! —— زندہ والی بات تو شاید ممکن نہ ہو —— البتہ ساتھ

والی کوٹھی بھی ہمارے پاس ہے —— ہم خفیہ راستے سے اُدھر منتقل ہو سکتے ہیں" —— رابرٹ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس زیرو ریز گن تو ہے —— تم نے بتایا تھا مجھے" —— لوسیا نے کہا۔

"اوہ یس مادام! —— زیرو ریز گن ہے اور نہ صرف ایک ہے بلکہ دس ریز گنیں ہیں ہمارے پاس" —— رابرٹ نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے —— جلدی سے مجھے اور چیف باس کو ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ کرو —— اور پھر وہ ریز گنیں ہمیں لا دو —— جلدی فوراً" —— لوسیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام! —— آیئے" —— رابرٹ نے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف کو مڑا۔

"رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے لوسیا" —— چیف باس نے کہا۔

"اوہ نہیں باس! —— ایسی کوئی بات نہیں —— لوسیا کے لئے کوئی رسک نہیں ہو سکتا" —— آیئے" —— لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر چیف باس اور مادام لوسیا دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے رابرٹ کے پیچھے دوڑتے ہوئے ایک راہداری میں آ گئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ رابرٹ نے دروازہ کھولا تو سامنے سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں۔ سیڑھیاں اتر کر وہ سب ایک تہہ خانے میں پہنچے

اور پھر رابرٹ نے ایک دیوار میں میکنزم کے ذریعے خفیہ دروازہ کھولا اور چیف باس اور مادام لوسیا کو دوسری طرف جانے کا اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے تو وہ واقعی ساتھ والی کوٹھی میں موجود تھے۔

تھوڑی دیر بعد رابرٹ بھی اپنے چار ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔ ان کے ہاتھوں میں ایک ایک ریز گن موجود تھی۔

"یہ لیجئے زیرو ریز گنیں —— میں ضروری سامان شفٹ کرا لوں" رابرٹ نے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں سامان شفٹ کرنے کی —— زیرو ریز گن سے میں انہیں بے بس کر دوں گی —— اور سنو! —— تم سب بدستور اس کوٹھی میں رہو —— وہ لوگ یقیناً مجھے تلاش کرنے آئیں گے۔ اور جب مجھے نہ پائیں گے تو وہ لازماً تمہیں پکڑ کر تم پر تشدد کرنے کی کوشش کریں گے —— اور ایسا ہوتے ہی میں ان پر ریز گن فائر کر دوں گی —— لیکن تم اکیلے اندر رہنا —— تمہارے تمام ساتھی باہر چلے جائیں اور نگرانی کریں گے تاکہ اگر کوئی باہر رہ جائے تو یہ مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں گے" —— لوسیا نے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام! —— جیسے آپ کا حکم" —— رابرٹ نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو واپس چلنے کا حکم دیا اور وہ تیزی سے کوٹھی کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"آخر تم یہ رسک کیوں لینا چاہتی ہو؟" —— چیف باس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس! —— میں نے یہاں کے لوگوں کو چیک کر لیا ہے —— وہ بالکل ہی احمق لوگ ہیں —— میں ان کا تماشہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ ویسے بھی اگر انہیں ٹریپ نہ کیا گیا اور کوٹھی خالی ہوئی تو پھر وہ لوگ مستقل ہمارے پیچھے لگے رہیں گے اور ہمارا سارا پروگرام ہی گڑبڑ ہو جائے گا" —— لوسیا نے بڑے مطمئن انداز میں کہا اور چیف باس کندھے اچکا کر خاموش ہو گیا۔

رابرٹ واپس جا چکا تھا۔ ظاہر ہے درمیانی خفیہ راستہ بھی بند کر دیا گیا ہو گا۔

"آئیے باس! —— دوسری منزل کے ایک کمرے سے ہم آسانی سے کوٹھی کا صحن اور بیرونی منظر دیکھ سکتے ہیں" —— لوسیا نے کہا اور پھر وہ چیف باس کو ساتھ لئے دوسری منزل پر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

عمران نے کار جے جے کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ کر ایک سائیڈ پر روک دی اور خود باہر آ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی نکل آئی۔ چند لمحوں بعد صفدر اور صدیقی کی کاریں بھی وہاں پہنچ گئیں اور وہ بھی عمران اور جولیا کو کار سے باہر دیکھ کر خود بھی باہر آ گئے۔

"سنو! ـــــ ہم نے اس کالونی کی کوٹھی نمبر بتیس پر ریڈ کرنا ہے ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم سلور ہینڈز کی مادام لوسیا ہمارا ٹارگٹ ہے ـــــ اب میری بات غور سے سنو! ـــــ مادام لوسیا کو یقیناً علم نہ ہو گا کہ کوٹھی پر ریڈ ہو رہا ہے ـــــ اس لئے وہ اپنی جگہ مطمئن ہو گی ـــــ اور نجانے اس کوٹھی میں کتنے افراد ہوں۔ اس لئے میں اور جولیا ماسک میک اپ کر کے کوٹھی کے اندر جائیں گے ـــــ اور تم لوگ باہر سے نگرانی کرنا ـــــ اگر ضرورت پڑی تو میں تمہیں ریڈ کاشن دے کر بلا لونگا" ـــــ عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اس مادام لوسیا کو زندہ پکڑنا چاہتے ہو" ـــــ لیا نے کہا۔

"ہاں! ـــــ اور یہ ضروری ہے ـــــ اس سے ہم سلور ہینڈز کی ظیم اور اس کے چیف باس کے متعلق تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔ س کے بعد اس تنظیم کا مکمل خاتمہ آسان ہو جائے گا ـــــ میں اس سارے قضیے کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن قضیہ کیا ہے ـــــ کچھ اس کا بھی تو پتہ چلے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"یہ منشیات کا چکر ہے۔ اتنا تو تمہیں معلوم ہے ـــــ باقی تفصیلات اپنے باس سے پوچھ لینا ـــــ اگر میں نے تمہیں تفصیل بتانی شروع کر دی تو پھر مجھے یہاں ثالثی عدالت لگانی پڑے گی" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ثالثی عدالت! ـــــ کیا مطلب" ـــــ؟ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا! ـــــ تمہیں اس سے واسطہ نہیں پڑا ـــــ اس لئے تم اس کا مطلب نہیں سمجھ سکتیں ـــــ یہ شوہر اور بیوی کے درمیان ہونے والے قضیے نمٹانے کے لئے لگائی جاتی ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا اور اس بار اس کے ساتھی مسکرا دیئے۔

"تم پر پھر دورہ پڑنے لگا ہے" ـــــ جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دورہ پڑنے پر ہی تو یہ عدالت لگائی جاتی ہے ——— بہرحال صفدر! تم پہلے جا کر کوٹھی نمبر بتیس کا جائزہ لو ——— ہو سکتا ہے انہوں نے بیرونی طور پر نگرانی کا انتظام کیا ہو ——— میں اور جولیا اس دوران میک اپ کر لیتے ہیں" ——— عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"تم کس قسم کا میک اپ کرنا چاہتے ہو ——— کیا وہ مادام لوسیا تمہیں پہچانتی ہے ——— ؟" جولیا نے پوچھا۔

"پہچاننے والا مسئلہ نہیں ہے ——— میں اندر داخل ہونے اور مادام لوسیا سے ملنے کے لئے میک اپ کرنا چاہتا ہوں ——— ہم نے ناران کے باشندوں جیسا میک اپ کرنا ہے تاکہ اپنے ہی ملک کے لوگوں کو دیکھ کر اس کا جذبہ ہم وطنی جاگ پڑے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر وہ دوبارہ کار کے اندر بیٹھ گیا۔ اس نے سیٹ کے نیچے موجود باکس سے میک اپ ماسک نکالے اور پھر سب سے پہلے اس نے اپنے چہرے اور سر پر ماسک چڑھا کر انہیں میک مرر کی مدد سے ایڈجسٹ کیا۔ اب وہ شکل۔ نقوش اور رنگت کے لحاظ سے واقعی ناران کا ایک باشندہ لگ رہا تھا۔ اس کے بعد جولیا کا میک اپ بھی اس نے خود کیا اور ہر طرف سے مطمئن ہو کر وہ باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ کار کا پچھلا دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہو کر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب ! ——— میرے خیال میں کوٹھی کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے ——— میں نے چار غیر ملکیوں کو تو مارک کیا ہے" ——— صفدر نے کہا۔

"اوہ ! ——— کیا وہ ناران کے باشندے تھے ——— جیسے اس وقت ہم ہیں ——— ؟" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ! ——— بالکل وہ آپ جیسے تھے" ——— صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اب میری بات سُن لو ——— میں اور جولیا کار میں اندر جائیں گے ——— جب کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت باہر رہو گے ——— اور جب میں ریڈ کاشن دونگا۔ تب تم نے سب سے پہلے ان نگرانی کرنے والوں پر قابو پانا ہے پھر اندر آنا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر ان نگرانی کرنے والوں پر ہم پہلے قابو پا لیں تب آپ اندر جائیں ——— ورنہ ہو سکتا ہے کہ عین موقع پر کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے" ——— صفدر نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ——— لیکن اس طرح اگر اندر والے چونک پڑے تو ——— ؟" عمران نے جواب دیا۔

"نہیں ! ——— میں نے ان کی پوزیشنیں چیک کی ہیں ——— ان پر آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے ——— وہ ایک زیر تعمیر کوٹھی کی دیوار کی اوٹ میں اکٹھے موجود ہیں" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے ——— جاؤ پہلے ان کا بندوبست کر آؤ ——— اور سنو ! ——— واپس یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔ واچ ٹرانسمیٹر پر کاشن دے دینا ——— ہم یہاں سے چل پڑیں گے" ——— عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اتر گیا۔

"عمران! — ایک بات تو بتاؤ" — صفدر کے جانے کے بعد جولیا نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک بات — کیا مطلب! — ایک سے زیادہ بتانے کی اجازت نہیں ہے" — عمران نے چونک کر جواب دیا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"نہیں! — فی الحال ایک بات" — جولیا نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا پوچھو! — لیکن تم بھی ایک ہی بات پوچھنا" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ تم جلد ہی کسی لڑکی سے شادی کرنے والے ہو — اور وہ بھی اپنی کسی رشتہ دار لڑکی سے — میں صرف اتنا پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ لڑکی کون ہے" — جولیا کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"تم نے محسوس کیا ہے — واہ! بہت خوب" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا" — جولیا نے کہا۔

"جواب تو دے دیا ہے اور کیا بتاؤں" — عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں — واضح طور پر بتاؤ" — جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے خود واضح بات نہیں کی — یہ لفظ محسوس تو بڑا وسیع لفظ ہے" — عمران نے بات ٹالنے کے سے انداز میں جواب دیا۔

"میں نے لفظ محسوس اس لئے استعمال کیا ہے کہ تمہارا رویہ مجھ سے یکلخت بدل گیا ہے — پہلے تم بات بات پر مذاق کرتے تھے — گو یہ مذاق مجھے بے حد برا محسوس ہوتا تھا — لیکن اب کافی دنوں سے تمہارا رویہ بدلا ہے تو مجھے یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے تم اس بارے میں کوئی فیصلہ کر چکے ہو — اور میں تمہارے خاندانی رسم و رواج کو بھی جانتی ہوں — تمہاری والدہ لازماً اپنے ہی خاندان کی کسی لڑکی کو اپنے اکلوتے بیٹے کی بیوی بنانا چاہتی ہوں گی" — جولیا کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"تم چونکہ بے حد سنجیدہ ہو گئی ہو — اس لئے میں بھی تمہیں سنجیدگی سے جواب دے رہا ہوں — تم ہر لحاظ سے ایک اچھی لڑکی ہو۔ لیکن مس جولیانا فٹزواٹر صاحبہ! — ہماری زندگیاں ملک و قوم کی خاطر وقف ہیں ہمارا ہر سانس ملک کی امانت ہے اور جس نہج پر ہماری زندگیاں گذر رہی ہیں یا گذریں گی — اس سطح پر ہمارے ذاتی احساسات و جذبات کوئی حیثیت نہیں رکھتے — اس لئے میں اس زندگی میں شادی جیسے بکھیڑے پالنے کا قطعی قائل نہیں ہوں — یہ ان لوگوں کا کام ہے جو کم از کم سیکرٹ سروس سے متعلق نہیں ہیں — اور پھر ہم میں سے کسی کی زندگی کا چراغ صرف ایک گولی کا مرہون منت ہے۔ اور یہ گولیاں ہر لمحے ہمارے اردگرد برستی رہتی ہیں — باقی رہی مذاق کرنے والی بات — تو دراصل یہ مذاق صرف ذہن کو ہلکا پھلکا رکھنے اور کارکردگی میں سنجیدگی کی گرد جھاڑنے کے لئے ہوتا تھا — میرا قطعاً یہ مقصد نہیں رہا کہ میں تمہارے یا کسی اور کے جذبات و احساسات

کو مجروح کر دوں ـــــ لیکن جب چیف باس ایکسٹو نے مجھے بتایا کہ میرا یہ مذاق تمہارے جذبات و احساسات کو مجروح کر رہا ہے تو میں نے ناک سے سات لکیریں نکالی ہیں ـــــ اور اگر کہو تو تمہارے سامنے آٹھویں لکیر بھی نکال سکتا ہوں" ـــــ عمران جواب کے آغاز میں تو بے حد سنجیدہ تھا لیکن آخر میں آ کر اس کی زبان پھر غیر سنجیدگی کی طرف مائل ہونے لگی۔

"مطلب ہے کہ تم اب ہم سے وہ خواب بھی چھین لینا چاہتے ہو۔ جو ہماری پتھریلی زندگی میں کبھی کبھی پھول کھلا دیتے ہیں ـــــ ٹھیک ہے تمہاری مرضی" ـــــ جولیا نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"واہ! ـــــ کیا خوبصورت ڈائیلاگ ہے ـــــ کونسے ناول میں پڑھا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"یہ ڈائیلاگ نہیں ـــــ حقیقت ہے" ـــــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ابھی تو تم خواب کہہ رہی تھیں" ـــــ عمران نے چونک کر کہا اور جولیا نے بجائے جواب دینے کے کار کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی اور عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

اسی لمحے عمران کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں تو اس نے چونک کر ریسٹ واچ کا بٹن باہر کھینچ لیا اور اس کے ساتھ ہی ڈائل پر سرخ رنگ کا ہندسہ جلنے بجھنے لگا۔

"یس عمران اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب! ـــــ ہم نے چاروں کو ایڈجسٹ

کر لیا ہے اور خود بھی پوزیشنیں سنبھال لی ہیں ـــــ لیکن ایک بات اور میں بتانا چاہتا ہوں ـــــ میں نے محسوس کیا ہے کہ ساتھ والی ملحقہ کوٹھی جس کا نمبر اکتیس ہے اس کی دوسری منزل کے ایک کمرے میں ایک غیر ملکی عورت اور ایک غیر ملکی مرد موجود ہیں ـــــ غیر ملکی عورت کے ہاتھوں میں ایسی گن ہے جیسے ریز گن ہوتی ہے ـــــ اور اس کی نظریں بھی کوٹھی نمبر بتیس پر جمی ہوئی ہیں۔ اوور" ـــــ صفدر نے کہا۔

"اوہ! ـــــ آج شائد محسوسات کا عالمی دن منایا جا رہا ہے ـــــ پہلے جولیا نے بھی یہی کہا ہے کہ اس نے محسوس کیا ہے ـــــ اور اب تم بھی محسوس کر رہے ہو۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے اسے صفدر کا ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا۔

"مس جولیا نے جو محسوس کیا ہو گا وہ میں جانتا ہوں ـــــ البتہ میں نے جو محسوس کیا ہے وہ بھی درست ہی ہے ـــــ گو اس کوٹھی کی دوسری منزل کے کمرے کے شیشے ٹینٹڈ ہیں لیکن جب مجھے شک ہوا تو میں نے اس کا بغور جائزہ لیا ہے۔ اوور" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے بھی درست محسوس کیا ہے ـــــ اب سارا کھیل مجھے بھی محسوس ہونے لگا ہے ـــــ یہ غیر ملکی عورت یقیناً مادام لوسیا ہو گی۔ اور اسے یقیناً ہماری آمد کی اطلاع مل گئی ہے اس لئے وہ ریز گن لئے ہماری محسوسات کو منجمد کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ کوٹھی نمبر بتیس کے ساتھ ساتھ اکتیس کی نگرانی بھی کرو۔ اب میں پہلے کوٹھی نمبر اکتیس کو محسوس کروں گا۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

" اوہ! ۔۔۔ میں سمجھ گیا ۔۔۔ پہلے آپ کوٹھی نمبر اکتیس پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔ اس کی عقبی طرف کھلی ہوئی ہے ۔ اوور " ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

" اوکے! ۔۔۔ ان محسوسات کا شکریہ! ۔۔۔ اوور اینڈ آل " ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واچ ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اپنا میک اپ صاف کرنا شروع کر دیا۔

" کیا کر رہے ہو ۔۔۔ میک اپ کیوں صاف کر رہے ہو " ۔۔۔ جولیا نے کار میں بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے محسوس کیا ہے کہ ۔۔۔ " عمران نے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں اسے ٹوک دیا۔

" سنو عمران! ۔۔۔ تمہیں میرا مذاق اڑانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا " ۔۔۔ جولیا کا لہجہ واقعی بے حد غصیلا تھا۔

" بالکل یہی بات میں نے محسوس کی تھی تو تم ناراض ہو گئیں ۔۔۔ بہرحال صفدر کی کال سے صورت حال بدل گئی ہے ۔۔۔ کوٹھی نمبر بتیس میں ہمارے لئے جال بچھایا گیا ہے ۔۔۔ اس لئے اب پروگرام بدل دیا ہے میں نے " ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" تو میں بھی میک اپ ختم کر دوں " ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

" ہاں " ۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور جولیا نے بھی ماسک اتارنا شروع کر دیا۔ اور عمران کار آگے بڑھا لے گیا۔ پھر اس نے کوٹھی نمبر اکتیس کی سائیڈ روڈ پر کار موڑ دی۔ اور اسے بڑے اطمینان سے چلاتا ہوا اس کے عقب میں لے گیا۔ ادھر چھوٹی سڑک تھی۔ عمران نے کار

آگے جا کر ایک زیر تعمیر کوٹھی کی عقبی دیوار کے ساتھ روکی اور پھر کار سے نیچے اتر آیا۔

" آؤ " ۔۔۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی نیچے اتر آئی۔

کوٹھی نمبر اکتیس کی عقبی دیوار خاصی نیچی تھی۔ اور دوسری منزل کی اس طرف کوئی کھڑکی بھی نہ تھی اس لئے عمران جولیا سمیت بڑے اطمینان سے چلتا ہوا عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں اس دیوار کو پار کر کے کوٹھی کے اندر پہنچ گئے۔ چند لمحے دیوار کے ساتھ دبک کر انہوں نے دیوار سے کودنے کا ردعمل چیک کیا اور پھر عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا جولیا اس کے پیچھے تھی۔

کوٹھی کی عقبی طرف پانی کے پائپ اوپر چھت تک جا رہے تھے چنانچہ عمران ایک پائپ کی طرف بڑھا اور پھر وہ کسی چھپتیلے بندر کی طرح اوپر چڑھتا گیا۔ ظاہر ہے جولیا نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں یکے بعد دیگرے چھت پر پہنچ گئے۔

" صرف کناروں پر آہستہ چلنا ۔۔۔ نیچے وہ لوگ موجود ہیں۔ انہیں پیروں کی دھمک محسوس نہیں ہونی چاہیئے " ۔۔۔ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ میں جانتی ہوں " ۔۔۔ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ! ۔۔۔ اچھا اچھا! ۔۔۔ میں بھول گیا تھا کہ تم محسوس کر سکتی ہو ۔۔۔

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا نے ہونٹ دبا لیئے۔ اب وہ اس لمحے کو پچھتا رہی تھی جب اس نے عمران سے بات کی تھی کیونکہ اب عمران ایک نئے انداز سے اُسے مسلسل زچ کرنے پر تل گیا تھا سیڑھیوں کے دروازے سے نکل کر وہ انتہائی احتیاط سے سیڑھیاں اُترتے ہوئے نیچے پہنچے اور پھر ان کے کانوں میں کسی کے باتیں کرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران نے جیب سے ریوالور نکالا اور آہستہ آہستہ راہداری میں چلتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا جہاں سے باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ جولیا بھی اب بے حد محتاط ہو گئی تھی۔ دروازہ بند تھا لیکن اس کی سائیڈ میں موجود کھڑکی کے پٹ کھلے ہوئے تھے۔ اور عمران نے کھڑکی کے پاس رُک کر آہستہ آہستہ سر آگے بڑھایا کمرے میں ایک عورت اور مرد موجود تھے۔ اور دونوں کی ان کی طرف سائیڈ تھی۔ اور ان کی نظریں دوسری طرف جمی ہوئی تھیں۔

"میرا خیال ہے لوسیا ——— وہ لوگ زرکان سے یہاں کا پتہ معلوم نہیں کر سکے ——— ورنہ اب تک لازماً وہ یہاں پہنچ جاتے" ——— اس مرد نے قدرے تیز آواز میں کہا۔

"مجھے بھی اب یہی محسوس ہونے لگا ہے چیف باس" ——— اس لڑکی نے جواب دیا۔

"یہ بھی محسوس کر رہی ہے" ——— عمران نے مڑ کر دھیمے لہجے میں جولیا کے کان میں کہا اور جولیا اس بار بے اختیار مسکرا دی۔

"انتہائی ہوشیار رہنا ——— یہ محسوسہ بیگم مجھے کچھ زیادہ ہی تیز لگ رہی ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر اس نے ریوالور کو کھڑکی کے

کھلے ہوئے پٹ کے ساتھ رکھا اور دوسرے لمحے کمرہ گولی چلنے کے زوردار دھماکے سے گونج اٹھا۔ اور گولی چلتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے لپکا اور اس نے پوری قوت سے لات مار کر بند دروازہ کھولا اور ریوالور اٹھائے اندر داخل ہو گیا۔

"تو کیا محسوس ہونے لگا ہے مادام لوسیا! ——— میں بھی تو سنوں"۔ عمران نے ریوالور کا رُخ ان دونوں کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اور کمرے میں موجود دونوں کی آنکھیں حیرت سے اس قدر پھیل گئیں کہ عمران کو خطرہ محسوس ہونے لگا کہ اگر یہی صورت حال رہی تو پھر چہرے پر آنکھیں ہی آنکھیں رہ جائیں گی۔

ہونٹ دباتے ہوئے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"بس یہی ایک مرض ہے مجھ میں ——— اسی لئے تو مس جولیانا فٹز واٹر بھی مجھ سے ناراض رہتی ہیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم آخر کیا بکواس کر رہے ہو ——— اور تم کون ہو" ——— ؟ چیف باس نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم اچھے چیف باس ہو کہ اپنی ہی تنظیم کو بکواس کہہ رہے ہو ——— ویسے تم نے یہاں آ کر میرا اچھا خاصا خرچہ بچا دیا ہے ——— ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ میں مادام لوسیا کے ساتھ ہنی مون منانے کے لئے جب ناران جاؤں گا تو تم سے ملاقات ہو جائے گی" ——— عمران نے جواب دیا۔ اس کے لبوں پر بڑی شرارت بھری مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔

"عمران! ——— وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے" ——— جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔ اُسے شاید عمران کا ہنی مون والا فقرہ پسند نہ آیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ مادام لوسیا یکلخت اس طرح اچھلی کہ جیسے بجلی چمکتی ہے اور عمران اور جولیا دونوں ہی ضرب کھا کر بے اختیار کئی قدم پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔

اسی لمحے چیف باس نے یکلخت دروازے کی طرف چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا پشت کے بل واپس فرش پر جا گرا۔

"تم کہاں جا رہے ہو مسٹر چیف باس! ——— پہلے فیصلہ تو ہونے دو کہ مجھے کس کے ساتھ ہنی مون منانا ہے" ——— عمران نے

[illegible]

"تم کون ہو" ——— مادام لوسیا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ریڈگن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور کونے میں جا گری تھی۔ اور اس کے ساتھ کھڑے چیف باس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"اوہ! ——— اچھا اچھا ——— تعارف بھی ضروری ہے ——— دراصل ہم دیسی ٹائپ کے لوگ ہیں اس لئے بغیر تعارف کے ہی بات چیت شروع کر دیتے ہیں ——— ویسے تعارف کی میرے خیال میں ضرورت بھی نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تمہارا نام مادام لوسیا ہے ——— اور یہ چیف باس ہے ——— اور اب تم پوچھو گی کہ کس کا چیف باس ——— تو میں بڑے اطمینان سے صحیح جواب دے کر انعام حاصل کرنے کا حقدار بن جاؤں گا۔ بس میرا جواب ہوگا ——— سلور ہینڈز ——— اور تم چیخ کر انعام کا اعلان کر دو گی" ——— عمران کی زبان بڑی روانی سے چل پڑی تھی۔

"تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر" ——— مادام لوسیا نے

ادھر مادام لوسیا نے ان پر چھلانگ لگا کر قلابازی کھائی اور ایک بار پھر وہ اچھل کر ان پر ضرب لگانے کے لئے بڑھی۔

"جولیا" ——— عمران نے چیخ کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا جس کے ہاتھ سے ریوالور پہلی ہی ضرب کی وجہ سے نکل کر دور جا گرا تھا عمران کی آواز سنتے ہی یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹی اور اچھل کر اپنے اوپر آتی ہوئی مادام لوسیا کو اس نے کسی لٹو کی طرح گھوم کر لات جما دی اور مادام لوسیا چیختی ہوئی پلٹ کر نیچے گری ہی تھی کہ اس بار جولیا نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ چکی تھی کہ اسے اس مادام کو سنبھالنا ہے۔

چیف باس نیچے گرتے ہی کسی گیند کی طرح اچھلا اور اس نے یکلخت گھوم کر عمران کے پہلو پر ضرب لگانی چاہی۔ لیکن عمران اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے گھوما اور اس بار چیف باس کے حلق سے ذبح ہوتی ہوئی بکری جیسی غرغراہٹ نکلی اور وہ فرش پر گر کر اس طرح ہاتھ پیر پٹخنے لگا جیسے اس کے جسم سے کوئی جبراً روح کو باہر کھینچ رہا ہو۔

"آرام سے پڑے رہو مسٹر چیف باس! ——— میں ذرا اطمینان سے محسوسات کی جنگ دیکھنا چاہتا ہوں" ——— عمران نے کہا۔ اور چیف باس واقعی چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران کی گھومتی ہوئی لات کی زوردار ضرب نے چیف باس کی ریڑھ کی ہڈی کے بیک وقت کئی مہرے توڑ دیئے تھے۔

ادھر جولیا اور مادام لوسیا کے درمیان واقعی زوردار لڑائی جاری تھی مادام لوسیا کے لڑنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کسی صورت میں بھی جولیا سے

کم نہیں ہے۔ اور پھر واقعی اس نے جولیا کو بڑے ماہرانہ انداز میں کنگ فو کے خوفناک داؤ بلیک کوبرے میں پھنسا لیا تھا۔ جولیا کا سر زمین پر ٹکا ہوا مادام کے دونوں پیروں میں جکڑا ہوا تھا اور اس کی دونوں ٹانگیں مادام لوسیا نے پکڑ کر انہیں مخالف سمتوں میں دبا رکھا تھا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ وہ آگے بڑھ کر جولیا کو اس خوفناک داؤ سے نجات دلا دے۔ لیکن پھر وہ رک گیا۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کر دیتا تو پھر جولیا باقی تمام عمر احساس کمتری کا شکار ہو جاتی۔ اور اسی لمحے جولیا نے یکلخت زمین پر ٹکی ہوئی اپنی دونوں کہنیاں تیزی سے گھمائیں اور زوردار ضرب مادام لوسیا کی پنڈلیوں پر ماری اور مادام لوسیا بے اختیار چیختی ہوئی نیچے جا گری۔ یہ بلیک کوبرا سے بچنے کا سب سے مشکل ترین دفاع تھا۔ لیکن جولیا نے واقعی اسے بڑے ماہرانہ انداز میں استعمال کیا تھا۔

"ویل ڈن جولیا! ——— لیکن میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں صبر سے سچے محسوسات کا انتظار کرتا رہوں" ——— عمران نے کہا اور عمران کے اس فقرے نے واقعی جولیا کے جسم میں جیسے پارہ سا بھر دیا۔

مادام لوسیا نے گرتے ہی کروٹ بدل کر جولیا کو اپنے جسم کے نیچے دبانا چاہا۔ لیکن جولیا نے اپنے جسم کو زور سے پیچھے کی طرف جھٹکا دیا اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے مادام لوسیا کی ٹھوڑی پر پڑے اور مادام لوسیا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور اس کی گرفت خود بخود جولیا کی ٹانگوں پر ختم ہو گئی اور جولیا نہ صرف اچھل کر کھڑی ہو نے

میں کامیاب ہو گئی بلکہ اس نے کسی لٹو کی طرح گھوم کر پوری قوت سے سینڈل کی ٹو مادام لوسیا کے جبڑے پر ماری اور پھر یکلخت جھک کر اس نے لوسیا کے ضرب کھا کر مڑتے ہوئے جسم کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور اُسے یکلخت ذرا سا اوپر اٹھا کر چکر دے کر نیچے پھینکا کہ مادام لوسیا پوری طرح مڑ ہی نہ سکی البتہ اس کا چہرہ جولیا کے سامنے آ گیا اور پھر جولیا نے اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر پوری قوت سے اس کے چہرے پر جما دیئے. اور مادام لوسیا کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی. جولیا کی نوک دار ایڑیوں اور جوتے کی ضرب نے واقعی مادام لوسیا کے چہرے کا بھرتہ بنا کر رکھ دیا اس کی ناک پچک گئی تھی اور دونوں گالوں میں خوفناک سوراخ بن گئے تھے اور مادام لوسیا ایک لمحے کے لئے پھڑکی اور پھر ساکت ہو گئی۔

"بس بس ـــــ تم نے تو اس بیچاری کو بالکل ہی غیر محسوس بنا دیا ہے اس کا چہرہ تک بگاڑ دیا ہے" ـــــ عمران نے جولیا کو پکڑ کر ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا. کیونکہ جولیا اس کے چہرے پر دوسری ضرب لگانے کے لئے اچھلنے ہی والی تھی اور جولیا ہانپتی ہوئی ایک طرف ہٹ گئی. اس کا چہرہ خون کی حدت سے سُرخ پڑ گیا تھا. کیونکہ اس نے اپنے آپ کو لوسیا کے جس داؤ سے بچایا تھا اس کا تاثر ابھی تک اس کے چہرے پر موجود تھا۔ یہ ایسا خوفناک داؤ تھا کہ جولیا ہمیشہ کے لئے موت کی تاریکیوں میں ڈوب سکتی تھی۔

عمران نے واچ ٹرانسمیٹر کا بٹن کھینچا اور پھر جیسے ہی ڈائل پر سُرخ نقطہ چمکا، عمران نے گھڑی کو منہ سے لگا لیا۔

"ہیلو ـــ عمران کالنگ ـــ اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس صفدر اٹنڈنگ ۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا۔

"گروہ کے سرغنہ قابو میں آ چکے ہیں ـــــ اب میں کوٹھی میں جا رہا ہوں ـــــ میرا خیال ہے کہ اندر ایک دو آدمی ہی ہوں گے۔ کیونکہ ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے وہ زیادہ آدمی اندر نہ رکھ سکتے تھے ـــــ بہر حال تم ہوشیار رہنا ـــــ ہو سکتا ہے میرا خیال غلط ہو ۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"آپ اکیلے جائیں گے ۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے صفدر نے چونک کر کہا۔

"فی الحال تو اکیلا ہی ہوں اس لئے اکیلا ہی جانا پڑے گا ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور جولیا بھی مسکرا دی۔

"تم ان کا خیال رکھنا ـــــ انہیں زندہ رہنا چاہیئے۔ کیوں ان سے باقی تنظیم کی تفصیلات معلوم کرنی ہیں" ـــــ عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی ریز گن اٹھاتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا کے سر ہلانے پر وہ دوڑتا ہوا کمرے سے نکلا اور پھر راہداری کراس کر کے وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے برآمدے میں آ گیا۔ ملحقہ کوٹھی کے ساتھ مشترکہ دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی اس لئے وہ برآمدے سے ہوتا ہوا مشترکہ دیوار تک پہنچا اور پھر اس نے گن کاندھے سے لٹکائی اور اچھل کر دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے۔ دوسرے لمحے اس کا جسم قوس کی صورت میں اچھل کر دیوار پر جا کر ٹک گیا۔ کوٹھی خالی نظر آ رہی تھی۔ عمران ایک لمحہ دیکھتا رہا۔

اور پھر وہ اٹھا اور بجائے اندر کودنے کے وہ دیوار پر تیزی سے دوڑتا ہوا پچھلی طرف کو بڑھ گیا۔ اُسے یقین تھا کہ کوٹھی کے اندر لازماً کوئی موجود ہوگا۔ اور اگر وہ سامنے کے رُخ نیچے کودا تو ہو سکتا ہے کہ وہ نشانہ بن جائے اور کھلی جگہ پر وہ آسانی سے نشانہ بن سکتا تھا۔ اس لئے بجائے نیچے کودنے کے وہ پچھلی طرف گیا۔ اور پھر عمارت شروع ہونے کے تھوڑے ہی فاصلے پر وہ جان بوجھ کر سائیڈ گلی میں زور سے کود گیا۔ اس کے اس طرح کودنے سے اچھا خاصا دھماکہ ہوا اور عمران چاہتا بھی یہی تھا۔ چنانچہ کودنے کے بعد وہ کندھے سے گن اتار کر تیزی سے عمارت کی دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ چونکہ یہ سائیڈ گلی سامنے اور پچھلے لان دونوں طرف کھلتی تھی۔ اس لئے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا تھا کہ اُسے پچھلے لان سے چیک کیا جائے گا یا سامنے سے۔ اس لئے وہ دیوار سے چپکا ہوا دونوں طرف بڑے چوکنے انداز سے دیکھ رہا تھا۔

اسی لمحے اس کے حساس کانوں میں عمارت کے سامنے کے رُخ کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ وہ جلدی سے آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر عمارت کے کونے پر جا کر رُک گیا۔ چند لمحوں بعد ایک آدمی کے سامنے کے رُخ سے سائیڈ پر آنے کی آہٹ سنائی دی۔ پھر ایک غیر ملکی نے سر باہر نکال کر سائیڈ گلی میں جھانکا ہی تھا کہ عمران نے ریز گن کا ٹریگر دبا دیا۔ ریز گن سے سُرخ رنگ کی شعاع نکلی اور چھا نکتے ہوئے غیر ملکی کے چہرے پر پڑی دوسرے لمحے ایک چیخ کے ساتھ ہی اس غیر ملکی کے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا اور عمران اچھل کر آگے آیا۔ وہ غیر ملکی بجلی کی سی تیزی سے اُٹھ ہی رہا تھا کہ عمران نے دوبارہ

ٹریگر دبا دیا۔ اور اس بار گن سے نکلنے والی شعاع اس کے جسم سے ٹکرائی اور وہ دوبارہ زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔

عمران چند لمحے خاموش کھڑا رہا۔ پھر آگے بڑھا اور آہستہ آہستہ سائیڈ سے ہو کر سامنے والے برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن برآمدہ خالی پڑا تھا۔ عمران برآمدے میں داخل ہوا۔ وہ بے حد چوکنا اور محتاط تھا۔ لیکن پھر اُسے معلوم ہو گیا کہ کوٹھی خالی پڑی تھی تو وہ تقریباً پوری کوٹھی گھوم گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اچانک کوئی چھپا ہوا آدمی نکل آئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ آسانی سے ہٹ ہو سکتا تھا۔ لیکن جب پوری کوٹھی چھان مارنے کے بعد اُسے یقین ہو گیا تھا کہ کوٹھی میں سوائے اس آدمی کے جو گن کا شکار ہو کر سامنے کے رُخ مفلوج ہوا پڑا تھا اور کوئی آدمی نہیں ہے تو وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور پھر باہر نکل کر اس نے صفدر اور اپنے ساتھیوں کو ہاتھ اٹھا کر لائن کلیئر ہونے کا مخصوص اشارہ کیا اور اسی لمحے سامنے موجود ایک بڑے درخت کی اوٹ سے صفدر نکل کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"میں پھاٹک کھول رہا ہوں ——— تم ان چاروں آدمیوں کو کار میں ڈال کر یہاں لے آؤ ——— اور صدیقی اور کیپٹن شکیل کو بھیج کر ملحقہ کوٹھی سے مادام لوسیا اور اس کے چیف باس کو بھی اٹھا کر یہاں لے آؤ" ———
عمران نے صفدر کو ہدایات دیں اور پھر صفدر کے واپس مڑ جانے پر وہ واپس اندر آیا اور اس نے پھاٹک کا بڑا ہک کھول دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس کوٹھی میں چلا گیا۔ اُسے اب اس جیولری کی تلاش تھی

جو مادام لوسیا گھاٹ سے واپس لے آئی تھی۔ اور پھر جب تک اس کے ساتھی اکٹھے ہوتے، اس نے ایک الماری کی خفیہ دراز سے وہ جیولری برآمد کر لی۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے" ـــــ صفدر نے لوسیا۔ چیف باس اور مفلوج ہوئے آدمی کے متعلق پوچھا۔

"بس کھیل ختم اور پیسہ ـــــ اوہ سوری! ـــــ یہ جیولری ہضم ـــــ انہیں دانش منزل پہنچا دو ـــــ اور اپنے باس کو رپورٹ دے کر تم فارغ" ـــــ عمران نے کہا۔

"لیکن تم" ـــــ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے کہا تو ہے کہ جیولری ہضم ـــــ اور میں یہاں سے سیدھا صرافہ بازار جاؤں گا ـــــ وہاں اس جیولری کو مکمل طور پر ہضم کرنے کا بندوبست کروں گا ـــــ سلیمان نے مجھے آج ہی ایک لمبی، چوڑی فہرست دی ہے قرضوں کی کہ اتنا قرضہ چڑھ گیا ہے ـــــ چلو کم از کم کچھ تو قرضہ اُترنے کی سبیل پیدا ہو گئی" ـــــ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ـــــ جیولری کا لفافہ انہیں دکھاتے ہوئے کہا۔

"یہ سرکاری مال ہے ـــــ اِدھر دو" ـــــ جولیا نے یکلخت اس کے ہاتھ سے لفافہ چھینتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے وہ قرضہ ـــــ وہ سلیمان تو ـــــ" عمران نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سڑک پر بھیک مانگ لینا ـــــ سمجھے" ـــــ جولیا نے منہ ـــ تے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن پھر تم نے محسوس کر لیا تو" ـــــ عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میری بلا سے ـــــ میں کیوں محسوس کروں گی ـــــ تم جو چاہے کرتے پھرو ـــــ ہونہہ! ـــــ میں محسوس کرونگی" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جیولری کا لفافہ اٹھائے کار کی طرف اس طرح بڑھ گئی جیسے اس سارے کھیل کی ہیروئن وہی ہو۔

"یار! ـــــ تم ہی کچھ سفارش کر دو ـــــ وہ سلیمان کا قرضہ ـــــ" عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"سلیمان سے ہی قرضہ لینا شروع کر دیں ـــــ وہ یقیناً آپ سے زیادہ امیر ہو گا" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ واقعی اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا ـــــ میں نے ایک روز اس کی بنک اکاؤنٹ سلپ دیکھی تھی۔ ایک پرانی کیتلی میں چھپی پڑی تھی ـــــ دس لاکھ روپے جمع تھے ـــــ کمال ہے ـــــ میرا باورچی ہو کر مجھے قرضہ نہ دے ـــــ اس کی جرأت ہے" ـــــ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور صفدر اور باقی ساتھی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

ختم شد

بروشر کہانی

مکمل ناول

ایڈونچر مشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

☀ تبت کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی جنگلوں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ایسا مشن جہاں ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے جبڑے کھلے ہوئے تھے۔

مارسیلا جنگل کوئین ایک نیا حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ کردار۔

☀ عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان بدھ بھکشوؤں کے روپ میں جب تبت کے جنگلوں میں داخل ہوئے تو۔۔۔ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچوئشنز۔

☀ جولیا کو خوفناک جنگل میں جبراً اغوا کر لیا گیا اور سیکرٹ سروس کے ارکان سر پٹخنے کے باوجود جولیا کو تلاش نہ کر سکے۔ جولیا کا کیا حشر ہوا ــــــ؟

☀ عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان اور خوفناک یوگیوں اور بدھ بھکشوؤں کے درمیان ہونے والی ایک ایسی جنگ جس کا ہر راستہ موت پر ختم ہوتا تھا۔

جوزف جنگلوں کا بادشاہ ایک نئے اور انوکھے روپ میں۔

☀ ایک ایسا مشن جس کے مکمل ہوتے ہی عمران نے سیکرٹ سروس سے بغاوت کر دی اور پھر خوفناک جنگلوں میں عمران اور جولیا دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔ وہ مشن کیا تھا ــــــ؟

دلچسپ حیرت انگیز تیز رفتار ایکشن اور سنسنی خیز سسپنس

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ماسٹر کلرز کا جوانا عمران کا ساتھی۔ ایک ایسے مجرم کی بو سونگھتا ہے جو اس کی لائن کا جرم ہے۔

جوڈش جوانا کا ہم پلہ اور شیطان کی طرح مشہور بین الاقوامی پیشہ ور قاتل جو آج تک اپنے کسی مشن میں ناکام نہ ہوا تھا۔

وائٹ پینتھرز ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو پاکیشیا سمیت تمام اسلامی ممالک کے دفاع کو تہس نہس کرنے کا مشن لے کر میدان میں اتری اور جس نے پاکیشیا کے معروف سائنسدان سرداور کے قتل کے لئے جوڈش کو تعینات کر دیا۔

✠ بغداد میں ہونے والی ایک ایسی خفیہ میٹنگ جس میں پاکیشیا کی طرف سے سرداور نے شریک ہونا تھا اور ان کے فارمولے پر پاکیشیا سمیت پوری اسلامی دنیا کے دفاع کا انحصار تھا۔

✠ سرداور کی حفاظت کے لئے پاکیشیا کی طرف سے جوانا کو سرکاری طور پر تعینات کر دیا گیا۔ جوانا جب اپنے مخصوص ایکشن میں آیا تو جوڈش اور وائٹ پینتھرز دونوں کو کہیں بھی جائے پناہ نہ مل سکی۔

روح کو منجمد کر دینے والے سسپنس سے بھرپور یادگار کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

- ڈیشنگ ایجنٹ ———— اول
- ڈیشنگ ایجنٹ ———— دوم
- انونٹری گروپ ———— اول
- انونٹری گروپ ———— دوم
- بلیک تھنڈر ———— مکمل
- کیمپ فائٹ ———— مکمل
- پاکیشیا کلب ———— مکمل
- سپریم فائٹر ———— مکمل
- جولیانا ٹاپ ایکشن ———— مکمل
- برتھ سٹون ———— مکمل
- ناواشنگو ———— مکمل
- وڈ کنگ ———— مکمل
- واٹر پاور ———— اول
- گریٹ بال ———— دوم
- گریٹ وکٹری ———— اول
- بلیک پاگوس ———— دوم

- ڈوگو فائٹر ———— اول
- ڈوگو فائٹر ———— دوم
- سیکرٹ ہارٹ ———— مکمل
- ٹرومین ———— مکمل
- ایکشن گروپ ———— اول
- ایکشن گروپ ———— دوم
- بارکی ———— مکمل
- ویل ڈن ———— مکمل
- سپیشل پلان ———— مکمل
- بلڈ ریز ———— اول
- بلڈ ریز ———— دوم
- ڈیزرٹ کمانڈوز ———— مکمل
- حشرات الارض ———— مکمل
- بلیک ایجنٹس ———— مکمل
- کاریکا ———— مکمل
- ہیلی کاٹ ———— مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان